UNIVERSAL LIBRARY
OU_222298
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳۳ Accession No. ۳۲۹۲۹

Author ت . ن نذیر احمد 29229

Title توبۃ النصوح نذیر احمد

This book should be returned on or before the date last marked below.

توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مفید خاص و عام باعث انشراح روح یعنی

توبۃ النصوح

Checked 1975

جسکو مولوی محمد نذیر احمد صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر بہادر محکمہ بندوبست نے تصنیف کیا اور جس کے صلے میں پورا ایکہزار روپیہ بموجب اشتہار نمبری ۷۹۱-الف مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۸ع گورنمنٹ عالی ممالک مغربی و شمالی نے انعام میں مرحمت فرمایا۔ اور ایک ہزار جلد مصنف سے خرید فرمائیں ٭

خاکسار محمد عبد الاحد کے اہتمام سے

مطبع مجتبائی واقع دہلی میں چھپی

۱۹۱
ت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ی خلعت ہفت پارچہ حواس خمسہ عقل و روح سے سرفرازی دی ہے تو منصب ایمان داری بھی
عطا کر کہ خطاب اشرف المخلوقات میری حالت کے مناسب ہو خداوندا اپنے حبیب کا اُمتی بنا نیسے
سباز بخشا ہے تو تقرب عبادت بھی نصیب کر کہ الطاف کریمانہ شفاعت اور شیوۂ لطف خسروانہ رحمت
ل مجکو قابلیت ہو آدمی اگر اپنی حالت مین تامل صحیح کرے تو اُس سے زیادہ عاجز و درماندہ مبتلا کوئی مخلوق
ے گرت چشم خدا بینی ببخشند * نہ بینی ہیچ کس عاجزتر از خویش ـ کہ ہم ساٹھ یا ستر برس تو باعتبار اوسط اُسکی
حیات اور اُسکی مدت قیام و ثبات ہے وہ بھی شروع سے آخر تک ہر لحظہ عرضۂ خطر ہر لمحہ ہدف آفت
تہائی تو وہ سونے اور کاہل اور بیکار پڑے رہنے مین ضایع کر دیتا ہے ـ باقی بچے ۴۰ یا ۳۵ برس اسی مین
ت طفولیت ہے اور اسی مین اُسکی جوانی اور پیری کم سے کم دس برس طفلی اور درماندگی علالت و
کے بھی سمجھ لینے چاہئین غرض ساری زندگی مین ۲۰ یا ۲۵ برس کام کاج کے دن ہین مگر کتنی ضرورتین
ر بکھیڑے ـ کیسے مخمصے خدا کی پرستش مذہب کی تلاش کسب کمال فکر معاش بزرگون کی خدمت اولاد کی
بیمارون کی عیادت احباب کی زیارت تقریبات کی شرکت شہرون کی سیر ملکون کی سیاحت
ن کا رونا جدائی کا ماتم مولود کی خوشی ملاقات کی فرحت دفع مضرت جلب منفعت گذشتہ کا احتساب
ہ کا انتظام مسرت بہبود ہوس نام و نمود تاسف نقصان حسرت زیان تلافی مافات پیش بینی ما ہو آئندہ
ے ارتباط دشمنون سے احتیاط آبرو کا حفظ ناموس کا پاس مال کی نگہداشت محاصل کا احراز
ی ہے یا کوئی طوفان ہے * ہم تو اس جینے کے ہاتھون مر چلے * اس ضیق فرصت پر کامونکا
ہجوم یعنی فراغ دل مفقود اطمینانِ خاطر معدوم ـ فکر معاش ذکر خدا یاد رفتگان * دو دن کی زندگی مین کبھلا

کوئی کیا کرے ع ایک عقل اور دنیا بھر کی ذمہ داری سچ کہا ہے ع یک عشق و ہزار گونہ خواری
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
اس کتاب مین انسان کے اُس فرض کا مذکور ہے جو تربیت اولاد کے نام سے مشہور ہے اس کی
تصنیف کرنے سے مقصود اصلی یہ ہے کہ اس فرض کے بارہ مین جو غلط فہمی عموماً لوگون سے واقع
اُس کی اصلاح ہو اور اُن کے ذہن نشین کر دیا جائے کہ تربیت اولاد صرف اسی کا نام نہین ہے
پوس کر اولاد کو بڑا کر دیا روٹی کما کھانے کا کوئی ہنر اُن کو سکھا دیا اُن کا بیاہ برات کر دیا بلکہ اُن کے
اخلاق کی تہذیب اُن کے مزاج کی اصلاح اُن کے عادات کی درستی اُن کے خیالات کی تصحیح بھی ما
فرض ہے۔ افسوس ہے کہ کتنے لوگ اس فرض سے غافل ہین۔ کوئی شخص تربیت اولاد کے فرض
پورا ادا نہین کر سکتا۔ تاوقتیکہ وہ خود اپنی شایستگی کا نمونہ اُن کو نہین دکھاتا اور اولاد کے ساتھ اپنا برتاؤ
محتبانہ طور پر نہین رکھتا۔ پرلے سرے کی بیوقوفی ہے اولاد کو اپنی کردار ناسزا کی بُری مثالین دکھا
اور اُن سے یہ توقع رکھنا کہ یہ لوگ بڑے ہو کر زبانی پند یا کتابی نصیحت پر کاربند ہو کر صالح اور نیک وضع ہو
بہت لوگ اولاد کے ساتھ غایت درجہ کی شیفتگی پیدا کر لیتے ہین اور بمصداق حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ
اُن کو اولاد کے عیوب پر آگاہی نہین ہوتی اور ہوتی بھی ہے تو عیب کو عیب سمجھکر نہین یا مقتضاء
یا نتیجہ ذہانت یا دوسرے طور پر اُس کی تاویل کر کے اُن کی خرابیون سے درگزر اور چشم پوشی کیا کر
اس کتاب مین خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ اس طرح کی غلطیون پر لوگون کو متنبہ ہو۔ یہ کتاب لوگون کو اسبات کا اچھی طرح یقین
کہ تربیت اولاد ایک فرض موقت ہے یعنی لڑکے جب تک کم سن ہین تربیت پذیر ہین اور بڑے ہو
پیچھے اُن کی اصلاح مشکل یا متعذر بلکہ محال ہو جاتی ہے ارادہ یہی تھا کہ بالتخصیص مذہب تلقین حسن
اور تعلیم نیک کرداری و اخلاق کی ضرورت لوگون پر ثابت کیجائے لیکن نیکی کو مذہب سے جدا کرنا
جیسے کوئی شخص روح کو جسد سے یا بو کو گل سے یا نور کو آفتاب سے یا عرض کو جوہر سے یا ناخن
گوشت سے علحدہ اور منفک کرنے کا قصد کرے ادھر تو انضمام مذہب ایک امر ناگزیر ہے اور اُ
اختلاف مذاہب جو اس ملک مین اس کثرت سے پھیلا ہوا ہے کہ گویا ہر کوڑی آدمی ایک جا
رکھتے ہین آنکھین دکھا رہا ہے لوگون مین اس بلا کا تعصب آگیا ہے کہ کیسی ہی اچھی بات کیو
جاوے دوسرے مذہب والے اُسکی طرف متوجہ نہین ہوتے جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

کمنزفی قصے (بات چیت کی طرز پر لکھا ہے مذہبی پیرایے سے تو خالی نہیں
ام کتا
ب مین کوئی بات ایسی نہین جو دوسرے مذہب والون کی دلشکنی
ہان جہان ضرورۃً تذکرہ آگیا ہے وہ ایسے طور کا ہے کہ دوسرے مذہب والے
یدے رکھتے ہین صرف اصطلاح وعبارت کا تفرقہ ہے وَاٰمَنَّا هٰذَا فِي الْاِصْطِلَاحِ
مذہبی ہندؤن کی پوجا پاٹ ہے مسلمانون کا روزہ ہندؤن کا برت مسلمانون کی
دن کا دان وپن وقس علی ہذا پس یہ قصہ اگرچہ ایک مسلمان خاندان کا ہے مگر بتغیر الفاظ ہندو
بھی اس سے مستفیض ہوسکتے ہین خاندان جو فرض کیا گیا ہے اُس مین دو میان بی بی تین بیٹے
بیٹیان ایک بیٹا اور ایک بیٹی تو پکی عمر کے ہین اور بیاہے جا چکے ہین اور لاجرم اُنکی عادتین راسخ
ملتین کا لطبیعۃ ہین منجھلا بیٹا اگرچہ عمر اُس کی بھی کم نہین ہے لیکن اُسنے مدرسے مین تعلیم پائی ہے
وہ صرف صرف توجہ کا محتاج ہے جیسے گھوڑا کہ بے راہ چلا جارہا ہے اُس مین رفتار پیدا کرنیکی ضرورت
ن فقط باگ کا موڑ دینا کافی ہے منجھلی لڑکی کمسن ہے وہ عمر کے اس درجہ مین ہے جبکہ بچون کی
تفتیش وتلاش بہت تیز ہوتی ہے اور نقل کرنیکا شوق اُن کے دلون مین برسر ترقی ہوتا ہے وہ
ولےپن سے اسطرح کے سوالات کرتی ہے سادہ دلی سے ایسی ایسی باتین پوچھتی ہے کہ ماں قائل ہو
جاتی ہے جسطرح اس خاندان کے لوگ زندگی کرتے ہوئے فرض کیے گئے ہین۔ وہ ایک سچا بلا تصنع نمونہ
ہے اس زمانے کے ہر ایک خاندان مدعی شرافت کے طرز ماند وبود کا ایسا فرض کیا گیا ہے کہ رئیس البیت
خاندان کا سرگروہ جس کا نام نصوح ہے ایک وبائی ہیضے مین مبتلا ہوا اور اُس کی حالت اسقدر ردی
ہو گئی کہ اُسکو اپنے مرنے کا تیقن کرنا پڑا اور چونکہ اسی وبا مین چند روز پہلے اُسی گھر کے ۳ آدمی مر چکے تھے
شہر مین موت کی گرم بازاری تھی تو اسی حالت مین نصوح کا اپنی نسبت کا تیقن ایک معمولی بلکہ ضروری
ہے نصوح کو ڈاکٹر نے جو اس کا معالج تھا خواب آور دوا دی تھی وہ سوگیا اور اُسکے اگلے پچھلے
بت ایک خواب بنکر اُسکے سامنے آموجود ہوئے خواب جو نصوح نے دیکھا تمام قصے کی جان ہے
اور اعمالنامہ اور حساب قبر کی تکلیف اور دوزخ کا عذاب یعنی قیامت کے حالات جن کا وہ اپنے
ب اسلام کے مطابق معتقد تھا خواب مین اُس کو واقعات نفس الامری دکھائی دیئے۔ جاگا تو خائف
ان خوف کا نتیجہ اور ہراس کا اثر جو نصوح پر مترتب ہوا قصے کی پڑھنے

سے ظاہر ہوگا۔ اُسنے نہ صرف اپنے نفس کی اصلاح کی بلکہ سارے خاندان کی اصلاح
فرض و واجب سمجھا۔ چونکہ خاندان کے چھوٹے بڑے اس طرز جدید سے ناآشنا
نصوح کے مقابلے پر کمربستہ ہوگئے اور اس کو بڑی بڑی دقتین پیش آئین۔ پر
استحکام تھا اور وہ حق کی جانب داری کرتا تھا وہ غالب آیا مگر مشکل سے اُس
اولاد مین جو جتنا عمر رسیدہ تھا اُسیقدر عسیر الانقیاد تھا۔ تربیت اولاد جسپر یہ کتاب لکھی گی
اُس عام انسانی ہمدردی اور نفع رسانی کا جو ہر فرد و بشر پر اس کی استطاعت کی قدر واجب
مین جتنی غفلت اور بے پروائی ہمارے ہموطنون سے ہوتی ہے اصلی باعث اس ملک کے تنزل
لوگ مضمون ہمدردی سے اسقدر ناواقف ہین کہ اُس خصوص مین اُن کو بچونکی طرح تعلیم کی حاجت
کتاب اس تعلیم کی ابجد ہے اسواسطے کہ ایک انگریزی مثل کے مطابق خیرات گھر سے شروع ہوتی
اگر اولاد اور خاندان کی اصلاح انسان کے ذمہ واجب ہے تو ضرور اُن لوگونکی اصلاح کا بھی وہ ذمہ دار ہے
جو بتعلق خدمت اُس کی نگرانی اور حکومت مین ہین پھر خدم و عبید کے بعد الاقرب فالاقرب
کے لحاظ سے ہمسائے پھر اہل محلہ پھر اہل شہر پھر ہموطن اور ہم ملک پھر مطلق ابنائے جنس

ع

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

غرض ہمدردی کا ایک بڑا وسیع مضمون ہے مگر بالفعل اسکے ابتدائی اور ضروری حصے سے آغاز کیا گیا

واللہ ولی التوفیق

العبد
نذیر احمد وفقہ اللہ التزود لغد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک برس دہلی مین ہیضے کی بڑی سخت وبا آئی نصوح نے ہیضہ کیا اور سمجھا کہ مرا چاہتا ہی یاس کے عالم مین اسکو مواخذۂ عاقبت کا تصور بندھا ڈاکٹر نے اسکو خواب آور دوا دی تھی سو گیا تو وہی تصور اسکو خواب موحش بنکر نظر آیا

اب سے دو ایک سال پہلے دہلی مین ہیضے کا اتنا زور ہوا کہ ایک حکیم بقا کے کوچے سے ہر روز تیس ۳۰ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ آدمی چھپنے لگے۔ ایک بازار موت تو البتہ گرم تھا ورنہ جدھر جاؤ سناٹا اور ویرانی جسطرف نگاہ کرو وحشت و پریشانی جن بازاروں مین آدھی آدھی رات تک کھوے سے کھوا چھلتا تھا ایسے اُجڑے پڑے تھے کہ دن دوپہر جاتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ کٹوروں کی جھنکار موقوف سودے والوں کی پکار بند۔ ملنا۔ جلنا۔ اختلاط ملاقات آمد و شد بیمار پرسی و عیادت باز دید و زیارت مہمانداری و ضیافت کل رسمین لوگون نے اوٹھا دین ہر شخص اپنی حالت مین مبتلا مصیبت مین گرفتار زندگی سے مایوس کہنے کو زندہ پر مردے سے بدتر دل مین ہمت نہ پاؤن مین سکت یا تو گھر مین اٹوانٹی کھٹوانٹی لیکر پڑ رہا یا کسی بیمار کی تیمارداری مین یا کسی عزیز آشنا کا مرنا یاد کرکے کچھ رو پیٹ لیا مرگ مفاجات حقیقت مین انھین دنون کی موت تھی۔ نشان نہ گمان اچھے خاصے چلتے پھرتے یکایک طبیعت نے مالش کی پہلی ہی کلی مین حواس خمسہ مختل ہو گئے۔ کوئی جز بی بچگیا تو بچ گیا دجی کا

مبتلا ہونا اور قضائے مُبرم کا آجانا پھر وصیت کرنے تک کی مہلت تھی ایک پاؤ گھنٹے مین تو بیماری۔ دوا دعا جانکنی۔ اور مرنا سب کچھ ہو چکتا تھا اسطرح کی عالمگیری وبا تھی کہ گھر گھر اس کا رونا پڑا تھا دو پونے دو مہینے کے قریب وہ آفت شہر مین رہی مگر اتنے ہی دنون مین شہر کچھ ادھیا سا گیا صدہا عورتین بیوہ ہوگئین ہزارون بچے یتیم ہوگئے جس سے پوچھو شکایت جس سے سنو فریاد۔ مگر ایک نصوح جس کا قصہ ہم اس کتاب مین لکھنے والے ہین کہ عالم شاکی اور وہ اکیلا شکر گذار۔ دنیا فریادی تھی اور وہ تنہا مداح نہ اس سبب سے کہ اُسکو اس آفت سے گزند نہین پہونچا خود اسکے گھر بھی تین آدمی اسی وبا مین تلف ہوگئے۔ اچھی خاصی طرح گھر بھر رات کو سوکر اُٹھے نصوح نماز صبح کی نیت باندھ چکا تھا باپ بیٹے وضو کر رہے تھے مسواک کرتے کرتے اُبکائی آئی ابھی نصوح دوگانہ فرض ادا نہین کرچکا تھا سلام پھیر کر دیکھتا ہے کہ باپ نے قضا کی اُن کو مٹی دیکر آیا تو رشتہ کی ایک خالہ تھین اُن کو جان بحق پایا تیسرے دن گھر کی ماما رخصت ہوئین۔ مگر نصوح کی شکرگذاری کا کچھ اور ہی سبب تھا۔ اُس کا مقولہ یہ تھا کہ ان دنون لوگون کی طبیعتین بہت ہی کچھ راستی پر آگئی تھین۔ دلون مین رقت وانکسار کی وہ کیفیت تھی کہ عمر بھر کی ریاضت سے پیدا ہونی دشوار ہے غفلت کو ایسا کاری تازیانہ لگا تھا کہ ہر شخص اپنے فرائض مذہبی کے ادا کرنے مین سرگرم تھا جن لوگون نے رمضان مین بھی نماز نہین پڑھی تھی وہ بھی پانچون وقت سب سے پہلے مسجد مین موجود ہوتے تھے جنھون نے بھولکر بھی سجدہ نہین کیا تھا اُن کے اِشراق و تہجد تک قضا نہین ہونے پاتی تھی۔ دنیا کی بے ثباتی تعلقات زندگی کی ناپائداری سب کے دل پر منقش تھی لوگون کے سینے صلحکاری کے نور سے معمور تھے غرض اُن دنون کی زندگی اُس پاکیزہ اور مقدس اور بے لوث زندگی کا نمونہ تھی جو مذہب تعلیم کرتا ہے نصوح یون ہی دل کا کچا تھا جب اُسنے اول اول ہیضہ کی گرم بازاری سُنی سرد ہوگیا اور رنگت زرد پڑگئی باسباب ظاہر جو تدبیرین انسداد کی تھین سب کین مکان مین نئی قلعی پھروادی پاس پڑوس والون کو صفائی کی تاکید کی گھر کے کونون مین لوبان کی دھونی دیدی طاقون مین کافور رکھوادیا جا بجا کوئلہ ڈلوادیا باورچی سے کہدیا کہ کھانے مین ذرا نمک تیز ہوا کرے پیاز و سرکہ دونون وقت دسترخوان پر آیا کرے گلاب نارجیل دریائی بادیان تمرہندی سکنجبین وغیرہ جو دوائین یونانی طبیب اس مرض مین استعمال کراتے ہین تھوڑی تھوڑی سب بہم پہنچالین تاکہ خدانخواستہ ضرورت کے وقت کوئی چیز ڈھونڈھنی نہ پڑے۔ نصوح نے یہانتک اہتمام کیا کہ انگریزی دوائیان

بھی کراہم لین کا رابل کی گولیان تو دہین کوتوالی سے لے لین کا ر ڈنکچر آلہ باد میڈیکل ہال سے روپیہ بھیجکر منگوا رکھا آگرے سے ایک دوست کی معرفت کلوروڈاین کی دو شیشیان خریدلین ایک اخبار مین لکھا دیکھا کہ بنارس مین ایک بنگالی حکمی علاج کرتا ہے اور سرکار سے جو دس ہزار روپیہ کا انعام موعود ہے اس کا دعویدار ہوا ہے چٹھی لکھکر اُس کی دوا بھی طلب کی نصوح کو ایک وجہ تسلی یہ بھی تھی کہ ایک طبیب حاذق اس کے ہمسایہ مین رہتا تھا۔ گو روسیاہ ہیضے کے توڑ کیواسطے اتنا سامان دافع موجود تھا مگر آخر نصوح کا گھر بھی فرشتون کی نظر سے نہ بچا۔ باپ کی اجل آئی تو دوائین رکھی ہی رہین دینے اور پلانے کی نوبت بھی نہ پہنچی کہ بڑے میاں سکیان لینے لگے وہ رشتہ کی خالہ کچھ تھوڑی دیر سنبھلی تھین لیکن وہ کچھ ایسی زندگی سے سیر تھین کہ انھون نے خود خبر نہین دیر کی۔ غرض دوا اُن کو بھی نصیب نہوئی ماما نے البتہ انگریزی یونانی سبطرح کی دوائین ڈھکوسین مگر اُسکی عمر ہو چکی تھی اول اول نصوح کو اپنی احتیاط پر کچھ یونہی سا تکیہ ہوا تھا مگر جب وبا کا بہت زور ہوا اور خود اسی کے گھر مین تابڑ توڑ ایک چھوڑ تین تین موتین ہوگئین ناچار تن بہ تقدیر صبر و شکر کر کے بیٹھ رہا غرض پورا ایک چلہ شہر پر مصیبت و سختی کا گذرا نہین معلوم کتنے گھر غارت ہوئے کسقدر خاندان تباہی مین آگئے یہانتک کہ نواب عمدۃ الملک نے وبائی دو تین گھڑی دن چڑھتے چڑھتے شہر مین یہ خبر مشہور ہوئی اور نماز جمعہ کے بعد دیکھتے ہین وہ جامع مسجد کے صحن مین رکھا ہے یون تو ہزارہا آدمی شہر مین تلف ہوئے مگر عمدۃ الملک کی موت سب پر بھاری تھی اول تو اُن کی ٹکر کا شہر مین کوئی رئیس نتھا دوسرے اُن کی ذات سے غریبون کو بہت فائدہ پہنچتا تھا گو اُن کے مرنے کا گھر گھر ماتم تھا لیکن لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ بس اب خدا نے ٹھنڈک ڈالی کیونکہ معتقدات عوام مین یہ بھی ہے کہ وبا بے کسی بڑے رئیس کے بھینٹ لیے نہین جاتی جیسا لوگون نے جو کچھ سمجھا ہو یون بھی شورش بہت کچھ فرو ہو چلی تھی اور امن و امان ہوتا جاتا تھا لوگ دن گذرے دکانین بھی کھولنی شروع کردین اور دنیا کے کاروبار پھر جاری ہو چلے انھین دنون نصوح نے اپنی بیوی سے کہا کہ دو دو مہینے سے چاولون کو ترس گئے اب خدا نے اپنا فضل کیا آج زردہ پکواؤ مگر تاکید کرنا کہ چاول کھرے رہین۔ شام کو زردہ پکا اور گھر کے چھوٹے بڑے سب نے کھایا اور حسب عادت سو رہے کوئی پہر رات باقی رہی ہوگی کہ دفعۃً نصوح کی آنکھ کھل گئی جاگا تو پیٹ مین آگ بھڑکی ہوئی تھی اُٹھنے اُٹھتے کئی مرتبہ طبیعت نے مالش کی اُس نے ننگے سر جلدی سے صحن مین نکلکر ٹہلنا شروع کیا خو.

دونون بازو باندھے گلے مین تو ۔۔ کی سیاہی تھوپی عطر کا پھویا ناک مین رکھا - اور طبیعت کو دوسری طرف مصروف کیا مگر معلوم ہوتا تھا کہ حلق تک کوئی چیز بھری ہوئی ہے بہتیرا ضبط کیا بہتیرا ٹالا آخر بڑے زور سے استفراغ ہوا گھر والے سب جاگ اٹھے نصوح کو اسحالت مین باہر بیٹھا ہوا دیکھہ سب کے کلیجے دہک سے رہگئے کوئی پانی اور بیسن لیکر دوڑا کوئی الائچی ڈال پان بناکر پاس آکھڑا ہوا کوئی پنکھا جھلنے لگا نصوح کو تو لاکر چارپائی پر لٹایا اور اب سب لوگ لگے اپنی اپنی تجویزین کرنے کسینے کہا خیریت ہے غذا تھی کوئی بولا زردہ مین گھی برا تھا کوئی کہنے لگا گھرحن کا فساد ہے غرض یہ صلاح ہوئی کہ ہیضہ وبائی نہین ہے گلاب اور سونف کا عرق دیا جاوے اور گھبرانے کی بات نہین صبح تک طبیعت صاف ہوجائے گی - خیر یہ تو تیمار داروں کا حال تھا - نصوح اگرچہ تکان کیوجہ سے مضمحل ہوگیا تھا مگر ہوش وحواس سب خدا کے فضل سے برجا تھے سب کی صلاحین اور تجویزین سنتا تھا اور دوا جو لوگ پلاتے تھے پی لیتا تھا - لیکن استفراغ ہونیکے ساتھ ہی کہدیا تھا کہ لو صاحب خدا حافظ ہم بھی رخصت ہوتے مین - استفراغ امتلائی مجکو بارہا ہوئے ہین مگر اس دفعہ کچھہ جی اندر سے بیٹھا جاتا ہے اور ہاتھہ پاؤن مین سن سنی چلی آتی ہے اتنا کہنے کی بعد تو نصوح دوسری ہی ادھیڑ بن مین لگ گیا اور سمجھا کہ بس دنیا سے چلا صبح ہوتے ہوتے ردارت کے کل آثار پیدا ہوگئے برد اطراف تشنج ضعف متلی اسہال تشنگی ہر ایک کیفیت اشتداد پر تھی منہ اندھیرے آدمی حکیم کے پاس دوڑا گیا حکیم جی خود خفقانی المزاج تھے ہیضے کے نام سے کوسون بھاگتے تھے مگر ہمسائگی مدت کی راہ رسم طوعًا وکرہًا آئے کھڑے کھڑے چھدا سا اتار کر چلے گئے بیمار مین بولنے اور بات کرنے کی بھی طاقت نتھی ایک پہر ہی بھر کی بیماری مین چارپائی سے لگ گیا تھا عورتون نے پردے مین سے جہانتک گھبراہٹ مین زبان نے یاری دی کہا لیکن حکیم صاحب یہی کہے چلے گئے برف کے پانی مین نارجیل دریائی گھس گھس پلاتے جاؤ تیمار دارون کو ایسی سرسری تشخیص اور ایسی رواروی کی تجویز سے کیا تسلی ہوتی فورًا آدمی کو شفاخانے دوڑایا اور ڈاکٹر دوا لے صدا کی طرح آموجود ہوا اوپر تلے چار پڑیان تو اس نے اپنے سامنے پلائین چلتے ہوئے ایک عرق دیتا گیا کہ پاؤ گھنٹے بعد پلاکر مریض کو علیحدہ مکان مین اکیلا لٹا دینا کوئی آدمی اس کے پاس نرہے تاکہ اس کو نیند ے اگر سو گیا تو جاننا کہ بچگیا فورًا ہمکو خبر دینا - ڈاکٹر کے حکم کے مطابق نصوح کو اکیلے دالان مین سلاکر ہر ٹلگئے مگر دبے پاؤن اگر دیکھہ جاتے تھے نصوح کے دلکی جو کیفیت تھی وہ البتہ عبرت

عبرت انگیز تھی یہ کچھ تو بیماری کا اشتداد ہوا مگر ہوش و حواس سب بدستور تھے وہ اپنے خیال مین ڈوبا ہوا تھا لوگ جانتے تھے کہ غش مین پڑا ہے۔ ابتدا مین تو نصوح بھی اپنی نسبت مرنے کا تصور کرنے سے گریز کرتا تھا اور نہین چاہتا تھا کہ اپنے تئین مرنیوالا سمجھے بلکہ جو لوگ اُسکی علالت کو سوءِ ہضم اور امتلا کی وجہ سے تجویز کرتے تھے دل مین اُن کی رائے کی تحسین کرتا تھا لیکن افسوس یہ مسرت نصوح کو بہت ہی ذرا سی دیر تک نصیب ہوئی دمبدم اُس کی حالت ایسی ردی ہوتی جاتی تھی کہ زندگی کے تمام احتمالات ضعیف تھے آخر چار و ناچار اس کو سمجھنا پڑا کہ اب مین چند ساعت کا اور مہمان ہون۔ اذعان مرگ کے ساتھ پہلا قلق اُسکو دنیا کی مفارقت کا تھا وہ جانتا تھا کہ مرنا وہ سفر ہے جس کا انقطاع نہین وہ جدائی ہے جس کے بعد وصال نہین وہ گم شدگی ہے جس کی بازیافت نہین۔ وہ غشی ہے جس سے افاقہ نہین۔ وہ بیگانگی جس کے پیچھے کچھ تعلق نہین۔ کبھی وہ بیوی بچون کو دیکھکر روتا اور کبھی ساز و سامان دنیا پر نظر کرکے سر کو دھنتا اور کہتا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ۔ جس جس پہلو سے غور کرتا تھا اپنا مرنا اُس کو بے وقت معلوم ہوتا تھا۔ بیوی کو دیکھکر اپنے جی مین سوچتا تھا کہ بھلا کوئی اس کی عمر بیوہ ہونیکی ہے نہ اس کے میکے مین کوئی اتنا ہے کہ اس کا متکفل ہو نہ بیٹون مین کوئی اس قابل ہے کہ گھر کو سنبھال لے اندوختہ جو ہے سو وا بھی ہے کہ کبتک اکتفا کریگا دو ننھی بیٹیان اس کے آگے مین کچا ساتھ خالی ہاتھ بچون کی پرورش۔ کہین سے کوڑی کی آمد کا آسرا نہین۔ کیا ہوگا اور کیونکر یہ پہاڑ زندگی اس کے کاٹے کٹے گی بڑا لڑکا تو گویا پہلے ہی ہاتھ سے جا چکا ہے رہا منجھلا امسال انٹرنس پاس کرنیکو تھا اور امید تھی کہ یہ کچھ ہوگا مگر اب وہ تمام منصوبہ ہی غلط ہوا چاہتا ہے میری آنکھ بند ہوئی تو کیسا پڑھنا اور کیسا امتحان یہ دو لڑکیون کا فرض کیسا مین اپنی گردن پر لیے پھرتا تھا بڑی لڑکی کی نسبت کن کن مصیبتون سے ٹھیری تھی اور جب میرے رہنے یہ وقت تھی تو اب ان دو بچون کا دیکھیے کیا ہو میش بینی اور مآل اندیشی کرکے پار سال گاؤن لیا تھا۔ ابھی تک پٹی دارون نے اُس مین اچھی طرح تسلط نہین بیٹھنے دیا آب جو چالیس پچاس بیگہ کرکے نیل بو لیا تھا وہ سب گیا گذرا ہوا گو دام پر جو روپیہ لگا دیا تھا وہ بھی ڈوبا۔ رہنے کے مکان مین کس تنگی سے بسر ہوتی ہے کوئی مہمان آنکلتا ہے تو شرمندہ ہونا پڑتا ہے شمال رویہ دالان اور

دالان بنوانے کا ارادہ تھا دیہ دون لکڑی کا روپیہ بھیج چکا ہون وہ نہین آئی پزاوے والون کو اینٹون کی دادنی دی تھی وہ نہین پٹی افسوس کہ موت نے مجکو مہلت نہ دی لوگون کا لینا دینا حساب کتاب بڑے بڑے بکھیڑے ہین آج سمجھانے بیٹھون تو مہینون مین جا کر طے ہون تو ہون اجل سر پر آپہنچی تمام لینا لوانا مارا پڑا رہے کاش مین کچھ نہین تو دس بارہ برس بھی ادر جی جاتا یہ سب انتظام اپنی خواہش کے مطابق درست کر لیتا بال بچے بھی ذرا اور سیانے ہو جاتے کھانے کمانے لگتے۔ ادہر ان کی شادی بیاہ کر چکتا گاؤن کا معاملہ بھی رد براہ ہو جاتا مکان کو اپنے طور پر بنا لیتا لوگون کا حساب کتاب صاف کر دیتا گھر والی کے واسطے کچھ ذخیرہ وافی فراہم کر جاتا تب فراغت سے مرتا کیا مرنے مین مجکو کچھ عذر یا خدانخواستہ کسی طرح کا انکار تھا یا مین اتنی ذرا سی بات نہین سمجھتا کہ دنیا مین آکر مرنا ضرور ہے مگر ہر چیز ایک وقت مناسب پر ٹھیک ہوتی ہے یہ بھی کوئی مرنا ہے کہ ہر ایک کام کو ادھورا ہر ایک انتظام کو ناقص و ناتمام چھوڑ کر چلا جاؤن ایسا بے ہنگام مرنا نہ صرف میرے لیے بلکہ تمام متعلقین اور وابستگان کے لیے موجب زیان و باعث نقصان ہے۔ اگرچہ نصوح بنظر ظاہر ایک آزاد اور بیگانہ وار زندگی بسر کرتا تھا نہ تو ہر وقت گھر مین گھسے رہنے کی اُس کی خو تھی نہ بال بچون ہی سے کچھ بہت اختلاط کرنیکی عادت انتظام خانہ داری مین بی بی کے تقاضے اور اصرار سے بقدر ضرورت کچھ دخل دیا تو دیا ورنہ اُس کی بھی چندان پروا نتھی اور یہی سبب تھا کہ جب کبھی سننے کا اتفاق ہوتا کہ فلان شخص نے بڑی حسرت کے ساتھ جان دی تو نصوح کو تعجب ہوتا اور کہتا کہ خدا کی شان ہے ایسے لوگ بھی ہین کہ دنیا سے نکلنے کو اُن کا جی ہی نہین چاہتا نہین معلوم دنیا کی کونسی ادا اُن کو پسند ہوتی ہے ورنہ استغفر اللہ یہ دار المحن انسان کے رہنے کے لائق ہے صدہا بکھیڑے ہزارہا مخمصے روز کے جھگڑے آئے دن کی مصیبت سچ ہے خدا تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت اور بندون کی مصلحت سے خالی نہین ظاہر مین تو موت سب کو بُری معلوم ہوتی ہے اور اُس سے لوگ ایسا ڈرتے ہین جیسے مجرم سزا سے لیکن غور کر کے دیکھو تو مرنا بھی ایک نعمت ہے انسان کی طبیعت تازگی پسند واقع ہوئی ہے جہان ایک حالت سالہا سال رہی گو وہ حالت کیسی ہی عمدہ اور پسندیدہ کیون نہو خواہ نخواہ آدمی اُس سے ملول ہو جاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہی من و سلوے کھاتے کھاتے ایسے اکتائے کہ آخر کو اُن کے دل لہسن اور پیاز پر للچائے اگر دنیا مین موت نہوتی تو آدمی کنوؤن مین کود کود

اور دختون سے اگر جان دیتے اور حیات دراز کو عذاب مقیم سمجھتے تیرے دل کی تو یہ کیفیت ہے کہ مجکو یہان سے چلے جانے کی مطلق پروا نہین اور کسی چیز کو مین نہین سمجھتا کہ مجکو اس کی مفارقت کا قلق ہو لیکن بڑا فرق ہے فرض اور واقعات مین یہ بھی نصوح کے نفس کا مکر تھا کہ وہ اپنے تئین دنیا سے بے تعلق اور اپنی زندگی کو بے ہمہ و باہمہ سمجھتا تھا جبتک وہ دوسرون کو مرتا دیکھتا تھا اپنے تئین مرنے پر دلیر پاتا تھا لیکن جب تو دلینے سر پر آن بنی تو سب بودا نکلا۔ وہ اپنے تعلقات سے واقع مین اب تک بیخبر تھا جب موت سامنے آموجود ہوئی اور چلنا ٹھہر گیا تو حقیقت کھلی کہ ادہر زن و فرزند کا فریفتہ ہے اُدہر مال و متاع کا دلدادہ اتنا بڑا تو اُس کو سفر درپیش مگر بار علائق کیوجہ سے پہلے ہی قدم پر اُس کے پاؤن ہزار ہا من کے ہو رہے تھے ریل کی سیٹی بج چکی تھی مگر یہ ابھی اسٹیشن کے باہر اسباب کے سنبھالنے مین مصروف تھا اگر اسی حالت مین کہ اُس کی روح تعلقات دنیوی مین ڈانوان ڈول بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی کہین خدا نخواستہ اس کی جان نکلجاتی تو بس دونو جہان سے گیا گذرا ہوا تھا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ازین سو راندہ زان سو درماندہ۔ مگر خدا نے بڑا ہی فضل کیا کہ ناامیدی نے اُس کی ہمت بندہائی اور اپنے دل مین سوچا کہ چلنا تو اب ٹلتا نہین پھر قلق سے فائدہ اور اضطراب سے حاصل مرتا ہون تو مردانہ وار کیون نہ مرون اور استقلال کے ساتھ جان کیون نہ دون اس بات کا ذہن مین آنا تھا کہ دنیا کی تمام چیزون پر ایک اداسی چھا گئی اب جس چیز کو دیکھتا ہے ہیچ اور بے وقعت نظر آتی ہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ ڈاکٹر نے اُس کو دوا پلوا کر تنہا لٹوا یا۔ استغنا سے ایک اطمینان جو دل کو پہونچا اور ادہر علالت کے اشتداد کا تکان تھا ہی اوپر سے پہونچی دوا جو بالخاصہ خواب آور تھی اور تیمار دارون کا ہجوم ہوا کم لیٹا تو نیند کی ایک جھپکی سی آگئی آنکھہ کا بند ہونا تھا کہ نصوح ایک دوسری دنیا مین تھا جو خیالات ابھی تھوڑی دیر ہوئی اس کے پیش نظر تھے سب اُس کے دماغ مین بھرے ہوئے تھے اب متخیلہ نے اُن کو اگلے پچھلے تصورات سے گڈمڈ کر کے ایک نئے پیرائے مین سامنے لا کھڑا کیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑی عمدہ اور عالیشان عمارت ہے اور چونکہ نصوح خود کبھی ڈپٹی مجسٹریٹ حاکم فوجداری رہ چکا تھا تو اُس کو یہ تصور بندہا کہ یہ گویا ہائی کورٹ کی کچہری ہے۔ لیکن حاکم کچہری کچھ اس طرح کا رعب دار ہے کہ باوجودیکہ ہزارون لاکھون آدمیون کا اجتماع ہے مگر ہر شخص سکوت کے عالم مین ایسا دم بخود بیٹھا ہے کہ گویا کسیکے منہ مین زبان نہین اور جو کوئی بضرورت بولتا اور بات کرتا ہے تو اسقدر آہستہ کہ کانون کان خبر نہو اتنی بڑی تو کچہری مگر مختار اور وکیل

کسی طرف دیکھنے مین نہین آتے کچہری کے عملے اس طرح کے کھرے اور اپنے حاکم سے اتنا ڈرتے ہین کہ کسی اہل معاملہ و مقدمہ والے کو اپنے پاس آنے تک کے روادار نہین غرض کیا مجال کہ کوئی اپنے بارے مین ناجائز پیروی کرکے یا روپے پیسے کا لالچ دکھا کر یا سعی و سفارش بہم پہونچا کر کاربرآری کر سکے اگرچہ حاکم کی ہیبت ادنے اعلے سب پر چھائی ہوئی ہے مگر اس کی رحمدلی منصف مزاجی معاملہ فہمی ہمہ دانی کا بھی ہر شخص معتقد ہے اختیارات اُس کے اسقدر وسیع ہین نہ اُس کے فیصلے کی اپیل ہے نہ اُس کے حکم کا مرافعہ کام کرنے کا ایسا اچھا ڈہنگ ہے کہ کام روز کا روز صاف کتنے ہی مقدمے پیشی مین کیون نہون ممکن نہین کہ تاریخ مقررہ پر فیصل نہو جائین پھر یہ نہین کہ کسی مقدمہ کو سرواروی اور سرسری طور پر تجویز کرکے ٹال دیا جاوے نہین جو حکم صادر کیا جاتا ہے ہر عذر کو رفع ہر حجت کو قطع خود مجرم کو قائل و معقول کرکے اور گنہگار کے منہ سے اُس کی خطا تسلیم کرا لینے کے بعد غرض جو تجویز ہے موجہ جو فیصلہ ہے مدلل جو رائے ہے حتمی و اذعانی جو حکم ہے دودہ کا دودہ پانی کا پانی گواہون کے باب مین ایسی احتیاط ملحوظ ہے کہ صرف عادل ثقہ اور راست گو کی گواہی لیجاتی ہے وہ بھی ایسے واقف الحال چشم دید بلکہ ملزم کے رفیق و ہمنشین کہ اُس کے رازدار و معین و مددگار ہون - پھر کیا دیکھتا ہے کہ ہر مجرم کو فرداً فرداً فرد قرارداد جرم کی ایک نقل دیگئی ہے کہ وہ اُس کو پڑہ رہا ہے اور جتنے الزام اُس پر لگائے گئے ہین سب کو سمجھتا اور اپنی برائت کے وجوہات کو سوچتا ہے - کچہری کا خیال نصوح کو حوالات کیطرف لیگیا تو دیکھا ہر شخص ایک علحدہ جگہہ مین نظربند ہے جو جیسا مجرم ہے اُسکے مناسب حالت اُس کو حوالات مین سختی یا سہولت کے ساتھہ رکھا ہے حوالات کے برابر جیلخانہ ہے مگر بہت ہی برا ٹھکانا ہے محنت کڑی مشقت سخت جو اُس مین گرفتار ہین - ولی کے متمنے اور پھانسی کے خواستگار ہین نصوح یہ مقام ہولناک دیکھتے ہی اُلٹے پاؤن پھرا باہر آیا تو پھر حوالاتیون اور زیر تجویزون مین تھا ان لوگون مین ہزارہا آدمی تو اجنبی تھے لیکن جابجا شہر اور محلے کے آدمی بھی نظر آتے تھے مگر وہ جو مر چکے تھے نصوح کو یہ سب سامان دیکھکر اُسی خواب کی حالت مین ایک حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ کونسا شہر ہے کس کی کچہری ہے یہ اتنے مجرم کہان سے پکڑے ہوئے آئے ہین -

اور میرے ہموطنون نے کیا جرم کیا ہے کہ ماخوذ ہین اور یہ کیسے مرے تھے کہ مین اُن کو یہان جواب وہی مین دیکھتا ہون اسی حیرت مین لوگون کو دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا کہ دور سے اس کو اپنے والد

بزرگوار انھین حوالاتیون مین بیٹھے ہوئے نظر پڑے۔ پہلے تو سمجھا کہ نظر غلطی کرتی ہے مگر غور کیا
تو پہچانا کہ نہین واقع مین وہی ہین دوڑ کر قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ یا حضرت آپ کی مفارقت مین
سب تباہ ہین آپ یہان کہان۔ باپ مین اپنے گناہون کی جوابدہی مین ماخوذ ہون۔ یہ مقام جو
تم دیکھتے ہو دار الجزا ہے خداوند تعالےٰ جل وعلاشانہ اس محکمے کا حاکم ہے۔ بیٹا۔ یا حضرت آپ
تو بڑے متقی پرہیزگار خدا پرست۔ نیکوکار تھے آپ پر اور گناہون کا الزام۔ باپ۔ گناہ بھی ایک
دو نہین سیکڑون ہزارون دیکھو یہ میرا نامۂ اعمال کیسی رسوائی اور فضیحت سے بھرا ہوا ہے اور مین اسکو
دیکھ دیکھکر سخت پریشان ہون کہ کیا جواب دون گا اور کونسی وجہ اپنی برات کی پیش کرون گا یہ وہ
کاغذ تھا جو نصوح نے ہر شخص کے ہات ہین دیکھا تھا اور اس کو دنیا کے خیالات کے مطابق فرد قرار داد
جرم سمجھا تھا۔ باپ کا نامۂ اعمال دیکھا تو تھرا گیا شرک اور کفر اور نافرمانی اور بغاوت اور بے ایمانی و کبر و
نخوت دروغ و غیبت طمع و حسد مردم آزاری نفاق و ریا حبّ دنیا کونی الزام تھا کہ اُس مین نہو چونکہ
نصوح کے دماغ مین خیالات دنیوی گونج رہے تھے لگا باپ کے نامۂ اعمال مین تعزیرات کی دفعہ اور
ضمن ڈھونڈھنے سو بجاے دفعات تعزیرات ہند کے قرآن سورتون اور آیتون کا حوالہ تھا متعجب ہوکر
باپ سے پوچھا کہ یا حضرت پھر کیا آپ تمام اُن جرمون کے مرتکب ہوئے ہین۔ باپ۔ سبکا۔ بیٹا۔ کیا آپ
حضور حاکم اقرار کر چکے ہین۔ باپ انکار کی گنجایش ہی نہین میری مخالفت مین گواہی اتنی وافر ہے کہ اگر
مین انکار بھی کرون تو پذیرا نہین ہو سکتا۔ بیٹا جناب وہ کون لوگ ہین جو آپ کی مخالفت پر آمادہ
ہین باپ اول تو دو شخص کرام کاتبین اس بلا کے ہین کہ میرا کوئی فعل ان سے مخفی نہین جتنی باتین
کہتے ہین پتے کی اور کہتے کیا ہین میرا روزنامچہ عمری لکھتے گئے ہین۔ اب جو مین اُس کو دیکھتا ہون
حرف بحرف صحیح اور درست پاتا ہون۔ دوسرے یہی میرے اعضا ہاتھ۔ پاؤن۔ آنکھ۔ کان۔ کوئی
میرے کہنے کا نہین سب کے سب مجھسے منحرف سب کے سب مجھسے برگشتہ۔ میری مخالفت پر آمادہ میری
تذلیل پر کمر بستہ ہو رہے ہین۔ بیٹا۔ آخر آپ کچھ اس کی وجہ بھی سمجھتے ہین۔ باپ مین ان کو غلطی سے
اعوان و انصار بھیدی اور راز دار سمجھتا تھا مگر واقع مین یہ سب جاسوس ایزدی تھے۔ انھون نے
وہ وہ سلوک میرے ساتھ کیے کہ تسمہ لگا نہین رکھا۔ بیٹا پھر آپ کا حال کیا ہے۔ باپ جیسے دنیا کو
چھوڑا قبر کی حوالات مین ہون تنہائی سے جی گھبراتا ہے انجام کا معلوم نہین شبانہ روز اسی اندیشہ

مین پڑا گھلتا ہون۔ حوالات مین مجکو اس قدر ایذا ہے کہ بیان نہین کر سکتا۔ مگر صبح و شام آتے جاتے
ہر روز جیلخانہ کے پاس ہو کر گزر ہوتا ہے دوزخ وہی ہے وہان کی تکلیفات دیکھکر اور سنکر ہوش اُڑے
جاتے ہین اور غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ اے کاش ہمیشہ کے واسطے ہی حوالات مین رہنے کا حکم ہو جاتا۔
بیٹا۔ پھر ہنوز آپ کا مقدمہ پیش نہین ہوا باپ۔ خدا نکرے کہ پیش ہو۔ جو دن حوالات مین گزرتا ہے غنیمت
ہے۔ اول اول جب مین حوالات مین آیا تو اعمالنامہ مجکو حوالہ کر دیا گیا بس اُسی کو دیکھا کرتا ہون اور انجام
کا سوچ کرا کرتا ہون بچنے کی کوئی تدبیر سمجھ مین نہین آئی بیٹا بھلا کسیطرح ہم لوگ آپکی مصیبت مین کام آسکتے ہین ۔ باپ
اگر میرے لیے عاجزی اور خلوص کے ساتھ دعا کرو تو کیا عجب ہے کہ مفید ہو ابھی میرے ہمسائے مین ایک
شخص کی رہائی ہوئی ہے اُس پر بھی بہت سے الزام تھے مگر جہان اللہ تعالی مین کامل درجہ کا انصاف
ہے رحم بھی پرلے سرے کا ہے اُس شخص کے پس ماندون نے اُس کے واسطے بہت زار نالے
کیے تو پرسون اُس کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ تیرے افعال جیسے تھے وہ اب تجھ پر مخفی نہین رہے مگر ہمارے
کئی بندے تیری معافی کیواسطے ہمارے حضور مین گڑگڑاتے ہین اور وہ تیرے ہی زن و فرزند ہین
ہم کو تیری بھی ایک بات بھلی معلوم ہوتی ہے کہ تو نے اپنے خاندان مین نیکی اور دینداری کا بیج بویا جا
ہمنے تیری خطا معاف کی۔ بیٹا سچ کہنا تم لوگون نے بھی کبھی میرے حق مین دعائے خیر کی ہے۔ بیٹا۔
جناب آپکے انتقال کے بعد رونا پیٹنا تو بہت کچھ ہوا اور ابتک اس غدود کے ساتھ ہوتا ہے کہ گویا آپنے
ابھی انتقال فرمایا ہے اور یہ رونا تو ہم لوگون کے دم کے ساتھ ہے آپ کی عنایتین اور آپ کی شفقتین
جبتک جئین گے یاد کرین گے۔ رسم دنیا کے مطابق آپ کا کھانا بھی برادری مین تقسیم کر دیا ہے لوگ شاید
میرے منہ پر خوشامد سے کہتے ہون مگر کہتے تھے کہ اس مہنگے سمے مین باپ کا کھانا اچھا کیا دعا کے بارے
مین غلط بات کیونکر عرض کرون اہتمام نہین ہوا آپ کے بعد ترکہ و میراث کے لیے جھگڑے پڑ گئے
کہ آج تک نہین سلجھے مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ تو صوم و صلوۃ کے بڑے پابند تھے کیا اعمال و افعال کچھ
بھی کام نہ آئے۔ باپ کیون نہین یہ انھین اعمال کی بدولت ہے کہ تم مجکو اس حالت مین دیکھتے ہو
ورنہ بہتیرے مجھسے بھی زیادہ تکلیف مین ہین حوالات مین جیل خانہ کی سی ایذا ہے مگر یہان اعمال مین
خلوص نیت شرط ہے۔ مینے اپنے اعمال کو اگر دیکھا تو اکثر جیسے جھوٹے موتی کھوٹے روپے۔ نمازین
بے حضور قلب اکارت گئین اور روزے چونکہ پابندی رسم کے طور پر رکھنے کا اتفاق ہوتا تھا خالی فاقے

شمار مین در آئے - بیٹا - پھر اس دربار مین کچھ بھی سفارش کا دخل نہین - باپ - استغفر اللہ کوئی کسیکی بات تو پوچھتا ہی نہین نفسی نفسی پڑی ہے ہر شخص اپنی بلا مین مبتلا اور اپنی مصیبت مین گرفتار ہے دوسرے کی نجات تو کوئی کیا کرائے گا پہلے آپ تو سرخرو ہو لے بیٹا - کیون جناب - معاذ اللہ یہ شرک و کفر کا الزام آپ پر کیسا ہے ہم لوگ تو خیر سارا شہر آپکے اتقا کا معتقد تھا کیا آپ خدا کے قائل نتھے - باپ - قائل تو تھا دل سے معتقد نتھا - بیٹا - جناب آپکے تمام اعمال ظاہر سے مستنبط ہوتا تھا کہ آپ کو خدائے کریم کے ساتھ بڑی راسخ عقیدت ہے - باپ - وہ تمام عقیدت معلوم ہوا کہ اوپری دل سے تھی - جب اول اول میرا اظہار لیا گیا تو پہلا سوال مجھسے یہی پوچھا گیا تھا کہ تیرا رب کون ہے چونکہ مرتے وقت مجکو ایمان کی تلقین کی گئی تھی مینے جواب دیا کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ تب اُسپر جرح کیا گیا کہ بھلا جب تو دکھن کی نوکری سے برخاست ہو کر گھر آیا اور مدت تک خانہ نشین رہا اور جو کچھ تو نوکری پر سے کما کر لایا سب صرف ہو گیا اور تو نان شبینہ کو محتاج ہو کر نوکری کی جستجو مین ادہر اُدہر پھرتا تھا اور مضطر ہو ہو کر ہم سے دعائین مانگتا تھا مگر ہم تیرا صبر و استقلال آزمانے کیلیے تیری مدعا کو حیز التوا مین ڈالے ہوئے تھے اور ایک انگریز حاکم ضلع نے کہ وہ بھی مثل تیرے ہمارا بندہ تھا ہمارے ایما سے تیری پرورش کا وعدہ کیا مگر ہمنے تجھپر اپنے ایما کو ظاہر نہین ہونے دیا اور تو یہ سمجھا کہ وہ تیری ہی کوشش کا نتیجہ تھا سچ بتا کہ تجکو اُس انگریز کے وعدۂ زبانی کا زیادہ آسرا تھا ہمارے تحریری تمسک وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا کا اگر تو ہمکو صمیم قلب سے حاضر و ناظر سمیع و بصیر و قادر جانتا تھا تو گناہ پر تجکو کیونکر جسارت ہوتی تھی - تو تجو لکر کبھی بھاڑ مین تو نہین کودا - کبھی کھولتے پانی مین تو تونے ہاتھ نہین ڈالا کبھی جلتی ہوئی آگ کو تو تونے مٹھی مین نہین لیلیا مگر تو گناہون کا نہایت بیباکی سے مرتکب ہوتا تھا ضرور ہے کہ یا تو تجکو یقین نتھا کہ گناہ کی سزا آتش دوزخ ہے یا اگر یقین تھا تو اُس کو دنیا کی آگ سے کمتر سمجھتا تھا دنیا مین جو کچھ عیش و آرام ہمنے تجکو بے استحقاق صرف اپنی مہربانی سے عطا کیا تھا تونے اُسکو ہمیشہ اپنی حسن تدبیر کی طرف منسوب نہین کیا جو تکلیف تجکو دنیا مین پہنچی اگرچہ تو اپنے ہی ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارا کرتا تھا مگر کیا تو اُس کا الزام ہماری ذات مستجمع الصفات پر نہین لگاتا تھا اے احسان فراموش ہزارون دلاکھون احسان مین نے تجھپر کیے اور تجھسے اتنا نہو سکا کہ بھلا منہ سے اقرار تو کرتا اے ناشکر بیشمار نعمتین مین نے تجکو عطا فرمائین مگر تجھپر اتنا بھی اثر نہوا کہ کبھی

زبان پر تو لاتا۔ جتنا مینے تیرے ساتھ سلوک کیا اُتنا ہی تو میری مخالفت پر کمربستہ رہا جتنی مین تیری رعایت کرتا رہا اُسی قدر تو گستاخ اور شریر ہوتا گیا۔ اِس حیات بے ثبات پر تجکو اتنا گھمنڈ ہوگیا تھا کہ تو اپنے تئین ہماری خدائی سے باہر سمجھا تھا اِس چندروزہ زندگی پر تو اسقدر مغرور تھا کہ دائرہ عبودیت سے اپنے تئین خارج کرنا چاہتا تھا۔ ہمنے تجکو نیست سے ہست کیا اور خلعت انسانیت سے تجکو سرفراز بنایا جو تجکو درکار تھا سو دیا جس کا تو حاجتمند تھا سب مہیا کیا ہر حال مین تیرے حافظ ہر کیفیت مین تیرے نگہبان رہے۔ کیا اسی واسطے کہ تو کبھی بھولکر بھی ہماری طرف توجہ نکرے اور ہمیشہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ہم سے جُدا رکھے۔ جب تو ایک مضغۂ گوشت تھا ضعیف ولایعقل۔ نادان وجاہل ضعیف اتنا کہ نقل وحرکت پر قادر نہین۔ نادان ایسا کہ خویش وبیگانے کا امتیاز نہین۔ ہم نے تجکو دودہ پلوا پلوا کر تو اتنا کیا اور اپنے بندے جو تجھپر ہر طرح کا شرف رکھتے تھے یعنی تیرے ماں باپ تیری خدمت گذاری کو مقرر کیئے اور اُن کے دلون مین تیری محبت ڈالدی کہ اُنھون نے ہمارے حکم سے تجکو پالا پوسا اور تو روز بروز چونچال اور خوشحال ہوتا گیا پھر ہمنے عقل کو تیرا اصلاح کار بنایا کہ تو اُس کی مدد سے اپنی آسایش جائز کیواسطے ہر طرح کا سامان بہم پہنچائے دنیا کے چرند۔ پرند۔ حیوانات نباتات جمادات سب کو تیرا مطیع فرمان بنادیا کہ تو اُنپر حکمرانی کرے اور ان مین مصروف رہے کیا اسی لیے کہ تو بہک کر کبھی ہماری طرف رخ نکرے اور سدا ہم سے بھاگا پھرے تیری زندگی محض ایک ہستی بے بودتھی دو لمحے تجکو تنفس کیلیے ہوا نہ ملتی تو تیرا دم نکل جاتا ایک رات ودن بے آب ودانہ تجکو جینا دشوار ہوتا منون ہوا تو سونگھ گیا اور کبھی نہ سوچا کہ ہمارے طفیل سے غلہ انبار کے انبار ٹھونس گیا اور کبھی نہ سمجھا کہ ہماری بدولت زندگی بھر تو نے کئی کنوئین خالی کیے ہون گے مگر کبھی دھیان نہ کیا کہ ہمارے صدقے مین آدرا ایک پانی اور ہوا اور غلہ وغذا کیا ضرورت کی کل چیزین تو کہان سے لاتا تھا اور کہان سے بہم پہنچاتا تھا؟ ہمارے توشے خانہ عام سے مگر اسپر تیری یہ ہیکڑی تھی کہ گویا ہم تیرے قرضدار ہین یا ہمپر تیرا کچھ اُدھار آتا ہے تو کھاتا تھا اور ٹکر تا تھا لیتا تھا اور بھول بھول جاتا تھا دنیا کی باتون مین تو تیری عقل بڑی رسا تھی مگر تو جان بوجھکر ہمارے ہی ساتھ تجاہل کرتا تھا منہ پر آنکھین تھین اور اندھا ایک چھوڑ دو دو کان تھے اور بہرا۔ زمین۔ آسمان۔ چاند۔ سورج ستارے جنگل۔ دریا۔ میدان۔ انواع واقسام کے درخت پھل۔ پھول۔ کھانیکو الوان نعمت پہننے کو رنگارنگ خلعت

جواہر بیش بہا نقرہ وطلا دنیا بھر کا سامان ہم نے تیرے واسطے کیا اور ایک تیرے دم کے لئے اسقدر لوازمہ بہم پہنچایا ہم یہان تک تیری خاطر عزیز اور تو ہم سے منحرف ہم کو اسقدر تیری بزرگداشت ملحوظ اور تو ہم سے برگشتہ ہم چاہتے تو ایک ادنی سی چیونٹی تیرے ہلاک کرنیکو کافی تھی ہم حفاظت نہ کرتے تو خود تیرے جسم مین فساد کا مادہ ایسا تھا کہ ایک ذرا سا روگ تیرے فنا کرنے کو بہت تھا مگر ہم تجھسے دوستی کرتے تھے اور تو ہمسے عداوت ہم عنایت کرتے تھے اور تو بغاوت کیا یہی تھا بدلہ جو تو نے ہم کو دیا گیا یہی تھا صلہ جو تجھسے ہم کو ملا ہمنے تجکو دنیا مین بھیجتے وقت کیا تاکید کی تھی کہ دیکھ روح یہ ایک جوہر لطیف ہے اور مجکو بہت ہی عزیز ہے ایسا نکرنا کہ اس کو دنیا مین جا کر بگاڑ لائے یہ میری عمدہ امانت اور نفیس ودیعت ہے دیکھ اس کی احتیاط کما ینبغی اور حفاظت کما حقہ کیجیو جیسا اُجلا شفاف براق روشن یہان سے لیے جاتا ہے ایسا ہی دیکھ لون گا آج تو اے روسیاہ اسکو لایا ہے مگر تو تھ سے بدتر اور ٹھیکرے سے کمتر بنا کر نجس ناپاک تیرہ بے آب بدرونق خراب ہمنے تو تجھسے چلتے چلتے کہدیا تھا کہ تو دنیا مین دل مت لگائیو اور اس طرح رہیو جیسے سرائے مین مسافر تو وہان گیا تو بس وہین کا ہو رہا اور ایسی لمبی تانکر سو گیا کہ قبر مین آکر جاگا۔ تھا تو مسافر اور بن بیٹھا مقیم تھا تو سیاح اور ہو گیا متوطن۔ کیا تو تمام عمر دنیا مین مال نہین جمع کرتا رہا اور کیا تو نے پکی پکی عمارتین اس خیال سے نہین بنوائین کہ مدتون اُن مین رہے گا مسافر کا یہی کام ہے۔ سیاح کا یہی شیوہ ہے تو تو جانتا تھا کہ تجکو یہان لوٹ کر آنا ہے پھر مرنے کے نام سے تجکو موت کیون آتی تھی اور چلنے کی خبر سنکر تو جلتا کیون تھا اوّل تو تجکو ہماری عبادت کا اتفاق نہین ہوا لیکن جب کبھی تو لوگونکی شرم حضور یا دکھاوے یا اتباع رسم کی وجہ سے مصروف عبادت بھی ہوا تو کس طرح کہ دل کہین تھا اور تو کہین۔ کوئی نماز بھی تیرے سجدہ سہو سے خالی تھی دنیا کی برسون کی بھولی بسری باتین تجکو نماز مین یاد آتی تھین اور نماز کو تو کیا پڑہتا تھا گھاس کاٹتا تھا نہ تعدیل ارکان ٹھیک نہ قومہ درست نہ قعدہ صحیح برس بھر تو دوزخ شکم کو اناپ شناپ بھرتا رہتا تھا برسوین دن صرف ایک مہینے کے روزے رکھنے کا ہمنے تجکو حکم دیا تھا کہ تجکو ہماری نعمتونکی قدر ہو تو تجکو اپنے ابنائے جنس پر جو مبتلائے مصیبت ہین رحم آئے اور تیری صحت بدنی کو بھی نفع پہونچے تیرے مزاج مین فروتنی اور انکسار کی صفت محمودہ کہ یہ ادا ہم کو بھاتی ہے پیدا ہو لیکن یون دنیا کے کام دہندے

مین تو تو دن دن بھر بے آب و دانہ مصروف رہا نہ شکوہ نہ گلا تازہ دم ہشاش بشاش پھر کھانا تھوڑے کو موجود مگر روزہ چونکہ ہمارے حکم سے تھا دن مین سیکڑون مرتبہ تو پیاس کی شکایت اور جو آیا تو اُس سے ضعف و ناتوانی کی حکایت العطش اور الجوع یہی تیرے دو وظیفے تھے روزہ افطار کیا اور تو بدحواس ہو کر چارپائی پر ایسا گرا کہ گویا جان نہین ۔ باوجودیکہ تو دو دو دن کا کھانا ایک ہی رات مین کھا لیتا تھا پھر اس تصور سے کہ کل پھر روزہ رکھنا ہے تیرے جوع البقر کو کسی چیز سے سیری نہین ہوتی تھی تو عید کا اس طرح منتظر رہتا تھا جیسے کوئی قیدی تاریخ رہائی کا ۔ تیرا بس چلتا تو ۲۹ کیا ۱۹ کی عید کرتا کیا ایسے ہی روزون کے ثواب کا تو امیدوار اور اجر کا تو متوقع ہے ہم نے تجھکو انسان بنا کر بھیجا تھا تاکہ مصیبت زدون کی ہمدردی کرے مگر تو نے ایسی تن آسانی اختیار کی راحت پہنچانا تو درکنار دوسرون کو تکلیف دیکر بھی اپنی آسایش حاصل کرنے مین تجھکو باک نہ تھا تیرے ہمسائے ہمارے بندے رات کو فاقہ سے سوتے تھے اور تجھکو سوء ہضم کے علاج سے اُن کی پرداخت کی پروا نہ تھی تیرے پڑوس مین ایسے لوگ بھی تھے کہ جاڑے کی لمبی راتین آگ تاپ تاپ کر سحر کرتے اور تو دوہرے دوہرے لحاف اور بھاری توشکون مین چین سے پاؤن پھیلا کر سوتا نعمت مال و دولت جو ہم نے تجھکو عطا کی تھی تو نے تکلفات لایعنی اور نمود و نمایش کی غیر ضروری چیزون مین بہت کچھ تلف کی اور جو لوگ اس کے سخت حاجتمند تھے ترستے کے ترستے رہ گئے تیری سب خباثتین مجکو معلوم ہین تو نے درماندگی کا نام خدا رکھ چھوڑا تھا جبتک سعی و تدبیر سے تجکو کاربرآری کی امید ہوتی تھی تجکو ہرگز پروا نہین ہوتی تھی کہ خدا بھی کوئی چیز ہے اور انتظام دنیا مین اُس کو بھی کچھ دخل ہے مگر ہان جب تو عاجز و درماندہ ہوتا تھا تب تو خدا کو یاد کرتا تھا اگر ہماری خدائی اور سلطنت تیری فرمان برداری کی محتاج ہوتی تو تو نے اُس کے اُٹھا دینے مین کچھ کوتاہی نہین کی تو نے ہمارے فرمان واجب الاذعان کی بیحرمتی اور احکام لازم الاحترام کی بے توقیری کی اور تو نے اپنا بُرا نمونہ دکھا کر میرے دوسرے بندون یعنی اپنے فرزندون کو بھی گمراہ کیا ۔ ہر روز تو لوگون کو مرتے دیکھتا اور سنتا تھا کیا تجکو نہین سمجھنا چاہیئے تھا کہ ایک دن تو بھی مریگا ۔ خود تیرے حالت مین کتنے انقلاب واقع ہوئے لڑکے سے جوان ہوا جوان سے بڈھا ناتوان بال تیرے سفید ہوئے تیرے ٹوٹے کمر تیری جھکی قوتون مین تیری فتور آیا غرض ہمنے تجکو سوتا دیکھکر بہتیرا جھنجوڑا :

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیئے کئی بار اُٹھا اُٹھا کر بٹھا بٹھا دیا مگر تیرے نصیب کچھ ایسے سوئے تھے کہ تو نے کروٹ نہ لی ۵ تمامی عمر تو غفلت مین سویا ٭ ہمارا کیا لیا کچھ اپنا کھویا ٭ سخت گیری ہماری عادت نہین اور سخت گیری ہم کرین بھی تو کس پر اپنے بندون پر جن کا مارنا اور جلانا ہر وقت ہمارے اختیار مین ہے مگر جب بندہ بندہ ہو اور ہم کو اپنا مالک سمجھے نہ خر ناتشخص کہ ہم تو دین لون اور وہ کہے میری آنکھین پھوٹین - ہم سے زیادہ بھی کوئی درگذر کرنے والا ہوگا کہ ایک معذرت پر عمر بھر کے گناہون کو ہمنے قاطبۃً بھلا بھلا دیا ہے لیکن توبہ و استغفار ندامت و حسرت کا اظہار بھی تو کوئی کرے - ہماری رحمت جیلہ جو ہماری رافت بہانہ طلب - کتنے کتنے جوش مین آئی مگر ہم نے اُس کو صرف کرنے کا موقع نہ پایا - اگر بندہ ہمارے ساتھ نسبت عبودیت صحیح رکھتا تو ہم اُس کی لاکھ برائیون پر خاک ڈلتے ہم کو بڑی شکایت یہی ہے کہ اُس نے ہم کو معبود ہی نہ گردانا عالم اسباب مین رہکر اسباب پرست ہو گیا پھر ہم جو دیکھتے ہین تو ہمارے احکام بھی کچھ سخت نتھے کھانیکو ہمنے نہین روکا سونے کو ہم نے منع نہین کیا تمتعات دنیوی سے باز نہین رکھا پھر جو تو نے اُن کی بجا آوری نہ کی تو سوائے تیری بدنفسی کے اور تو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اے شخص نجات جس کا تو اب نہایت آرزومندی کے ساتھ خواہان ہے اے کاش زندگی مین تجکو اُس کی اتنی بھی پروا ہوتی جیسے اُڑد پر سفیدی دنیا کے چھوٹے چھوٹے نقصان اور ذرا ذرا سے زیان تجکو مضطر اور بےچین کر دیا کرتے تھے اگرچہ کیا دنیا اور کیا دنیا کا خسارہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا لیکن تباہی دین کی تجکو خبر تک بھی تو نہین ہوئی اے کاش تجکو نماز کے قضا ہونیکا اتنا بھی رنج ہوتا جتنا ایک مٹی کے پُرانے آبخورے کے ٹوٹ جانے کا ہوتا تھا ہم جانتے ہین کہ اب تجکو بہت بڑی ندامت ہے لیکن اس ندامت کا کچھہ حاصل نہین اسواسطے کہ یہ دار الجزا ہے دار العمل نہین - ہم دیکھتے ہین کہ تو ایکبات کا بھی جواب نہین دیسکتا لیکن حجت تمام کرنیکی نظر سے ہم تجکو مہلت دیتے ہین جا اپنے نامہ اعمال کو دیکھ اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر کوئی بات ہم سے بیان کر بشرطیکہ معقول اور قابل قبول ہو

خواب سے بیدار ہو کر نصوح کو اپنی اور اپنے خاندان کی لایعنی زندگی پر سخت تاسف ہوا اور اُسنے تلافی مافات کا عہد کر کے فہمیدہ اپنی بی بی سے ماجرائے خواب بیان کیا اور اصلاح خاندان کیلیے اسکو اپنا مددگار بنانا

باپ نے جو یہ اپنی رام کہانی سُنائی بیٹے پر اس طرح کی ہیبت چھائی کہ چونک پڑا جاگا تو پھر وہی دالان تھا اور وہی تیمارداریون کا سامان بی بی پاس بیٹھی ہوئی آہستہ آہستہ پنکھا جھل رہی تھی میان کی آنکھ کھلی ہوئی دیکھ اُس کی جان مین بھی جان آئی۔ ورنہ جس گھڑی سے میان نے جی بُرا کیا تھا سہمون کے مارے کاٹو تو بدن مین خون نہین تھا نصوح آٹھ بجے جو ڈاکٹر کی دوا پیکر پڑا تھا تو اُسوقت کا سویا سویا اب کہین دو بجے جاکر ہوشیار ہوا چونکہ ڈاکٹر کہہ گیا تھا کہ نیند اگر آگئی تو جاننا کہ بیمار بچ گیا اُس کے سو جانیسے سب کو تسلی سی ہوگئی تھی مگر جب زیادہ دیر ہوئی تو عورتین پھر گھبرانے لگین کہ نہین معلوم کمبخت ڈاکٹر کیسی دوا پلا گیا ہے کہ دوپہر پڑے پڑے گذر گئی کروٹ تک نہین بدلی خدا جانے اندر سی جی کیسا ہے اور دلپر ایسی کیا آن بنی ہے کیونکر ہوش آیگا دیکھیے کیا ہوتا ہے نصوح بیدار ہوا تو بی بی نے پوچھا کیسی طبیعت ہے اچھے سوئے کہ گھر مین رونا پیٹنا ہوا کیا اور تم کو خبر نہین لو بات کرو کیا دیر والونکو تسلی ہو کسی بچے کے منہ مین دانہ تک گیا ہو تو حرام چھوٹے بڑے سب کل کا کھائے ہوئے ہین روتے روتے لڑکیون کی آنکھین سوج گئی ہین لڑکے ہین کہ مضطر اور پریشان پھرتے ہین۔ بی بی نے ہرچند دلجوئی کی باتین کین مگر نصوح کو سارا ماجرا خواب کا پیش نظر تھا مطلق جواب نہ دیا بی بی سمجھی کہ بیماری کیوجہ سے بولنے کو جی نہ چاہتا ہوگا مگر وہ خدشہ سب کے دل سے دفع ہوگیا مبارک سلامت ہونے لگی اور گھر بھر نے بے رمضان کی عید منائی۔ گو دیر ہوگئی تھی مگر لوگ بھوکے تھے بازار سے حلوا پوری منگوا کر سب نے تھوڑا بہت کھایا پیا کھانے ہی مین کسی نے یہ بات بھی چھیڑی کہ مریض کا غسل صحت ہو تو ایک تجگا بڑی دھوم سے کیا جائے اور اچھے ہونیکی شادی کرین یہ لوگ تو شادی اور رتجگے کے ارادے کر رہے تھے اور نصوح اپنے خواب کے تصور مین غلطان پیچان تھا اس کا دل مان گیا تھا کہ یہ خواب بے سر و پا وہم و خیال کا بنایا ہو تو ہرگز نہین ہے ہو نہ ہو یہ ایک امر منجانب اللہ ہے خواب کیا ہے رویائے صادقہ اور الہام الٰہی ہے باپ کا اظہار اسنے ایسی توجہ سے سُنا تھا کہ حرف بحرف نوک زبان یاد تھا جتنے الزام باپ پر لگائے گئے تھے غور کرتا تھا تو سب اپنے مین پاتا تھا بلکہ باپ کیحالت سے اپنی حالت کو مقابلہ کرتا تھا تو کچھ نسبت نتھی اُن مرحوم کا یہ حال تھا کہ نماز روزے کے پابند ورد و وظائف کے مقید معاملے کے صاف بیوپار کے کھرے لوگون کے دیکھنے مین محتاط پرہیزگار متقی دیندار اور یہان نماز بھی تھی تو گنڈے دار عیدین مین تو فرور اسواسطے کہ عید سی بڑھکر مسلمانون کا کوئی تیوہار نہین اس سے بھاری کوئی میلہ نہیں برس روز مین یہی دو نون تو سارے ہمان

کی نمایش کے ہوتے ہین - کوئی اپنے نئے شاندار کپڑون مین اکڑ رہا ہے کوئی گھوڑے کو چھیڑ چھیڑ کر کداتا ہوا قصداً لوگون کی بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا چلا جا رہا ہے - کوئی نوکرون کی ہٹو بڑھو سنکر پھولا ہوا ہے - کوئی کرایہ پایا ننگے کے تانگے پر سوار گاڑیبان سے کہتا ہے چودہری کیسا ٹریل تانگا بنا رکھا ہے گدا ہے نہ میلا پوشش ہے تو پھٹی ہوئی نہ بیلون کے گلے مین گھونگرو نہ پہیون مین جھانجھ خیر اب عیدگاہ کا وقت قریب ہے اتنا تو کر کہ وہ آگے اِکّہ جا رہا ہے اُس کے برابر تو لگائے چل مرد آدمی تجکو انعام لینے کا بھی سلیقہ نہین - رہا جمعہ اگر کپڑے خوب صاف ہوئے اور دہوپ بھی ایسی سخت نہوئی دن ابر و باد سے پاک ہوا دوست آشناؤن سے ملنے کو جی چاہا تو گئے ورنہ محلہ ہی کی مسجد مین ٹرخالی یا دل مین تاویل کر لی کہ شرائط جمعہ مین اختلاف ہے پنج وقتی کو تو کبھی فرض و واجب کیا کبھی مستحب بھی نہین سمجھا صبح اور ظہر اور عشا تو عمر بھر پڑہی ہی نہین کیونکہ عین سونے کے وقت تھے رہی عصر سو ہوا خوری اور سیر بازار خرید و فروخت دوست اور آشناؤن کی ملاقات دنیا بھر کی ضرورتون کو بالائے طاق رکھتے تو نماز پڑھتے مغرب کے واسطے تو عذر ظاہر تھا وقت کی تنگی جبتک پھر پھرا کر گھر آئے حُمرت شفق زائل ہو جاتی تھی - یہ تو اُس عبادت کا حال تھا جسکو ثواب بے زحمت اور اجر بے لکان کہنا چاہیئے اور جس عبادت مین ذرا سی تکلیف بھی تھی جیسے روزہ یا زکوۃ حتی الوسع کوئی نکوئی حیلہ شرعی اُس سے معاف رہنے کا سوچ لیا تھا رجب کا مہینہ آیا اور روزون کے ڈر کے مارے ایک عجیب طرح کا سہم چڑھا سب سے آسان نسخہ یہ کہ کسی طبیب کے یہان آنا جانا شروع کیا اُنھون نے چند روزہ زندگی کے واسطے وہ وہ بکھیڑے کھڑے کر رکھے ہین کہ روئے زمین پر اُن کے نزدیک کوئی تندرست ہی نہین یون ملنے ملاقات کرنے جاؤ تو پان کے عوض نسخہ حوالے کر دیتے ہین اور جہان ایکدفعہ دوا لی اور روگ لگا رمضان کے آتے آتے تو طبیعت خاصی محتاج مسہل ہو گئی اور حکیم جی کی بدولت روزون سے بچ گئے - زکوۃ کا مال دینا تو کچھ بڑی بات تھی نصاب پر حول کامل کیون گذرنے دین کہ زکوۃ دینی پڑے جب دیکھا کہ برس پورا ہونے پر آیا بی بی کے نام زبانی ہبہ کر دیا کبھی کہان گیا کھچڑی مین جب بی بی پر وجوب زکوۃ کا وقت آیا پھر اپنے نام ہبہ کرا لیا اور ٹھیرا بدلائی کر کے حکم خدا کو بالا بتایا یا مال کو ایسے پیرایہ مین رکھا کہ زکوۃ سے بری رہے خاصی طرح دوکانین مول لین مکان بنوائے ان مین کرایہ دار بسائے کہ مال نامی آپ نامی زکوۃ ندارد غرض جہان تک نصوح احتساب کرتا تھا اپنے تئین دین سے بے بہرہ ایمان سے بے نصیب

نجات سے دور ہلاکت و تباہی سے قریب پاتا تھا جس عمل نیک پر نظر کرتا یا تو سرے سے اُس کے اعمال نامے مین تھا ہی نہین اور تھا بھی تو ایک عمل اور سیکڑون رخنے ہزارون فساد دو چار نماز ین ہین تو کاہلی و بیدلی و ریا سے خالی نہین کبھی جاڑے کے دنون مین یا افطار و سحر مین شریک ہونے کی نظر سے رکھنے کا اتفاق ہوا تھا تو اُن مین دکھاوے اور ظاہرداری کا نقص تو تھا ہی تھا تکلیف کی شکایت سے نیکی برباد گنہ لازم۔ کبھی کسی بھوکے ننگے کو وہ چیز جو اپنے مصرف کی نہ تھی دی تو اُس کو یون اکارت کیا کہ ایک دفعہ دیکر سو سو بار احسان جتایا اور یہ سمجھے کہ بیچارے محتاج کو عمر بھر کیواسطے مول لے لیا خلاصہ یہ کہ کوئی عمل نیک نہ تھا جو خالصۃً للہ ہو اور انصافاً اُس کے ثواب کی توقع اُس کے اجر کی امید کیجائے۔ ان خیالات نے نصوح کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ بے اختیار ہو کر رو دیا اور کہنے لگا کہ الٰہی مجھسے زیادہ نالائق اور نابکار ناکس ناہنجار کوئی شخص ہوگا کہ مین نے اپنی ساری عمر تیری نافرمانی مین کاٹی کاش مین پیدا ہی نہو اہوتا یا پیدا ہوا تھا تو معصیت پر قدرت نہ رکھتا کوئی ایسی سخت مصیبت مجھپر پڑتی کہ سر کھجانیکی فرصت نہ دیتی مجھپر بجلی نہ گری آسمان نہ ٹوٹ پڑا مجکو سانپ نہ سونگھ گیا ہیضہ کر کرا کے مین بیچیا پھر اُٹھ بیٹھا لعنت ہے مجھپر اگر اب مدۃ العمر گناہ کے پاس پھٹکون تف ہے میری زندگی پر اگر پھر معصیت پر اقدام کرون یہ عہد اپنے جی مین استوار کر کے اُس کو پھر اپنی عمر تلف شدہ کا خیال آگیا اور دلمین کہنے لگا کہ جیسے ساری عمر جو اس تباہ حالت مین غارت کی اُس کی تلافی کچھ بھی میرے اختیار مین نہین اور بڑی بے انصافی ہے کہ مین جرم کرون سزا نہ پاؤن گناہ کرون اور اُس کا پاداش نہ بھگتون۔ نصوح کو اپنے گناہون پر اُسوقت اتنی ندامت تھی کہ مرنے کو وہ اپنی ایک ادنیٰ سی سزا سمجھتا تھا گھر پھر اُسکے جانبر ہونیکی خوشی منا رہا تھا اور اس کو افسوس تھا کہ مین مرکیون نہین گیا۔ علالت کیوجہ سے اُٹھنے سے معذور تھا مگر تکیے پر اوندھا سر کیے ہوئے پڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ خدایا مین تو اسی قابل ہون کہ دوزخ مین جھونکا جاؤن مگر جو تو نے اپنے فضل سے پھر چند روز کیواسطے مجکو دنیا مین رکھ لیا ہے تو ایسی توفیق عطا کر کہ نکوکاری اور تیری اطاعت و فرمانبرداری مین رہون اور میری زندگی دیندارانہ زندگی کا نمونہ ہو اپنے نفس کے احتساب سے فارغ ہوا تو نصوح کو خاندان کا خیال آیا دیکھا تو بی بی بچے سب ایک رنگ مین دنیا مین منہمک دین سے بیخبر تب یہ دوسرا صدمہ نصوح کے دل پر ہوا کہ وا حسرتا مین تو تباہ ہوا ہی تھا مین نے ان تمام بندگان خدا کی بھی باٹ ماری اپنی شامت اعمال کیا کم تھی کہ مین نے ان سب کا

وہان سمیٹا مجکو خدا نے اس گھر کا مالک اور سردار بنایا تھا اور اتنی روحین مجکو سپرد کی تھین افسوس
مین نے ودیعت ایزدی کو تلف کیا اور امانت آلہی کی نگہداشت مین مجھسے اسقدر سخت غفلت
ہوئی یہ سب میرے حکم کے مطیع اور میری مرضی کے تابع تھے مین نے اپنا برا نمونہ دکھا کر ان سبکو
گمراہ کیا اگر مین قدغن رکھتا تو یہ کیون بگڑتے اور یہ بگڑے تو آخر ان سے نسل جو چلیگی وہ بھی بگڑیگی
غرض مین دنیا مین بدی کا بیج بو چلا جو لوگ خدا کے اچھے بندے ہوتے ہین باقیات الصالحات
اور یادگار نیک دنیا مین چھوڑ جاتے ہین مین ایسا بدبخت ہوا کہ مجھسے یادگار بھی رہی تو بدی جبتک
میری نسل رہیگی بدی بڑھتی اور پھیلتی جائے گی جب یہ لوگ خدا کے روبرو جوابدہی کیواسطے حاضر
ہون گے تو آخر یہی کہینگے نہین کہ ہم کو کسی نے راہ نیک بتائی نہین تو مین کیا جواب دون گا۔ یہ خیال
کر کے نصوح پھر ایک مرتبہ پکار کر رو دیا اور دوسرا عہد اُس نے یہ کیا کہ جتنے لوگ میرے خاندان مین ہین
سب کی اصلاح وضع کرونگا اور پھر اُس نے خدا سے دعا کی کہ اے الہ العالمین تو اس ارادے مین میری
مدد کر جو مشکل پیش آئے آسان ہو جائے میری بات مین اثر دے اور میرے عزم مین استحکام نصوح کو ابھی
ٹھوکر نہین لگی تھی کہ وہ اس کو بھول جاتا متنبہ ہوئے پیچھے اُس کو اپنی اصلاح دشوار نہ تھی مگر اصلاح
خاندان ایک بڑا دشوار کام تھا وہ بخوبی واقف تھا کہ دینداری اور خدا پرستی میرے خاندان کے لیے
بالکل نئے الفاظ ہین جنسے چھوٹے بڑے کسی کے کان آشنا نہین اور وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ گھر بھر ایکطرف
ہوگا اور مین اکیلا ایکطرف نقار خانے مین طوطی کی آواز کون سنیگا اور مین ایک سورما چنا بنکر کیونکر
معصیت کے پہاڑ کو توڑ ڈالون گا پس وہ غور کرنے لگا کس کو اپنا مددگار بنائے کسکو صلاح کار قرار دے
آخر یہی دل مین آیا کہ اصلاح خاندان کے لیے بی بی سے بہتر کوئی ذریعہ نہین اور خدا کو کچھ اس خاندان کی
فلاح ہی منظور تھی کہ نصوح نے بی بی کو پڑھا لکھا بھی لیا تھا جب نصوح کا نیا نیا بیاہ ہوا انھین دنون تعلیم
نسوان کا چرچا شروع تھا نئی نئی کتابین جو عورتون کیواسطے جاری ہوئی تھین نصوح نے سب کو بہت
شوق سے دیکھا تھا اور اس کا دل اس بات کو مان گیا تھا کہ عورتون کے لکھنے پڑھنے مین چند در
چند فوائد دینی اور دنیوی مضمر ہین چنانچہ اُسنے بعض کتابون مین سے بعض مقامات دلچسپ بی بی کو
پڑھکر سنائے بھلائی کی بات سبھی کو بھلی معلوم ہوتی ہے بی بی نے بھی اُس کو تسلیم کیا کہ عورتون کے لیئے
پڑھنا بہت مفید ہے بال بچون کا کچھ بکھیڑا نہ تھا میان سے پڑھنا شروع کیا تو چار پانچ مہینے مین

اُردو لکھنے پڑھنے لگی تب سے ابتک تھوڑا بہت مشغلہ چلا ہی جاتا تھا نصوح کو اُسوقت بی بی کا پڑھا ہونا بہت ہی غنیمت معلوم ہوا اور سمجھا کہ بی بی یون بھی خدا کے فضل سے اسم بامسمٰے فہمیدہ ہے اُس کا سمجھا لینا توچندان دشوار نہین رہے بچے جنکی عمر چھوٹی ہے وہ بھی اصلاح پذیر ہین ۔ بڑی دقت تو بڑی عمر والونکی ہے ایک بیٹا ایک بیٹی بیاہے جاچکے سمجھا کہ دونون اپنے اپنے گھر کے ہین کسی پر میرا اختیار باقی نہین اور ہو بھی تو جوان بیٹا بیٹی مار نہین سکتا گھرک مین نہین سکتا برا سمجھا نا اور وہ بھی اس عمر مین بڈھے طوطون کا پڑھانا ہے ۔ آخر وہ کہین گے نہین کہ بُرے ہین تو بیدین ہین تو تمہین نے تو ہم کو ایسا اٹھایا اور جبکہ ہمارے عادتین راسخ اور خصلتین طبیعت ہوگئین تو اب ہم کو اُن کا ترک تعلیم کرتے ہو اور ہم کو ناحق ملزم بناتے ہو یہ سوچنا تھا کہ نصوح کی آنکھون سے آنسون ٹپک پڑے اور سمجھا کہ ان دو کی اصلاح محال ہے اس کو زیادہ تر افسوس اس بات کا تھا کہ خدا کے فضل سے دونون کے آگے اولاد ہے جسطرح میری بدی نے میری اولاد مین اثر کیا اُن کی بدی اُنکی اولاد مین سرایت کرے گی مگر پھر بھی نصوح نے مصمم ارادہ کرلیا کہ انشاء اللہ اپنے مقدور بھر تو کوشش کرون گا یا تو راہ راست ہی پر آوین گے یا جیتے جی چھوڑ دون گا جو خدا کا نہین وہ میرا پہلے نہین ۔ منجھلے بیٹے اور منجھلی بیٹی کی طرف سے بھی نصوح کو خوب اطمینان نہ تھا اور جانتا تھا کہ اُنکے ساتھ بھی دقت کرنی پڑے گی لیکن اس کا ارادہ ایسا مستحکم تھا کہ کوئی مشکل اس کو روک نہین سکتی تھی اور وہ مضطرب اور مستعجل اسقدر تھا کہ چاہتا تھا ہتیلی پر سرسون جماون ابھی اچھی طرح بدن مین اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہین آئی تھی کہ اُس نے بی بی سے کہا تھوڑا سا پانی گرم کرا دو تو مین نہاون بیوی ۔ کیا غضب کرتے ہو ہاتھ پاون مین ذرا دم تو آنے دو نہانے کی ایسی کونسی ساعت ماری جاتی ہے جب اصل خیر سے چلنے پھرنے لگو گے خاصی طرح حمام مین جا کر غسل کرنا ۔ میان مین نماز پڑھنی چاہتا ہون علالت مین طرح طرح کی بے احتیاطی ہوئی ہے ۔ جی قبول نہین کرتا کہ اسی حالت مین نیت باندھ لو بیوی کیا اچھے ہونے کے نفل ماننے تھے بی بی نے جو نماز کی سُنکر ایسا تعجب ظاہر کیا نصوح پر گھڑون پانی پڑگیا اور جی مین کہنے لگا کہ اللہ اللہ مجھ مین اور نماز مین اتنی دوری ہے کہ گھر والی بی بی سنکر تعجب کرتی ہے ؎ وائے بر من وائے برانجام من ✦ عار دارد کفر از اسلام من ۔ اور ایک آہ سرد کھینچکر بی بی سے کہا کہ اگر مین نفلین پڑھنے والا ہوتا تو بھلے ہی دن نہ ہوتے ۔ بیوی منت نہین نیاز نہین ۔ تو پھر کیا جلدی ہے نماز کہین بھاگی تو نہین جاتی اچھی طرح تندرست ہو جاؤ گے بہتیری

نمازین پڑھ لینا۔ اب نصوح وہ نصوح نہین رہا تھا کہ بی بی کو ایسی بے وقعتی کے ساتھ نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے سُنتا اور اُس کو ناگوار نہوتا غصہ تو آیا مگر پھر اپنے جی مین سمجھا کہ بی بی کا کچھ قصور نہین جس کا شوہر بیدین ہو اُس کے ایسے ہی خیالات ہونے چاہئین۔ تمام تر میری ہی خطا ہے اور ایک میری بیدینی نے سارے گھر کو تباہ کر رکھا ہے بیوی سے ہی خیالات ہونے چاہئین۔ تمام تر میری ہی خطا ہے اور ایک میری بیدینی نے سارے گھر کو تباہ کر رکھا ہے بیوی سے اُسوقت ردوکد کرنا مناسب نہ سمجھکر اتنا ہی کہا کہ افسوس میری ناکارہ صحبت نے تم کو کسقدر گمراہ کر دیا ہے کہ فرض خدا کو تم نے ایک سرسری سا کام سمجھا غرض بیوی کے منع کرتے کرتے نصوح نے غسل کر کپڑے بدل نماز پڑھی۔ آج نصوح کی یہ پہلی نماز تھی کہ اُس کو داخل عبادت کہہ سکتے ہین وہ اس طرح ہاتھ باندھے ہوئے مودب کھڑا تھا جیسے کسی بادشاہ عالیجاہ کے روبرو کوئی خونی کھڑا ہوتا ہے آنکھین زمین مین سلی ہوئی تھین ہیبت سلطانی اسپر ایسی چھا رہی تھی کہ نہ ہلتا تھا نہ جُلتا تھا بس ایک بت کی طرح بیحس و حرکت کھڑا ہوا تھا۔ عاجزی اور فروتنی اُس کے چہرے سے ظاہر تھی حکم کے مطابق کھڑا تھا لیکن جُھک جُھک جاتا تھا اور گرا پڑتا تھا غرض ایسی ایسی حرکتین اُس سے سرزد ہوتی تھین کہ خواہ مخواہ دیکھنے والون کو رحم آئے ہفتہ عشرہ تک علالت کا کسل رہا تو خدا کے فضل سے نصوح توانا و تندرست ہو گیا مگر بیماری کے بعد اُس کی عادتین بدل گئی تھین ہر وقت تو وہ سوچ مین رہتا تھا بے ضرورت بکنا بے تمیزی کے ساتھ ہنسنا لا یعنی باتون مین شریک ہونا اُس نے مطلقاً چھوڑ دیا تھا لیکن اس کے ساتھ لینت تواضع وسعت اخلاق انکسار یہ صفتین بھی اس مین آگئی تھین۔ بیماری سے پہلے اُس کی بدمزاجی اس درجہ کی تھی کہ گھر والے اُس کو ہولا سمجھتے تھے دروازے کے اندر اُس نے قدم رکھا اور کیا چھوٹے کیا بڑے سب پر ایک سہم چڑھا اگر بھولے سے کوئی چیز بیموقع پڑی رہگئی اور اُس نے دیکھ پائی سب پر ایک آفت تو ٹہاری رکھی تھین اٹکل ہی تو ہے ذرا نمک زیادہ ہو گیا یا مٹھلونا رہگیا بس اُسی روز جانو کہ گھر مین فاقہ ہوا کتنے تو بیالے شہید ہوئے کتنی رکابیون کا خون ہوا سارے محلے مین خبر ہوئی کہ آج کھانا بگڑا بچون کو بات بات مین جھڑکی بات بات مین گھرکی یا اب نصوح کے سر پر ڈھول بجاؤ کچھ خبر نہین بلکہ فہمیدہ بچون کو شوخی کرتے دیکھ خفا ہوتی اور کہتی کیسے ناہموار بچے مین باپ کا تو یہ حال ہے اور اُنھین کے کان مین جا کر شور کرتے ہین ذرا ادب نہین دیکھو اکٹھی ہی کسر نکلیگی شروع مین نصوح کا یہ انداز دیکھکر گھر والون کو بڑا کھٹکا تھا وہ جانتے تھے

کہ بیماری سے اُٹھے ہین ضرور ہے کہ پہلے سے زیادہ نازک مزاج ہو گئے ہون گے اس بلا کا غصہ
چڑہا ہے کہ کسی سے بولتے ہی نہین دیکھیے یہ قہر کسپر ٹوٹتا ہے کسکی شامت آتی ہے مگر نصوح ذرا ایسا
جلاب نہین لیا تھا کہ اُس نے خون مین ذراسی گرمی بھی رہنے دی ہو۔ لوگ بیماری سے اُٹھکر چڑچڑے
اور بدمزاج ہو جانے ہین نصوح حلیم و بُردبار نرم دل خاکسار اُٹھا تھا معاملات روزمرہ مین اُس کی
یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ جو رکھد یا سو چاؤ سے کھالیا جو دیدیا سو خوشی سے پہن لیا۔ نہ حجت۔ نہ تکرار نہ غل
نہ غپاڑہ نصوح کی عادت بدلی تو لوگون کی مدارات بھی اُس کے ساتھ بدل چلی جو پہلے ڈرتے تھے وہ
اب اس کا ادب ملحوظ رکھتے جن کو وحشت و نفرت تھی اب اُس کے ساتھ اُنس و محبت کرتے تھوڑے
ہی دنون مین گھر شور و شغب سے پاک اور لڑائی جھگڑے سے صاف ہو گیا ابتدا ٔ نصوح کو نماز وغیرہ کا
اہتمام کرتے دیکھکر گھر والون نے اچنبھا کیا تھا لیکن پھر تو ایک دوسرے پر خود بخود ایک اثر ہونے
لگا اور نصوح اسی کا منتظر تھا کہ لوگ اس طرز اجنبی سے کسیقدر مانوس اور خوگر ہولین تو اپنا انتظام شروع
کردن نصوح کی جہان اور عادتین بدلی تھین وہان ایک یہ بھی تھی کہ وہ خلوت پسند ہو گیا تھا تمام تمام
دن اکیلا بالاخانے پر بیٹھا رہتا بے بُلائے اگر کوئی جاتا تو یہ بھی نہ تھا کہ اُس سے بات چیت نکرے
مگر حتی الوسع مجمع سے الگ تھلگ رہتا تھا بعض کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید نیند بڑھ گئی ہے۔
کوئی یہ سمجھتا تھا کہ اُترنے چڑہنے کی توانائی نہین آئی مگر فہمیدہ کو اکثر جانیکا اتفاق ہوتا تھا کبھی نماز پڑہتے
دیکھا کبھی چپ بیٹھے ہوئے آخر ایک روز پوچھا کہ اکیلے تنہا چپ چاپ بیٹھے ہوئے تمہارا جی نہین
گھبراتا تھوڑی دیر کو نیچے ہی اُتر آیا کرو کہ بال بچون کی باتون مین دل بہلے مجکو گھر کے کام دہندے سے
فرصت نہین ملتی۔ نصوح۔ مین تمسے اس بات کی شکایت کرنیوالا تھا کہ جب سے بیمار ہو کر اُٹھا ہون کبھی
تم نے اتنا بھی نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا۔ کیا تم کو میری عادت مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا۔ فہمیدہ۔ راتدن
کا تفاوت زمین آسمان کا فرق اور پوچھنے کو تمہارے سر کی قسم کئی بار مُنہ تک بات آئی مگر تمہارا رنگ
ڈھنگ دیکھکر جرات نہوئی کہ پوچھون۔ نصوح۔ ڈہنگ کیسا۔ فہمیدہ۔ بُرا ماننے کی بات نہین مزاج
تمہارا سدا کا تیز ہے یون ہی ہم سب لوگ تمسے ڈرتے رہتے ہین جب سے بیمار ہو کر اُٹھے سب کو خوف تھا
کہ ایک کریلا دوسرے نیم چڑھا پہلے ہی سے بلا کا غصہ ہے اب بیماری کے بعد کیا ٹھکانا ہے۔ ادہر تم کو
دیکھا تو کسی کی طرف ملتفت نہ پایا سمجھے کہ ضرور طبیعت برہم اور مزاج نادرست ہے پھر کس کی جرأت

کس کو اتنی ہمت کہ پوچھے دریافت کرے ۔نصوح ۔کیون صاحب کبھی تم نے مجکو میرے مزاج کی خرابی پر متنبہ نہ کیا ۔فہمیدہ ۔تنبیہہ کرنا در کنار بات کرنے کا تو یارا ہی نتھا ۔نصوح ۔لیکن ان دنون مین تو کسی پر ناخوش نہین ہوا ۔فہمیدہ ۔گھر بھر کو اس کا تعجب ہے ۔نصوح ۔آخر لوگ اس کا سبب کیا قرار دیتے ہین ۔فہمیدہ ۔لوگ تو کہتے ہین کہ وبا مین کثرت سے لوگون کو مرتے دیکھا اپنے گھر مین تین موتین ہو گئین خود بیمار پڑے اور خدا کے گھر سے پھر کر آئے ۔دلمین ڈر بیٹھ گیا ہے تمہارے بڑے صاحبزادے یہ تجویز کرتے ہین کہ ڈاکٹر نے جو اسہال بند کرنیکی دوا دی دماغ مین گرمی چڑھ گئی ہے بہرکیف سب کی یہی رائے ہے کہ علاج کرنا چاہیے ۔نصوح ۔نہ گرمی ہے نہ خلل دماغ ہے خوف البتہ ہے ۔فہمیدہ ۔مرد ہو کر تم اتنے ڈر گئے ۔آخر ہم سب بھی تو اسی آفت مین تھے ۔نصوح ۔تم ہرگز اس آفت مین نہ تھین ۔فہمیدہ ۔یعنی یہ کہ مینے ہیضہ نہین کیا لیکن تمہارا ہیضہ کرنا مجکو اپنے مرنے سے زیادہ شاق تھا ۔نصوح ۔نہین ہیضہ کرنیکی بات نہین بیماری اگرچہ ظاہر مین سخت تھی مگر مین تم سے کہتا ہون کہ شروع سے آخر تک میرے ہوش و حواس سب درست تھے تمہاری ساری باتین مین سنتا اور سمجھتا تھا ۔ابتدائے علالت مین جو تم لوگون نے ہیضہ امتلائی تجویز کیا پھر صبح کو حکیم صاحب تشریف لائے اور میری کیفیت تم نے اُن سے بیان کی پھر ڈاکٹر آئے انھون نے دوا پلائی مجکو سب خبر ہے جب تم لوگون نے ڈاکٹر کے کہنے سے مجکو علیحدہ دالان مین لٹایا تو مجکو غنودگی سی آگئی اور مین نے اپنے تئین دوسرے جہان مین دیکھا ۔اس کے بعد نصوح نے خواب کا سارا ماجرا حرف بحرف بی بی سے بیان کیا ۔مردون کی نسبت عورتون کے دلون مین نرمی اور رقت زیادہ ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مذہبی تعلیم عورتون مین جلد اثر کرتی ہے ۔فہمیدہ نے جو میان کا خواب سُنا اسقدر خوف اُسپر طاری ہوا کہ قریب تھا کہ غش آجائے ۔نصوح ۔اگرچہ تنہائی مین اپنے گناہون پر تاسف کرکے ہر روز دو چار مرتبہ رو لیا کرتا تھا اور ظاہر مین نہین بھی روتا تھا تو اندر سے ہر وقت اُس کا دل رونا رہتا تھا اب بی بی کی ہمدردی اور ہمدمی کا سہارا پا کر تو اتنا رویا کہ گھگھی بندھ گئی ۔فہمیدہ پہلے ہی خوف زدہ ہو رہی تھی میان کا رونا اُس کے حق مین اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ہوا اس نے بھی بلبلا کر رونا شروع کیا پھر تو دونون میان بی بی ایسا روئے کہ ساونن بھادون کا سمان بندھ گیا وہ بھی ایک عجب وقت تھا کہ دو میان بی بی اپنے اپنے گناہون کو یاد کرکے رو رہے تھے ۔آخر نصوح نے اپنے تئین سنبھالا اور بی بی سے کہا کہ دنیا مین اگر کوئی چیز رونے کے قابل ہے تو میرے نزدیک گناہ اور خدا کی نافرمانی ہے

اور بس۔ کیونکہ کوئی مصیبت کوئی آفت گناہ سے بڑھ کر نہین دنیا کے نقصان پر رونا بیفائدہ دیدے کھوتا ہے
مگر گناہ پر رونا گویا داغ الزام کو دہونا ہے رونا کفارہ معصیت ہے رونا گناہ گار کے لیئے بہترین معذرت ہے
رونا رحمت کی دلیل اور مغفرت کا کفیل ہے لیکن ہم کو اپنی آیندہ زندگی کا انتظام بھی کرنا ضرور ہے۔
ندامت وہی سند ہے کہ افعال مابعد مین اُس کا اثر ظاہر ہو توبہ وہی پکّی ہے کہ آدمی جو دل مین سوچے
یا منہ سے کہے ویساہی کر دکھائے۔ فہمیدہ۔ لیکن اتنی عمر اس خرابی مین بسر کی اب نجات و مغفرت کی
کیا امید ہے مین تو جانتی ہون کہ ہمارا مرض علاج سے باہر در گزرا۔ نصوح۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا
بھی کفر ہے وہ بے نیاز بڑا غفور رحیم ہے کچھ اُس کو ہماری عبادت کی پروا نہین۔ اگر روے زمین کے تمام
آدمی اُسکی نافرمانی کرین تو اُس کی ابدی اور دائمی سلطنت مین ایک سر مو برابر بھی فرق نہین آئے گا
اور اسی طرح اگر تمام زمانہ فرشتہ سیرت ہو جائے اور سارے آدمی شبانہ روز مصروف عبادت رہین تو اُسکی
عظمت اور کبریائی مین ایک رائی کے دانہ کی قدر بھی زیادتی اور افزونی نہو گی اگر خدا کو اپنی پرستش اور
عبادت ہی کرانی ہوتی تو وہ نافرمان گنہگار سرکش متمرد انسان کی جگہہ فرشتے پیدا کر سکتا تھا پھر یہ باتین جو ہم پر
فرض و واجب کی گئی ہین ہماری ہی اصلاح ہماری ہی بہبود کے لیے اور اس مین بھی شک نہین کہ
اُس مین پرلے سرے کا رحم اور غایت درجہ کا حلم ہے لاکھ گناہ کرو جہان عجز و الحاح کیا منت اور سماجت
سے پیش آئے بس پھر کچھ نہین ؎ اگر خشم گیرد بکردار زشت ✤ چو باز آمدی ماجرا در نوشت ✤ وہ معبود
جابر نہین سخت گیر نہین کینہ ور نہین مگر ہے کیا کہ غیور بڑا ہے اس کی مطلق برداشت نہین کہ کسیکو اُس کا
شریک خدائی گردانا جائے۔ فہمیدہ۔ کتناہی عفو و درگذر کیون نہو مگر اپنے گناہون کی بھی کچھ انتہا ہے۔
ماں باپ کو جیسے اولاد کی مامتا ہوتی ہے ظاہر مگر دیکھو کلیم کی حرکتون سے میرا تمہارا دونون کا جی آخر کو
کھٹا ہو ہی گیا کتنی برداشت کہانتک چشم پوشی۔ نصوح۔ خدا کی پاکیزہ اور کامل صفتون کو آدمی کی ناقص و ناتمام
عادتون پر قیاس کرنا بڑی غلطی ہے۔ تمام دنیا کے ماں باپون کو اولاد کی محبت ہے وہ ایک شمہ ہے
اُس عنایت اور لطف و شفقت بے منت کا جو خداوند کریم ہر حال مین اپنے بندون پر فرماتا ہے گناہ
اور نافرمانی انسان کے خمیر مین ہے۔ اگر بندون کے گناہ پر اُس کو نظر ہوتی تو ہر متنفس کشتنی اور گردن زدنی
تھا دنیا کا ہیکو بستی لیکن۔ اللہ رے درگذر۔ گناہ بھی ہو رہے ہین اور رزق کا راتب جو سرکار سے
بندہا ہے موقوف ہونا کیسا کبھی ناغہ بھی تو نہین ہوتا سانس لینے کو ہوا طیار پینے کو پانی موجود

آرام کرنے کو رات کام کرنے کو دن رہنے کو مکان وہی چاند وہی سورج وہی سامان وہی زمین وہی آسمان وہی برسات وہی فواکہ و نباتات جملہ اعضا ہاتھ پاؤن آنکھہ کان اپنی اپنی خدمت پر مستعد نہ ماندگی نہ کسل نہ تکان - پس جبکہ خدا ایسے ایسے گناہ اور ایسی ایسی نافرمانیون پر نیکی سے نہین چوکتا تو یہ بات اُس کی ذات ستودہ صفات سے بہت ہی مستبعد معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی درگاہ مین معذرت کیجائے اور نہ بخشے توبہ کیجائے اور قبول نکرے - اُسی وقت میان بی بی دونون نے دعا کیواسطے ہاتھ پھیلائے گڑگڑا گڑگڑا کر اپنے اور ایک دوسرے کے گناہون کی مغفرت چاہی اِسکے بعد فہمیدہ مسرت و اطمینان کی سی باتین کرنے لگی مگر نصوح کی افسردہ دلی بدستور باقی تھی تب فہمیدہ نے پوچھا کہ جب توبہ کرنیسے گناہون کا معاف ہوجانا یقینی ہے اور آیندہ کے واسطے ہم عہد کرتے ہین کہ پھر ایسا نکرینگے تو کیا وجہ ہے کہ تم اداس ہو۔ نصوح ایمان خوف و رجا کا نام ہے - توبہ کا قبول کیا جانا کچھہ ہمارا استحقاق نہین خدا تعالیٰ نہ قبول کرے تو ہمکو نہ مقام گلہ ہے نہ محل شکایت آیندہ کے عہد پر بھی کیا بھروسہ ہوسکتا ہے - انسان مخلوق ضعیف البنیان ہے غفلت اُسکی طینت ہے اور نافرمانی اُسکی طبیعت خدا ہی توفیق خیر دے تو عہد کا نباہ اور وعدہ کا ایفا ممکن ہے ورنہ آدمی سے کیا ہوسکتا ہے ؎ کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا + ہم کیا ہین کہ کوئی کام ہمسے ہوگا + جو کچھہ ہوا ہوا کرم سے تیرے + جو کچھہ ہوگا ترے کرم سے ہوگا + اور میری افسردگی کی ایک وجہ اور ہے کہ کسی طرح اُس سے میرا قلب مطمئن نہین ہوتا - فہمیدہ - وہ کیا - نصوح - وہ یہ ہے کہ مین تو بگڑا ہی تھا مین نے اِن بچون کو کیسا غارت کیا میری دیکھا دیکھی یہ بھی گئے گزرے ہوئے تم دیکھتی ہو کہ چھوٹے بڑے سب ایک رنگ مین ہین کسی کو بھی دینداری سے مس ہے کوئی بھی خداپرستی کیطرف رغبت رکھتا ہے اور رغبت ہو تو کہان سے ہو نہ تو گھر مین دین و مذہب کا چرچا کہ خیر دوسرون کو دیکھکر آدمی نصیحت پکڑے نہ کوئی کہنے اور سمجھانے والا کہ نیک و بد کا امتیاز سکھائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ مین اُنکی تباہی اور خرابی مین ہر طرح کی مدد کرتا رہا افسوس ہے کہ مین نے ان کے حق مین کانٹے بوئے ان کے ساتھ دشمنی کرتا رہا اور جانا کہ مین ان کی بہتری چاہتا ہون - مین جو غور کرتا ہون تو کھیل کود کی جتنی عادتین ہین حقیقت مین اُن کا بانی اور معلم مین ہون مینے انکا جی بہلانیکو کھلونے اور لنکوے لے لے دیئے مین اُنکی خوش کرنیکی نظر سے بازار ساتھ لے لے گیا مینے اُن کو دام دے دیکر بازاری سودون کی چاٹ لگائی جانور پالنے اِن کو سکھائے میلے تماشے ان کو مین نے دکھائے

خوش وضعی خوش لباسی کی لت ان کو مینے ڈلوائی - مین خود عیب مجسم ایک بڑا نمونہ ان کے پیش نظر تھا جو کچھ یہ کرتے ہین ماں کے پیٹ سے لیکر نہین آئے مجھ سے سیکھا میری تقلید کی مین ہرگز اس نعمت کے لائق نہ تھا کہ مجکو بچون کا باپ بنایا جائے مین کسی طرح اس عنایت کے شایان نہ تھا کہ مجکو بھری کنبے کی سرداری ملے یہ بھی میرے نصیبون کی شامت اور انکی بدقسمتی تھی کہ انکی پرداخت مجکو سپرد ہوئی - افسوس سن تمیز کو پہونچنے سے پہلے یہ یتیم کیون نہین ہو گئے شیرخوارگی ہی مین میرا سایۂ زبون ان کے سر پر سے کیون نہین اٹھا لیا گیا کہ کوئی دوسرا انکی تربیت کا متکفل ہوتا جو اپنی خدمت کو مجھ سے بدرجہا بہتر انجام دیتا غضب ہے کہ یہ اشراف کے بچے کہلائین اور پاجیون کی سی عادتین رکھین مجکو اب انکی شکل زہر معلوم ہوتی ہے - صورت - سیرت - ظاہر - باطن - ایک سے ایک خراب ایک سے ایک بدتر ایک نابکار کو دیکھو کہ وہ ماش کے آٹے کی طرح ہر وقت اینٹھا ہی رہتا ہے کبھی سینہ پر نظر ہے کبھی بازوؤن پر نگاہ ہے آدم زاد ہو کر لقا کبوتر کا پٹھا بنا پھرتا ہے اتنا اکڑتا ہے کہ گردن گدی مین جا لگی ہے کپڑے ایسے چست کہ گویا بدن پر سئے گئے ہین چھاتی پر انگرکھے کے بند ہین گھٹنون تک پاجامے کی چوڑیان پڑی ہین دیوالے برابر ٹوپی ہے کہ خود بخود گری پڑتی ہے - دوسرا ناہنجار صبح اٹھا اور کبوتر کھول باپ دادے کا نام اچھالنے کو ٹھے پر چڑھا پھر سوا پہر دن چڑھے تک کوٹھے پر دھما چوکڑی مچائی مارے باندھے مدرسے گیا عصر کے بعد پھر کوٹھے اور کنکوا ہے شام ہوئی اور شطرنج بچھا اتوار کو مدرسے سے چھٹی ملی تو بیٹرین لڑائین تیسرے نالائق بڑے میان سو بڑے میان چھوٹے میان سبحان اللہ محلہ نالان ہمسائے عاجز اس کو مارا اس کو چھیڑا چارون طرف ایک تراہ تراہ مچ رہی ہے غرض اس طرح کے بے سرے بچے ہین - ناہموار - آوارہ - بے ادب بے تمیز - بے غیرت بے حیا - بے ہنر - بدمزاج - بدزبان - بدوضع کہ چند روز سے دیکھ دیکھ کر میری آنکھون مین خون اترتا ہے - ان کی حرکات وسکنات نشست وبرخاست کوئی بھی تو بھلے مانسون کی سی نہین گالی دینے مین ان کو باک نہین فحش بکنے مین ان کو تامل نہین قسم انکا تکیہ کلام ہے نہ زبان کو روک ہے نہ منہ کو لگام ہے - انکی چال ہی کچھ عجیب طرح کی اکھڑی اکھڑی ہے کہ بے تہذیبی ان کی رفتار سے ظاہر ہے - رہین لڑکیان مین تسلیم کرتا ہون کہ ان مین اسطرح کے عیوب نہون گے جو لڑکون مین ہین لیکن ساتھ ہی اس کے مجکو اس کا یقین ہے کہ دیندارانہ زندگی تو کسیکی بھی نہین ان کو بھی

اکثر گڑیون مین مصروف پاتا ہون یا گنبے مین کوئی تقریب ہونیوالی ہوتی ہے تو کپڑون کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھتا ہون لڑکے گالیان بہت بکتے ہین تو لڑکیان کوسنے کثرت سے دیا کرتی ہین قسم کھانے مین جیسے وہ بیباک ہین یہ بھی بیدھڑک ہین۔ بہرکیف کیا لڑکے کیا لڑکیان میرے نزدیک تو دونون کچھ ایک ہی طرح کے ہین ان سب کی یہ تباہ حالت دیکھکر مین زہر کے سے گھونٹ پیکر رہجاتا ہون مگر پھر دیکھتا ہون تو ان کا کچھ بھی قصور نہین خطا اگر ہے تو میری ہے اور تمہاری آن کے عیوب پر جھڑکنا اور ملامت کرنا کیسا ہم نے کبھی اِن کو روکا ٹک بھی نہین۔ فہمیدہ۔ تم تو باہر کے اُٹھنے بیٹھنے والے ٹھہرے اس مین تو میرا ہی سرا سر قصور ہے بچے ابتدا مین ماؤن ہی سے زیادہ مانوس ہوتے ہین اور ماؤن ہی کی خو بو پکڑتے ہین بلکہ تم جب کبھی ان کو نصیحت کرتے اور کسی بات پر گھر کتے تو مین اُلٹی اُن کی حمایت لیتی تھی ان سب کو مین نے خراب کیا اور اس کا الزام بالکل میری گردن پر ہے نصوح بیشک تم نے بھی اُن کی اصلاح مین کوشش نہین کی لیکن پھر بھی مین باپ تھا تم سے اُن کی پرورش متعلق تھی اور مجھسے ان کی اصلاح و تہذیب۔ فہمیدہ۔ ہان مین نے انکے بدنون کو پالا اور اُن کی روحون کو تباہ اور ہلاک کیا میری ہی بیہودہ محبت نے ان کی عادتین بگاڑین میرے ہی نامعقول لاڈ پیار نے ان کے مزاجون کو گندہ ان کی طبیعتون کو بے قابو بنایا۔ نصوح لیکن اگر مین اپنے کام پر آمادہ و سرگرم ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ مین کہون اور نہ سنین مین چاہون اور نہ کرین آخر مین انپر ضابطہ تھا مین انپر ہر طرح کی قدرت رکھتا تھا اور نہ صرف اُنپر بلکہ تم پر اور سارے گھر پر۔ فہمیدہ۔ پھر بھی جسقدر ان کی بُرائیان مجھپر ظاہر ہوتی رہتی تھین اُن کا شاید دسوان حصہ بھی تم پر منکشف نہوتا ہوگا جان بوجھکر میری عقل پر پردہ پڑگیا دیکھتے بھالتے مین اندہی بنی رہی۔ اب بھی جو جو خرابیان ان کی مین جانتی ہون تمکو معلوم نہین دیکھو لڑکیان ہی ہین۔ کہ تم گڑیان کھیلتے اور کپڑون کا اہتمام کرنیکے سوائے انکے حالات سے محض بیخبر ہو مین ہی جانتی ہون کہ ان کے مزاجون مین کیا کیا خرابیان ہین ان کی عادتون مین کیسے کیسے بگاڑ ہین۔ نصوح۔ پھر آخر کیا کرنا ہوگا۔ فہمیدہ۔ میرے گمان مین ان بچون کی اصلاح تو اب ہمارے امکان سے خارج ہے۔ نصوح۔ البتہ ناممکن نہین تو نہایت دشوار ہونے مین بھی کچھ شک نہین۔ فہمیدہ۔ دشوار نہ تم ہی کہو۔ آسمان مین تھگلی کا لگانا ممکن ہے۔ اور انکی اصلاح ممکن نہین ادہر کی دنیا اُدہر ہوجائے

مگر یہ درست ہونیوالے نہین کیا تم نہین دیکھتے کہ کلیم ایک ایکبات کے سو سو جواب دینے کو موجود ہے اور ایک کلیم پر کیا الزام ہے جتنے بڑے ونتنے کرکے جتنے چھوٹے ویتنے کھوٹے۔ نصوح۔ تو کیا ان کو اسی گمراہی مین رہنے دین کہ اور بدتر ہون ان کو باختیار خود چھوڑ دین کہ پیٹ بھر کر خراب ہون۔ فہمیدہ۔ بڈھے طوطون کا پڑہانا پکی لکڑی کا لچانا تم سے ہو سکے تو بسم اللہ کیا خدانخواستہ مین مانع و مزاحم ہون مگر مین ایسی آن ہونی کا بیڑا نہین اُٹھاتی ایاز قدر خود بشناس۔ مین خوب جانتی ہون کہ بیٹون کی نظرون مین میرا کتنا وقر ہے بیٹیان کتنا میرا ادب لحاظ کرتی ہین رشتہ مین مان ضرور ہون مگر افتاد سے مجبور ہون کوئی میرے بس کا نہین۔ نصوح۔ لیکن تم خود کہتی تھین کہ بچون کی اصلاح تم پر فرض تھی اور جب تک مادری اور فرزندی کا تعلق باقی ہے وہ فرض تمہاری گردن پر لدا ہے۔ مین نے ایک دن بڑے سویرے نہین معلوم کس بچے کو چاہا کہ باہر حکیم کو لیجا کر دکھا دون تم اُس وقت اُس کا مُنہ دھلانیکو اُٹھین مین جلدی کرتا تھا اور تم کہتی تھین کہ ذرا صبر کرو منہ دُھلا دون کرتہ پہنا دون اسحالت سے لیجاؤ گے تو حکیم صاحب کیا کہینگے کہ گھر والی کیسی پھوہڑ ہے کہ بچون کو ایسا ناصاف رکھتی ہے بیشک وہ بات تمہاری بہت معقول تھی لیکن جب یہ تمہارے بچے گندی روح اور ناپاک دل لیکر خدا کے حضور مین جائین گے تو کیا تم پھوہڑ نہین بنوگی وہان یہ معذوری اور مجبوری کچھ نہین سُنی جائیگی علاوہ اس کے کیونکر تمہاری محبت اقتضا کرتی ہے کہ تم اپنے فرزندون کو مبتلائے مصیبت دیکھو اور اُن کو اس مصیبت سے نکالنے کی کچھ تدبیر نہ کرو۔ اسواسطے کہ وہ مصیبت اُنپر بہت دنون سے اور میرے تمہارے سبب سے ہے کیا مدت کے بیمار کو دوا نہین دیتے پُرانے ناسور کا علاج نہین کرتے۔ اولاد کی اصلاح مان باپ پر فرض ہے اگر اس فرض کو ہم نے غفلت اور بیوقوفی سے ابتک ادا نہین کیا تو کیا ضرور ہے کہ آیندہ بھی معصیت ترک فرض مین گرفتار رہین۔ فہمیدہ۔ کچھ مجکو انکار نہین گریز نہین مین یہ کہتی ہون کہ بچون کی اصلاح ہم پر فرض نہ تھی یا اب نہین ہے بلکہ مجکو ان کی اصلاح سے یاس کلی ہے اور مین جانتی ہون کہ انکی اصلاح و تہذیب اور تادیب و تعلیم مین کوشش فضول ہے سعی عبث تدبیر بے سود محنت رائگان بھلا کہین ٹھنڈے لوہے بھی پٹنے سے درست ہوئے ہین۔ نصوح۔ آہا لیکن ہم پر اسقدر لازم ہے کہ کوشش کرین اور نتیجہ کا مترتب ہونا اثر کا پیدا کر دینا ہمارا کام نہین یہ خدا کے اختیار مین ہے

اور کون جانے کہ خدا ہمارے ارادے مین برکت ہماری تدبیرون مین تاثیر دے اور یہ درست
ہو جائین تو کیا تم کو مسرت نہوگی۔ کوشش مین ناکام رہنا اور مطلقاً کوشش نہ کرنا ان دو باتون مین
زمین و آسمان کا فرق ہے انجام دونون کا ایک ہو مگر کوشش کرنا ہمارے لیے ایک وجہ برات
ہے۔ فہمیدہ۔ اس بات کا فیصلہ میرے اور تمہارے درمیان مین ہونا ممکن نہین اسواسطے کہ
میری حالت اور ہے اور تمہاری حالت اور۔ اول تو بچون پر تمہارا رعب داب ہے تم سے
پھر بھی ڈرتے ہین اور میرے ساتھ تو سب کے سب اس قدر گستاخ ہین کہ بیٹیان تو خیر مجکو برابر
کی سہیلی سمجھتی ہین بیٹے تو اتنا بھی نہین جانتے کہ یہ کون بلا ہے اور کیا لگتی ہے دوسرے تم کو اپنے
بچون کی کیفیت بخوبی معلوم نہین اور مین اُن کے رگ و ریشے سے واقف ہون۔ نصوح۔ یہ
سب سچ ہے لیکن تمہاری تمام باتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اب ان کی اصلاح بڑا مشکل کام ہے
فہمیدہ۔ پھر تم نے بات کو بدلا مین نے اپنے منہ سے مشکل بھی نہین کہا مین شروع سے ناممکن
اور محال ہی کہے جاتی ہون۔ نصوح۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنی دیر سے مین تمہارے
ساتھ بک رہا ہون اور تم نہین سمجھتین کیون صاحب ناممکن اور محال کیون ہے۔ فہمیدہ
اگر تم کہو تمہاری خاطر سے مان لون لیکن چونکہ تم میری راے پوچھتے ہو تو مین بیشک ناممکن اور
محال ہی سمجھتی ہون اور وجہ یہ کہ ان کی عادتین راسخ ہوتے ہوتے طبیعت ہو گئی ہین برابر کے
بیٹے برابر کی بیٹیان مار ہم نہین سکتے جھڑک ہم نہین سکتے جھڑکین بھی تو کیا کر سکتے بھلا پھر ان عادتون کو
جن کے وہ مدتون سے خوگر ہو رہے ہین کیونکر چھڑا دین گے۔ نصوح۔ تو تمہارا مطلب یہ ہے
کہ کوئی تدبیر کارگر سمجھ مین نہین آتی اور جو سمجھ مین آتی ہے وہ کارگر نہین معلوم ہوتی۔ فہمیدہ۔ وہ
ایک ہی بات ہے۔ نصوح۔ اس سے مجکو بھی انکار نہین کہ معمولی تدبیرین اب محض بے
سود ہین مادہ سخت ہے تو جلاب بھی کوئی بڑا کڑا ہی دینا ہوگا۔ جو کام پہلے ایک بات سے
نکلتا اب جوتی لات سے بھی نکلنے کی امید نہین۔ فہمیدہ۔ لیکن اگر بچون کے ساتھ سختی برتو گے
تمام دُنیا تھُڑی تھُڑی کرے گی اور سختی سے بچون کے دلون مین دونی ضد اور نفرت پیدا
ہوگی۔ نصوح۔ اگر مین یہ سمجھون کہ مین اپنے ذمہ کا ایک فرض ادا کرتا ہون تو دُنیا کے کہنے
کی انشاء اللہ مجکو مطلق پروا نہوگی لوگون کو اختیار ہے جو چاہین سمجھین اور جو چاہین سو کرین لیکن

سختی خود میرے نزدیک ایک تدبیر نامناسب ہے اور مین خوب سمجھتا ہون کہ بڑے لڑکے کسی طرح سختی کی برداشت نہین کر سکتے اور اُن کے ساتھ خشونت اور درشتی سے پیش آؤنگا تو بالکل اُلٹا اثر ہوگا اور جبکہ مین خود اُن کی خرابی کا باعث ہوا ہون تو سختی کا مین سزاوار ہون نہ وہ۔ فہمیدہ۔ بھلا پھر سختی کروگے نہین اور نرمی سے کام نکلتا نہین اسی نرمی نے تو ان کو اس ہدرّے تک پہنچایا تو آخر وہی بات ہوئی کہ ہونا ہوا نا کچھ بھی نہین ناحق کا دردسر ہے۔ نصوح۔ مین اس شعر پر عمل کرون گا ؎

درشتی و نرمی بہم در بہ است ❊ چو رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ ہست

نرمی کی جگہ نرمی اور سختی کے محل پر سختی اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ انشاء اللہ مین اپنے ارادے مین کامیاب ہونگا آخر آدمی کے بچّے ہین بات کو سمجھتے ہین عقل رکھتے ہین جب اُنھین کے فائدے کی بات اُن سے کہونگا تو کب تک نہ سمجھین گے اور سختی تو بس اسیقدر عمل مین لاؤنگا کہ یہ بات بخوبی اُن کے ذہن نشین کرونگا کہ جو میرے کہے کا نہین مین اُس کا اور وہ میرا شریک رنج و راحت نہین یہی کہونگا اور انشاء اللہ یہی کر دکھاؤنگا مگر بے تمہاری مدد کے یہ ارادہ پورا نہین ہو سکتا۔ فہمیدہ۔ مین دل و جان سے مدد کرنے کو موجود ہون مین جانتی ہون کہ تم اُنھین کی بہتری کے واسطے کہتے اور کرتے ہو اپنی اولاد کا فائدہ ہوتے سہاتے اگر مین کوتاہی کرون تو مان کاہے کو ہوئی ڈائن ہوئی۔ نصوح۔ تم میری شریک حال رہو تو مجکو ہر طرح کی تقویت ہے مین جانتا ہون کہ بچے بات بات مین تمہارا آسرا تمہارا سہارا پکڑتے ہین گو میری بی بی مگر معاملات خانہ داری مین میرے کل فیصلون کی اپیل تمہارے یہان ہوتی ہے مین تم کو الزام نہین دیتا اسواسطے کہ تم سے زیادہ مین خود ملزم ہون لیکن بچّون مین سے جسکو تم نے زیادہ پیار کیا وہی زیادہ خوار ہوا ہر چند مین نے کوشش کی کسی امر ہی کیواسطے نہین بلکہ معمولی پڑھنے لکھنے کیواسطے مگر جبتک تمہاری تائید نہین ہوئی ایک نہ چلی۔ فہمیدہ۔ لیکن اب وہ کیفیت نہین ہے جب تک چھوٹے تھے مجکو مان سمجھتے تھے اور مین اُن کی فریاد لیتی تھی حمایت کرتی تھی اب ہر ایک اپنے دل کا بادشاہ ہے لڑکون سے تو کچھ تعلق ہی نہین رہا ہفتون بات چیت کرنیکا اتفاق بھی نہین ہوتا۔ پکارتی کی پکارتی رہجاتی ہون مُنہ پھیر کر بھی نہین دیکھتے لڑکیان البتہ

کہاں جائیں اور کس کے پاس جائیں گھر ہی میں بیٹھی کھیلا کرتی ہیں میں گھر کے کام دھندے میں لگی رہتی ہوں لیکن پھر بھی جہاں تک تمہارے نیک ارادے ہیں کہ خدا اُس کو پورا کرے مجھ سے مدد مل سکتی ہے تم دیکھ لینا انشاء اللہ اپنے مقدور بھر اُٹھا نہ رکھوں گی۔ نصوح۔ بھلا چھوٹے چھوٹے بچوں کو تو سنبھال لوگی۔ فہمیدہ۔ اُن کا درست کر لینا کیا مشکل ہے یہ تو موم کی ناک ہیں جدھر کو پھیر دو پھر گئے بلکہ شاید ان کو منہ سے کہنے کی بھی ضرورت نہو بچوں کا قاعدہ ہے کہ جیسا بڑوں کو کرتے دیکھتے ہیں خواہ مخواہ اُس کی نقل کرنے لگتے ہیں ابھی تھوڑی دیر ہوئی حمیدہ نے مجکو رُلا رُلا دیا ہے کیا تو اُس کی چھ برس کی بساط ہے مگر مغز سے اُتار کر بڑے بوڑھوں کی سی باتیں کرتی ہے۔ نصوح۔ کیا ہوا تھا۔

فصل سوم

فہمیدہ اور منجھلی بیٹی حمیدہ کی گفتگو

فہمیدہ۔ تم کو جواب چند روز سے نماز پڑھتے دیکھتی ہے تو پرسوں مجھسے پوچھنے لگی کہ اماں جان دن میں کئی مرتبہ ابا جان ہاتھ مُنہ دھوکر یہ کیا کیا کرتے ہیں پہلے دیر تک بڑے ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں چپکے چپکے کچھ باتیں کرتے جاتے ہیں پھر جُھکتے ہیں پھر مُنہ کے بل گر پڑتے ہیں میں۔ بیٹی نماز پڑھتے ہیں۔ حمیدہ۔ اماں جان نماز کیا۔ نماز کو اس استعجاب کے ساتھ پوچھنا یہ پہلی چُٹکی تھی کہ اُس نے میرے دل میں لی۔ میں۔ بیٹی خدا کی عبادت کو نماز کہتے ہیں۔ حمیدہ۔ اماں جان خدا کیا چیز ہے اور عبادت اُس کی کون ہے اس کا بھولے پن سے پوچھنا تھا کہ میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں۔ کیوں کیا تم خدا کو نہیں جانتیں۔ حمیدہ۔ میں سب لوگوں کو خدا کی قسم کھاتے سُنتی ہوں اور جب کبھی اماں جان تم خفا ہوتی ہو تو کہا کرتی ہو کہ خدا کی مار اور تجھسے خدا سمجھے شاید خدا بیچا کو کہتے ہیں مگر بیچا ہوتی تو اُس کی قسم نہ کھاتے۔ میں۔ حمیدہ توبہ کرو توبہ خدا بیچا نہیں ہے خداوند ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی روزی دیتا ہے وہی جِلاتا ہے وہی مارتا ہے وہی پالتا ہے۔ حمیدہ۔ کیا اماں جان تم کو بھی خدا ہی نے پیدا کیا ہے۔ میں۔ ہاں مجکو بھی۔ حمیدہ اور ابا جان کو بھی۔ میں۔ ہاں تمہارے ابا جان کو بھی۔ حمیدہ۔ اور ننّی بوا کو بھی۔ میں۔ ہاں ننّی بوا کو بھی۔ حمیدہ۔ اماں جان کیا ہر روز ہمارے گھر میں کھانا نہیں پکتا۔ میں۔ کیوں نہیں پکتا۔ حمیدہ۔ پھر

تم تو کہتی ہو کہ خدا سب کو کھانے کو دیتا ہے۔ ہین۔ اللہ میان پانی برساتے ہین اللہ میان غلّہ اور میوے اور ترکاریان ہم لوگون کے واسطے زمین مین اُگاتے ہین وہی ہم سب لوگ کھاتے ہین حمیدہ ننّی بوا کو تو امان جان تم دودھ پلاتی ہو۔ ہین۔ دودھ بھی اللہ میان ہی اُتارتے ہین تمہاری ہی دفعہ اسی دودھ کے پیچھے برسون مصیبت اُٹھائی چھٹی تک لغارون دودھ تھا چھٹی نہا کر اُٹھی کہ یکایک جاڑا چڑھا بخار آیا تو کس شدّت کا کہ الامان تمام بدن سے آنچ نکلتی تھی وہ پہر بھر کا بخار آنا اور دودھ کا تاؤ کھا جانا پھر بہتیری ستاور بھائی زیرہ پیا حکیم کا علاج کیا تمہارے دادا جان خدا جنّت نصیب کرے ہر روز صبح کو طشتری لکھ دیا کرتے تھے مگر کچھ ایسی گھڑی کا سوکھا تھا کہ پھر نہ اُترا پر نہ اُترا جب دیکھا کہ بچّی بھوک کے مارے پھڑک کے چلی جاتی ہے ناچار انّا رکھی اور وہ عذاب اُٹھائے کہ خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے خدا نے زندگی بخشی تھی کہ تم پل گئین۔ حمیدہ۔ تو اللہ میان بڑے اچھے ہین ہم سب کو کھانے کو دیتے ہین ہماری ننّی بوا کے واسطے دودھ اُتارتے ہین لیکن اماں جان اللہ میان سے ہمارا کچھ رشتہ ناتا ہے کہ اتنے سلوک کرتے ہین۔ ہین۔ رشتہ ناتا یہ کہ ہم اُن کے بندے ہین مرد اُن کے غلام ہین عورتین اُن کی لونڈیان ہین۔ حمیدہ۔ لونڈی غلامون کے ساتھ اتنا سلوک کہ کوئی اپنے بچّون کے ساتھ بھی نہین کرتا لیکن لونڈی غلام تو اپنے مالک کی خدمت کرتے ہین ٹہل کرتے ہین ہم اللہ میان کا کونسا کام کرتے ہین۔ ہین۔ یہی نماز جو تم نے اپنے باپ کو پڑھتے دیکھی اور جسکو عبادت کہتے ہین حمیدہ ہان نماز اللہ میان کا کام ہے تو سبھی کو نہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ لونڈی غلام سب ہین اللہ میان کی دی ہوئی روٹی سب کھاتے ہین۔ ہین۔ بیشک خدا کی عبادت سب پر فرض ہے۔ حمیدہ۔ اماں جان تم تو نماز نہین پڑھتین کیا تم اللہ میان کی لونڈی نہین ہو اور کیا تم اُس کی دی ہوئی روٹی نہین کھاتین۔ حمیدہ نے جو سادہ دلی اور بھولے پن سے یہ الزام دیا مجکو اسقدر شرم آئی کہ زمین پھٹ گئی ہوتی تو سما جاتی۔ ہین۔ لونڈی بیشک ہون اور خدا ہی کی دی ہوئی روٹی کھاتی ہون لیکن کیا بعضی لونڈیان نکمّی اور کام چور اور نمک حرام اور بے غیرت نہین ہوتین ویسی ہی اللہ میان کی ایک لونڈی مین ہون۔ حمیدہ۔ ابّا جان بھی تو اب بیماری سے اُٹھکر نماز پڑھنے لگے ہین کیا اس سے پہلے وہ خدا کی دی ہوئی روٹی نہین کھاتے تھے (یہ سنکر نصوح کی آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے) ہین۔ وہ بھی جبر کرتے تھے۔ حمیدہ۔ اچھی امان جان اللہ میان خفا ہوئے ہونگے۔ ہین۔ خفا ہونے کی تو بات

ہے ہی۔ حمیدہ۔ ایسا نہو کہ روٹی بند کر دین تو پھر ہم کہان سے کھائین گے اور اگر ننّی بوا کا دودھ سوکھ جائے گا تو ہماری ننّی بوا روئے گی یہ کہکر حمیدہ رونے لگی مین نے اُٹھا کر گلے سے لگا لیا اور پیار کیا لیکن جسقدر مین اُس کو تسلّی دیتی تھی وہ اور دُونا روتی تھی مجھ سے ضبط نہو سکا اور مجکو روتے دیکھکر وہ اور بھی بیتاب ہوگئی آخر بڑی مشکلون سے مین نے اُسکو سنبھالا اور کہا کہ حمیدہ تم ڈرو مت اللہ میان کا یہ دستور نہین ہے کہ جو لونڈی غلام کام نکرین اُن کا کھانا بند کر دین۔ حمیدہ سچ مین۔ ہان ہان تم گھبراؤ مت۔ حمیدہ۔ اچھی امان جان ننّی کو دودھ پلا کر دیکھو دودھ ہے یا نہین مین۔ بیٹی ننّی کو سونے دو اور دودھ سے اطمینان رکھّو دودھ خدا کا دیا ہوا بہت۔ حمیدہ۔ ہمارے گھر مین تو لونڈی غلام نہین نوکر چاکر ہین مگر کام نہین کرتے تو تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے ابّا جان جرمانہ کر دیا کرتے ہین گھر سے نکال دیتے ہین۔ اللہ میان اپنے لونڈی غلامون پر بھی خفا نہین ہوتے تو ایسے مالک کا کام تو اور بھی جی لگا کر کرنا چاہیے کیا کام نہ کرنا اور کھانا بےغیرتی نہین ہے۔ مین۔ بڑی بےغیرتی کی بات ہے۔ حمیدہ۔ امان جان مین نے تو آج تک نماز نہین پڑھی اور نہ مجکو نماز پڑھنی آتی ہے اور تم تو دن رات مین دو ہی مرتبہ کھانا کھاتی ہو مین نہین معلوم کتنی دفعہ کھاتی ہون مجھ پر اللہ میان ضرور خفا ہوئے ہونگے یہ کہکر پھر حمیدہ روئی اور ڈر کے مارے دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی اور پھر مین نے سمجھایا کہ حمیدہ ڈرو مت اللہ میان تم سے ناخوش نہین ہین ابھی تم بچّی ہو تمکو نماز معاف ہے۔ حمیدہ۔ کھانا تو مجکو سب کے برابر بلکہ سب سے اچھا اور زیادہ ملتا ہے۔ مین۔ ہان ملتا ہے اور یہ بھی خدا کی مہربانی ہے کہ تم کو کام معاف کر رکھا ہے۔ حمیدہ۔ پھر اللہ میان مجکو کیون کھانا دیتے ہین مین۔ اسواسطے کہ جب بڑی ہو جاؤ تو اُس کے بدلے کا بہت سا کام کرو۔ حمیدہ۔ لیکن کیا مین اب کام نہین کر سکتی دیکھو تم کو پان بنا دیتی ہون ابّا جان کو پانی پلا دیا کرتی ہون ننّی بوا کو بہلا لیتی ہون کیون امان جان کرتی ہون نہ۔ مین۔ ہان بوا ہان تم میرے بہت کام کرتی ہو پنکھا جھل دیتی ہو۔ دھاگا بٹ دیتی ہو سوئی مین دھاگا پرو دیتی ہو جو چیز مجکو درکار ہوتی ہے لے آتی ہو۔ حمیدہ۔ تو کیا مین اللہ میان کا کوئی چھوٹا سا کام بھی نہین کر سکتی کیا نماز پڑھنا بڑا مشکل کام ہے مین تو دیکھتی ہون ابّا جان ہاتھ مُنہ دھو کر ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہین کیا اتنا مجھ سے نہین ہو سکتا۔ مین۔ اسکے سوائے کچھ پڑھنا بھی ہوتا ہے جس کو تم کہتی تھین کہ چُپکے چُپکے باتین کرتے جاتے ہین۔ حمیدہ۔ وہ کیا

باتین ہین۔ مین۔ خدا کی تعریف اور اُس کے احسانون کا شکریہ اپنے گناہون کا اقرار اور اُن کی معافی کی درخواست اُس کے رحم کی تمنّا اُس کے فضل کی آرزو بس یہی نماز ہے۔ حمیدہ۔ یہ سب باتین اسی طرح نہ کرتے ہین جیسے ہم لوگ آپس مین گفتگو کرتے ہین۔ مین۔ اور کیا۔ حمیدہ۔ مگر اَبّا جان تو کچھ اور ہی طرح بولنے لگتے ہین۔ مین۔ وہ عربی زبان ہے۔ حمیدہ۔ وہ تو میری سمجھ مین نہین آتی اَمّان جان تم جانتی ہو۔ مین۔ نہین مین بھی نہین جانتی۔ حمیدہ۔ تو کیا خدا سے عربی ہی زبان مین باتین کرنی ہوتی ہین۔ مین۔ نہین وہ سب کی بولی سمجھتا ہے بلکہ وہ دلون کے ارادون اور طبیعتون کے منصوبون سے واقف ہے۔ حمیدہ۔ یہ کیونکر۔ مین۔ اسواسطے کہ وہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے کوئی چیز کوئی بات اُس سے مخفی نہین سب کو دیکھتا ہے سب کی سُنتا ہے اگلے پچھلے کل حالات اُسکو معلوم ہین۔ حمیدہ۔ (گھبرا کر) کیا اللہ میان یہان ہمارے گھر مین بیٹھے ہین۔ مین۔ گھر مین کیا ہمارے پاس بیٹھے ہین مگر ہم اُن کو دیکھ نہین سکتے یہ سُنکر حمیدہ نے جلدی سے اوڑھنی اوڑھ لی اور سنبھل کر مؤدب ہو بیٹھی اور مجھ سے بھی آہستہ سے کہا اَمّان جان سر ڈھک لو۔ اس کے بعد حمیدہ پر کچھ ایسی ہیبت غالب آئی کہ میری گود مین تھوڑی دیر تک چُپ پڑی رہی آخر آنکھ لگ گئی میری ٹانگین سُن ہونے لگین تو مین نے آہستہ سے چارپائی پر لٹا کر بیدارا کو پاس بٹھا دیا کہ ہاتھ رکھّے رہیو ایسا نہ ہو لڑکی سوتے سوتے ڈر کر چونک پڑے اور مین یہان چلی آئی مجکو حمیدہ کی باتون سے ایسا ڈر لگا کہ اندر سے کلیجہ تھرتھر کانپا جاتا تھا۔ نصوح۔ کیون ڈرکی اس مین کیا بات تھی فہمیدہ۔ مین کہتی تھی کہ ایسی چھوٹی سی لڑکی اور ایسی باتین کچھ اس کو ہو تو نہین گیا۔ نصوح۔ مذہب مین بڑی خوبی اور عمدگی تو یہی ہے کہ وہ ایسی باتین تعلیم کرتا ہے جنکو ہر شخص سمجھ سکتا ہے مسائل دینی آدمیون کے بنائے ہوئے معمّے اور لوگون کی گڑھی پہیلیان نہین ہین کہ اُن کے حل کرنے اور بوجھنے کو بڑا غور و خوض درکار ہو بلکہ اُس حکیم برحق کے باندھے ہوئے اصول اور ٹھیرائے ہوئے ضابطے ہین اور اصول بھی کیسے سلیس اور آسان ضابطے سہل اور بدیہی۔ نہین معلوم انسان کی عقل پر کیا پتھر پڑ گئے ہین کہ اتنی موٹی بات اُس کی سمجھ مین نہین آتی کہ زمین آسمان چاند سورج ستارے انواع و اقسام کے حیوانات رنگ برنگ کے نباتات ساری دُنیا تمام زمانہ اتنا بڑا کارخانہ جس مین ایک تنکا اُٹھا کر دیکھو تو ہزار صنعتون سے بھرا ہوا ہے آخر خود بخود تو نہین ہو گیا ضرور کوئی اس کا بنانیوالا ہے

اور پھر اُس نے جو انسان کو ایک خاص صفت عقل عطا کی ہے کچھ تو اس تخصیص کا مطلب ہے مگر ہے کیا کہ انسان اس تصور کو اپنے ذھن میں آنے ہی نہین دیتا ورنہ ساری خدائی خدا کی گواہی دے رہی ہے ؎

برگ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ؎ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

حمیدہ نے کوئی بات اچنبھے کی نہین کہی اچنبھے کی بات یہ ہے کہ ہم مین نادان بچّون کی برابر بھی عقل نہین ڈوب مرنے کی جگہ ہے زمین مین گڑ جانے کا مقام ہے بلکہ حمیدہ کی باتون کو مین ایک فال نیک اپنی کامیابی کی سمجھتا ہون افسوس ہے تم اُس کو میرے پاس نہ لیتی آئین اس کی ہر ہر بات لوحِ دل پر کندہ کرنے کے لائق ہے اور یہ باتین اُس نے کیا کہین خدا نے اُس کے مُنہ سے کہلوائین بیٹی کیا ہے سچ پوچھو تو ہمارے لیے ہدایت کا فرشتہ ہے اور بچّے جو معصوم کہلاتے ہین اسی سبب سے کہ اُن کے دل لوث دُنیا سے پاک اور تیرگی گناہ سے صاف ہوتے ہین الحمد للہ کہ ایک سے تو اطمینان ہوا اب یہ بتاؤ کہ اورون کے واسطے کیا انتظام کرنا ہوگا فہمیدہ تم ہی کوئی تجویز سوچو۔ نصوح۔ مین نے تو یہ سوچا ہے کہ لڑکیون کو تم سنبھالو اور لڑکون کو مین سمجھ لونگا۔ فہمیدہ۔ بھلا مین بھی تو سمجھون کیونکر سمجھ لوگے وہی تدبیر مین بھی کرون۔ نصوح۔ مین پہلے چھوٹون سے شروع کرونگا امید ہے کہ جلد راہ پر آجائین بڑون کا مجکو بڑا کھٹکا ہے۔ یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ یہ نیا ڈھنگ دیکھکر اُن کے کان کھڑے ہونگے مگر نہین معلوم کس سے کیا معاملہ پیش آئے تم اتنا کرو کہ ایک تو میرا تمھارا دونون کا کام ایک ساتھ شروع ہو جب اندر باہر دونون جگہ ایک ہی بات کا چرچا ہوگا تو کوئی یہ نہ کہ سکے گا کہ دیکھو خاصکر ہمارے پیچھے پڑے ہین اولاد اولاد سب برابر اُن سے کچھ تعرض نہین کرتے۔ دوسرے یہ کہ تمھاری ہرادا سے یہ بات پیدا ہو کہ اس معاملے مین ہم دونون کو ایک اہتمام خاص ہے کیونکہ ذرا سا ضعف بھی ظاہر ہوگا تو تمام تر انتظام درہم و برہم ہو جائے گا۔ فہمیدہ۔ انشاء اللہ اس کے خلاف نہ ہوگا۔

فصل چہارم

نصوح اور چھوٹے بیٹے سلیم کی گفتگو

آج تو میان بی بی مین یہ قول و قرار ہوا اگلے دن چھوٹا بیٹا سلیم ابھی سو کر بھی نہین اُٹھا تھا کہ بیدار نے

آجگایا کہ صاحبزادے اُٹھیے بالاخانے پر میان بُلاتے ہین۔ سلیم کی عمر اُس وقت کچھ کم دس برس کی تھی سلیم نے جو طلب کی خبر سُنی گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے مُنہ ہاتھ دھو ماں سے آکر پوچھنے لگا اماں جان تم کو معلوم ہے ابا جان نے کیوں بُلایا ہے۔ ماں۔ بھائی مجکو تو کچھ خبر نہین بیٹا۔ کچھ خفا تو نہین ہین۔ ماں۔ ابھی تو کوٹھے پر سے بھی نہین اُترے۔ سلیم۔ بیدارا انکو کچھ معلوم ہے۔ بیدارا۔ میان مین اُپر لوٹا لینے گئی تھی میان اکیلے بیٹھے ہوئے کتاب پڑھ رہے تھے مین آنے لگی تو میان نے آپ کا نام لیا اور کہا کہ اُن کو بھیجدیجیو۔ سلیم۔ صورت سے کچھ غصہ تو نہین معلوم ہوتا تھا۔ بیدارا۔ نہین تو۔ سلیم۔ تو اماں جان ذرا تم بھی میرے ساتھ چلو۔ ماں۔ میری گود مین لڑکی سوتی ہے تم اتنا ڈرتے کیون ہو جاتے کیون نہین۔ سلیم۔ کچھ پوچھین گے۔ ماں۔ جو کچھ پوچھین گے تم اُس کا معقول طور پر جواب دینا۔ غرض سلیم ڈرتا ڈرتا اوپر گیا اور سلام کر کے الگ جا کھڑا ہوا باپ نے پیار سے بُلا کر پاس بٹھا لیا اور پوچھا کیون صاحب ابھی مدرسہ نہین گئے بیٹا۔ جی بس اب جاتا ہون ابھی کوئی گھنٹہ بھر کی دیر اور ہے۔ باپ۔ تم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے جاتے ہو یا الگ۔ بیٹا۔ کبھی کبھار بھائی جان کے ساتھ چلا جاتا ہون ورنہ اکثر اکیلا جاتا ہون باپ۔ کیون۔ بیٹا۔ اگلے مہینے امتحان ہونے والا ہے چھوٹے بھائی جان اُسی کے واسطے تیاری کر رہے ہین صبح سویرے اُٹھکر کسی ہم جماعت کے یہان چلے جاتے ہین وہان اُن کو دیر ہو جاتی ہے تو پھر گھڑی نہین آتے۔ مین جاتا ہون تو اُن کو مدرسے مین پاتا ہون۔ باپ۔ کیا اپنے گھر مین جگہ نہین ہے کہ دوسرون کے یہان جاتے ہین۔ بیٹا۔ جگہ تو ہے مگر وہ کہتے تھے کہ یہان بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجفہ اور شطرنج ہوا کرتا ہے۔ اطمینان کے ساتھ پڑھنا نہین ہو سکتا۔ باپ۔ تم بھی شطرنج کھیلنی جانتے ہو۔ بیٹا۔ مہرے پہچانتا ہون چالین جانتا ہون۔ مگر کبھی خود کھیلنے کا اتفاق نہین ہوا۔ باپ۔ مگر زیادہ دنون تک دیکھتے دیکھتے یقین ہے کہ تم بھی کھیلنے لگو گے۔ بیٹا۔ شاید مجکو عمر بھر بھی شطرنج کھیلنی نہ آئے گی۔ باپ۔ کیون کیا ایسی مشکل ہے بیٹا۔ مشکل ہو یا نہو میرا جی ہی نہین لگتا۔ باپ۔ سبب۔ بیٹا۔ مین پسند نہین کرتا۔ باپ۔ چونکہ مشکل ہے اکثر مبتدی گھبرایا کرتے ہین مجکو یقین ہے کہ گنجفہ مین تمہاری طبیعت خوب لگتی ہوگی۔ وہ بہ نسبت شطرنج کے بہت آسان ہے۔ بیٹا۔ مین شطرنج کی نسبت گنجفہ کو زیادہ تر ناپسند کرتا ہون۔ باپ۔ ہان شطرنج

ہین طبیعت پر زور پڑتا ہے اور گنجفہ مین حافظہ پر۔ بیٹا۔ میری ناپسندیدگی کا کچھ خاص کرہی سبب نہین ہے بلکہ مجھے سارے کھیل بُرے معلوم ہوتے ہین۔ باپ۔ تمھاری اس بات سے مجھے تعجب ہوتا ہے اور مین تم سے تمھاری ناپسندیدگی کا اصلی سبب سُننا چاہتا ہون کیونکہ شاید اب سے پانچ چھہ مہینے پہلے جن دنون مین باہر کے مکان مین بیٹھا کرتا تھا مین نے خود تم کو ہر طرح کے کھیلون مین نہایت شوق کے ساتھ شریک ہوتے دیکھا تھا۔ بیٹا۔ آپ درست فرماتے ہین مین ہمیشہ کھیل کے پیچھے دیوانہ بنا رہتا تھا مگر اب تو مجکو ایک دلی نفرت ہوگئی ہے۔ باپ آخر اس کا کوئی سبب خاص ہوگا۔ بیٹا۔ آپ نے اکثر چار لڑکون کو کتابین بغل مین دابے اندر گلی مین آتے جاتے دیکھا ہوگا۔ باپ۔ وہی جو گورے گورے چار لڑکے ایک ساتھ رہتے ہین۔ بھدی جوتیان پہنے ہوئے منڈے ہوئے سر اونچے پاجامے نیچی چولیان۔ بیٹا۔ ہان جناب وہی چار لڑکے۔ باپ۔ پھر۔ بیٹا۔ بھلا آپ نے کبھی اُن کو کسی قسم کی شرارت کرتے بھی دیکھا ہے۔ باپ۔ کبھی نہین۔ بیٹا۔ جناب کچھ عجب عادت اُن لڑکون کی ہے راہ مین چلتے ہین تو گردن نیچی کیے ہوئے اپنے سے بڑا ملجائے جان پہچان ہو یا نہو اُن کو سلام کرلینا ضرور کئی برس سے اس محلے مین رہتے ہین مگر کانون کان خبر نہین محلے مین کوڑیون لڑکے بھرے پڑے ہین لیکن اُن کو کسی سے کچھ واسطہ نہین آپس مین تلے اوپر کے چارون بھائی ہین۔ نہ کبھی لڑتے نہ کبھی جھگڑتے نہ گالی بکتے نہ قسم کھاتے نہ جھوٹھ بولتے نہ کسی کو چھیڑتے نہ کسی پر آوازہ کستے ہمارے ہی مدرسے مین پڑھتے ہین وہان بھی ان کا یہی حال ہے کبھی کسی نے ان کی جھوٹی شکایت بھی تو نہین کی ڈیڑھ بجے ایک گھنٹے کی چھٹی ہوا کرتی ہے لڑکے کھیل کود مین لگ جاتے ہین یہ چارون بھائی ایک پاس کی مسجد مین نماز پڑھنے چلے جاتے ہین۔ باپ۔ بھلا پھر۔ بیٹا۔ منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے ایک دن میرا آموختہ یاد نہ تھا مولوی صاحب نہایت ناخوش ہوئے اور اُس کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے فرمایا کہ کمبخت گھر سے گھر ملا ہے اس کے پاس جا کر یاد کرلیا کر۔ مین نے جو پوچھا کیون صاحب یاد کرادیا کروگے تو کہا بسر و چشم غرض مین اگلے دن اُن کے گھر گیا آواز دی اُنھون نے اندر بلالیا دیکھا کہ ایک بہت بڑی بوڑھی سی عورت تخت پر جانماز بچھائے قبلہ رو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہین وہ اُن لڑکون کی نانی ہین لوگ اُن کو حضرت بی کہتے ہین مین سیدھا سامنے والان مین اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔ جب حضرت بی اپنے پڑھنے سے

فارغ ہوئین تو اُنھون نے مجھ سے کہا بیٹا گو تم نے مجکو سلام نہین کیا لیکن ضرور ہے کہ مین تمکو دعا دون جیتے رہو عمر دراز خدا نیک ہدایت دے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ مین غیرت کے مارے زمین مین گڑ گیا اور فوراً مین نے اُٹھکر نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا تب حضرت بی نے فرمایا کہ بیٹا برامت ماننا یہ بھلے مانسون کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اُس کو سلام کیا کرتے ہین اور مین تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچون کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہو اس سبب سے مجکو جتا دینا ضرور ہے اس کے بعد حضرت بی نے مجکو مٹھائی دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی مدتون مین اُن کے گھر جاتا رہا حضرت بی مجکو اپنے نواسون کی طرح جاننے اور پیار کرنے لگین اور ہمیشہ مجکو نصیحت کیا کرتی تھین تب ہی سے میرا دل تمام میل کی باتون سے کھٹا ہو گیا۔ باپ۔ یہ تو تم نے اچھا اختصار کیا ابھی سب باتین مجکو سناؤ کیا کیا تم سے حضرت بی نے کہا۔ بیٹا۔ ہر روز آنے جانے سے مین اُن لوگون کے ساتھ خوب بے تکلف ہو گیا مگر حضرت بی نے بس پہلے دن سلام نکرنے پر ٹوکا تھا پھر کوئی گرفت نہین کی باوجودیکہ مین شوخی بھی کرتا تھا لیکن وہ خفا نہین ہوتین تھین ایکدن مجھ سے اور ایک ہمسائے کے لڑکے سے باہر گلی مین کھیلتے کھیلتے مین اُنھین کے دروازہ پر لڑائی ہو پڑی سخت کلامی کے بعد گالی گلوج کی نوبت پہنچی پھر مار کٹائی ہونے لگی لڑکا مجھ سے تھا کمزور اڑنگے پر چڑھا جو ایک پٹخنی دیتا ہون چارون شانے چت پھر تو مین اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور بچا کو ایسے گھسے دیئے کہ یاد ہی کیے ہونگے اور لوگ چھڑا نہ دیتے تو مین اُس کو ادھموا کر ہی چکا تھا بارے دو چار آدمیون نے مجکو اُس پر سے اُتارا اور دو ایک نے میری پیٹھ بھی ٹھونکی کہ شاباش پٹھے شاباش لیکن وہ لڑکا ایسا چیند باز تھا کہ پھر خم ٹھونک کر سامنے آکھڑا ہوا مین چاہتا تھا کہ پھر گتھ جاؤن اتنے مین اندر سے اُسی میرے ہم جماعت نے پوچھا کیون جی کس سے لڑ رہے تھے مین نے کہا میان یہی کنجڑے والا رمضانی مار کھانے کی نشانی لیکن خدا کی قسم مین نے بھی آج اُس کو ایسا گھڑا ہے کہ یاد ہی تو کریگا اُس وقت تک غصہ اور طیش تو فرو ہوا ہی نہ تھا نہین معلوم کیا کیا مین نے بکا کہ سب گھر والون نے سُن کر آنکھین نیچی کرلین اور بڑی دیر تک سر نگون بیٹھے رہے آخر حضرت بی بولین کہ سلیم بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایسا پیارا لڑکا اور گُن تیرے ایسے خراب اس مُنہ سے ایسی باتین آج کئی دن سے مین تجکو سمجھانے والی تھی مگر اسوقت جو مین نے تیری گفتگو سُنی مجکو یقین ہو گیا کہ تجکو سمجھانا

بے سود ہے بڑا رنج تو مجکو اسی بات کا ہے کہ تو ہاتھ سے گیا گزرا ہوا دوسرا کھٹکا یہ ہے کہ تو میرے لڑکون کے پاس آتا جاتا ہے اگر خدانخواستہ تیری خوبو کا ایک شمہ انہون نے اختیار کیا تو میری طرف سے یہ جیتے جی مر لیے ملنا جُلنا تو بڑی بات ہے اب یہ محلہ مجکو چھوڑنا پڑا۔ اتنی بیحیائی ایسی بدزبانی۔ اوّل تو لڑنا اور ہر گلی کوچے مین اور اُسپر ایسی موٹی موٹی گالیان۔ میں۔ جناب خدا کی قسم ہرگز مین نے پہل نہین کی اور سرچڑھکر مجھ سے لڑا حضرت بی۔ بس اپنی قسمون کو بند کرو مین قسم اور گالی دونون کو بُرا سمجھتی ہون جسکو خدا کا نام لینے مین باک نہین اُسکو کسی بات کے بک دینے مین تامّل نہین۔ میں۔ گالی بھی پہلے اُس نے مجکو دی۔ حضرت بی۔ تم نے کیون گالی کھانے کی بات کی۔ میں۔ یہی تو مین عرض کرتا ہون کہ میرا مطلق قصور نہ تھا حضرت بی۔ کیا ایسے بیہودہ لڑکون سے ملاقات رکھنا تمہارا قصور نہین ہے۔ میں۔ جناب آپکو معلوم نہین وہ لڑکا راہ چلتون کے سر ہوتا ہے۔ حضرت بی۔ یک نشد دو شد دروغ گویم برروئے تو۔ میرے لڑکون کے تو کوئی کبھی سر نہین ہوتا۔ میں۔ ان سے تو سرے سے جان پہچان ہی نہین حضرت بی۔ اور تم سے ہے۔ میں۔ یہ کیونکر کہون کہ نہین ہے۔ حضرت بی۔ ہے تو وہی تمہارا قصور ہے اور اسی کی یہ سزا ہے کہ تم نے بازار مین گالیان کھائین۔ میں۔ لیکن مین نے بھی خوب ہی بدلا لیا حضرت بی۔ بس یہی تو تمہاری خرابی کے لچھن ہین کہ تم اسکو بدلا سمجھتے ہو اگر ایک شخص تمہارے ساتھ کچھ بُرائی کرے تو اُس کو لوگ بُرا کہین گے۔ میں۔ ضرور کہین گے۔ حضرت بی۔ اور جب تم اُس کے ساتھ زیادہ بُرائی کرو تو کیا تم زیادہ بُرے نہ کہلاؤ گے گالی بکنا ایک زبون بات ہے اُس نے بکین تو جھک مارا اور تم نے بکین تو زیادہ جھک مارا اسلیئے تم اپنے مین اور اُس کنبخت کے چھوکرے مین کچھ فرق سمجھتے ہو یہ سُنکر مجکو ندامت شروع ہوئی اور مین نے کہا واقع مین اُس وقت تو مجھ مین اور اُس مین کچھ فرق نہ تھا حضرت بی۔ لیکن وہ ایک بازاری آدمی کا بیٹا ہے اور تم بڑے ایک عزت دار کے لڑکے ہو تمہارے دادا کا شہر مین وہ شہرہ ہے کہ اُن کے نام کی لوگ تعظیم کرتے ہین اُنھین کے پوتے تم ہو جھوٹھ بولنے مین دلیر قسم کھانے مین بیباک فحش بکنے مین بیدھڑک اسلیئے کوئی شخص دین یا دنیا دونون مین اس وجہ سے عزت نہین پا سکتا کہ اُس کے باپ دادے عزت دار تھے آدمی کی عزت اُس کی عادت و مزاج سے ہے کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ عادتین جو تم نے سیکھی ہین عزت

حاصل کرنے کی ہین ہرگز نہین یہ سُن کر مجکو اسقدر شرمندگی ہوئی کہ مین رونے لگا اور حضرت بی بھی آبدیدہ ہوئین اور مجکو پاس بٹھا کر پیار کیا اور کہا کہ بیٹا مین تمہارے ہی فائدے کے لیے کہتی ہون اب بھی کچھ نہین گیا ہے لیکن چند روز بعد تم کو ان عادتون کا چھوڑنا بہت مشکل ہو جائے گا مین نے اُسی وقت توبہ کی اور کہا کہ اگر اب سے آپ مجکو قسم کھاتے یا فحش بکتے یا جھونٹ بولتے یا بازاری لڑکون مین کھیلتے سُنین تو مجکو اپنے گھر مین نہ آنے دیجیے گا۔ باپ۔ کیا بس اُسی دن سے تم کو کھیلنے سے نفرت ہو گئی۔ بیٹا۔ جناب نہین مہینون مین حضرت بی کے یہان جاتا رہا اور ہر روز نصیحت کی دو چار باتین وہ مجکو بتایا کرتی تھین ایک روز اُنھون نے مجھ سے میرے وقت کا حساب پوچھا مین نے سونا اور کھانا اور کھیلنا اور تھوڑی دیر لکھنا پڑھنا بہتیرے کام گنوائے مگر اُنھون نے سُن کر ایک ایسی آہ کھینچی کہ آج تک اُس کی چوٹ مین اپنے دل مین پاتا ہون اور کہا کہ سلیم آٹھ پہر مین خدا کا ایک کام بھی نہین۔ خدا نے تم کو آدمی بنایا کیا ممکن نہ تھا کہ وہ تمکو بلی یا کتا بنا دیتا پھر آدمی بھی بنایا تو ایسے خاندان کا کہ جو عزت دار اور خوشحال ہے ہو سکتا تھا کہ تم مزدور یا لکڑہارے کے گھر پیدا ہوتے اور ایسی ہی چھوٹی سی عمر مین تم کو پیٹ پورا کرنے کے واسطے محنت کرنی پڑتی اور پھر بھی سوائے چبینے کے اور کچھ نہ پاتے اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہین ایک لنگوٹی تم باندھے پھرتے نہ پاؤن مین جوتی نہ سر پر ٹوپی نہ گلے مین انگرکھا جہان جاتے دُور دُور جس کے پاس کھڑے ہوتے پھٹ پھٹ۔ پھر صورت تم کو ایسی پاکیزہ دی کہ جو دیکھے پیار کرے کیا تم کو کالا بھٹ کانڑا لنگڑا کوڑھی بنا دینا اُس کو مشکل تھا جس خدا کے تم پر اتنے سلوک اور اتنے احسان ہین ستم ہے کہ دن رات مین ایکدفعہ بھی اُس کے آگے سر نہ جھکاؤ غضب ہے کہ ایک لمحہ بھی اُس کو یاد نہ کرو تب حضرت بی نے مجکو نماز سکھائی اُس کے معنے سمجھائے اور اسی طرح اُنھون نے مجکو ہزارہا نصیحتین کہین کہ ہر زبان یاد نہین ہین مگر افسوس ہے کہ کئی مہینے سے اُن کے گھر میرا جانا چھوٹ گیا۔ یہ کہکر سلیم کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ باپ۔ کیون تم نے اُن کے یہان کا جانا ترک کیا کیا اُن کے نواسون سے لڑائی ہو گئی بیٹا۔ جناب اُن کے نواسے مجکو بھائیون سے کہین زیادہ عزیز ہین گر اُن سے لڑتا تو دُنیا مین مجھ سے زیادہ نالائق کوئی نہ تھا۔ باپ۔ پھر کیا خود حضرت بی تم سے ناخوش ہو گئین۔ بیٹا۔ استغفر اللہ وہ تو اس درجہ کی نیک ہین کہ غصہ اُنکو چھو ہی نہین گیا۔ باپ۔ تو کیا تم آپ سے آپ بیٹھ رہے۔ بیٹا۔ مین تو

ہر روز وہان جانے کے واسطے تڑپتا ہون۔ باپ تو کیا یہان تم کو کسی نے منع کر دیا ہے۔ بیٹا نہین
کسی نے منع بھی نہین کیا۔ باپ۔ پھر کیا سبب ہوا بیٹا۔ اگر مجکو اس کا سبب دریافت کرنیسے معاف
رکھتے تو بہتر تھا۔ باپ۔ نہین ضرور ہے کہ مین تمہارے نہ جانے کا سبب معلوم کرون۔ بیٹا۔ اس مین
ایک شخص کی شکایت ہوگی اور حضرت بی نے مجکو غیبت اور چغلی کی ممانعت کی ہے۔ باپ۔ لیکن
کیا وہان کے بجانیسے تمہارا نقصان نہین ہے۔ بیٹا۔ اے جناب نقصان سا نقصان ہے مگر
میرے اختیار کی بات نہین۔ باپ۔ تو مین تم کو اپنے منصب پدری کی رو سے حکم دیتا ہون کہ تم
سارا حال پوست کندہ بیان کرو۔ بیٹا۔ جناب حضرت بی نے ایک مرتبہ مجکو بتاکید کہا تھا تم اپنے
سر کے بال منڈا ڈالو اگرچہ مجکو بال بہت عزیز تھے اور مین اُن کی خدمت بہت کچھ کرتا تھا لیکن چونکہ یقین
تھا کہ حضرت بی جو بات کہتی ہین ضرور میری منفعت کے واسطے کہتی ہین۔ مین نے کہا بہت خوب حضرت
بی نے اور تو کچھ سبب بیان نہین کیا مگر اتنا کہا کہ بالون کی بزرگداشت مین تمہارا بہت سا وقت صرف
ہوتا ہے اور وقت ایسی چیز نہین ہے کہ اُس کو ایسی فضول باتون مین صرف کیا جائے اور تم کو بال
بڑے رکھنے کی کچھ ضرورت بھی نہین ہے۔ اگلے دن جو حجام بڑے بھائی جان کا خط بنانے آیا مین نے
اُس سے کہا کہ خلیفہ میرے بال بھی مونڈ دینا بالون کا مونڈنا سُنکر بڑے بھائی جان خفا ہوئے کہ
مین عرض نہین کر سکتا مجکو جو جا سے کہہ لیتے حضرت بی اور اُن کے نواسون کو بہت ہی بُرا بھلا کہا۔ یہ کہکر
سلیم کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ باپ۔ تمہارے بڑے بھائی اور حضرت بی سے کیا واسطہ اور
اُن کو تمہارے افعال مین میرے ہوتے کیا دخل۔ بیٹا۔ جناب نہین معلوم اُن کو کس طرح معلوم
ہوگیا تھا کہ مین اُن کے گھر آتا جاتا ہون وہ ایک مرتبہ مجھ سے پہلے بھی کہا تھا کہ اُن مردہ شو قل اعوذیون
کے ساتھ اکثر رہتا ہے کیا تو بھی ملا نا اور مسجد کا ٹکڑگدا بنے گا اُس دن بالون پر کہنے لگے کہ دیکھا آخر اُن نابکارون کی صحبت
کا یہ اثر ہوا کہ آپ اچھے خاصے سر کو چھیلا ہوا کیسر و بنانے چلے ہین کہ دیکھتے ہی ہتھیلی کھجلائے چانٹا مارنے کو جی چاہے
بے پھیلے سر منڈانے سے کیا ہوتا ہے گھٹنون تک کا کرتہ ٹخنون تک کا پاجامہ بنا پنج آیت کے واسطے دو چار
سورتین یاد کرا اور جو جا ہے کہ فقط اُنگلی کو خون لگا کر شہیدون مین داخل اور نرا سر منڈوا کر ربانی کی دعوتون مین
شامل ہو جاؤن تو بچا یاد رکھو گھُسنا تو ملنے ہی کا نہین۔ باپ۔ تم نے کچھ جواب نہین دیا۔ بیٹا جناب اوّل تو
بڑے بھائی کو جواب دینا خلاف شیوۂ ادب تھا اور اگر دیتا تو مجکو جیتا بھی نہ چھوڑتے جبتک مین سامنے

سے ٹل نہین گیا اُنھون نے زبان بند نہین کی اور ناحق حضرت بی اور اُن کے نواسون کی شان مین بُری
بُری باتین کہین غرض ڈر کے بیے مین نے بال منڈا نے کا نام نہین لیا اور تب ہی سے مجکو ایک
حجاب سا پیدا ہوا کہ کئی بار مجھ سے کہہ چکی ہین اپنے دلمین کیا کہتی ہونگی کہ کیا خود سر لڑکا ہے لیکن پیر
اُنھون نے کچھ تذکرہ نہین کیا معلوم نہین بھول گئین یا کہنے سے کچھ فائدہ نہ دیکھکر چپ ہو رہین ابھی
تک مین نے جانا نہین چھوڑا اگرچہ میرا جانا داخل بے غیرتی تھا جب اُنھون نے مجکو نماز سکھائی
اور نماز کی تاکید کی تو مین نے ایک دن گھر مین نماز پڑھنی چاہی بڑے بھائی جان اور اُن کے
یار دوست برابر ہنسائے جاتے تھے اور مین نہین ہنستا تھا تو جانماز اُلٹ پُلٹ دیتے سجدے مین
جاتا تو اوپر بیٹھ بیٹھ جاتے ایسی حالت مین ممکن نہ تھا کہ مین نماز پڑھ سکون اور حضرت بی سچ بولنے
کا عہد مجھ سے لے ہی چکی تھین مین نے سوچا کہ جاؤنگا تو نماز کو پوچھین گی کیا کہونگا بالون کی
شرمندگی اور نماز کی ندامت غرض اعمال کی شامت کہ مین نے جانا چھوڑ دیا اب وہان مجکو گئے
تین ساڑھے تین مہینے ہو گئے میری نا اہلی کو دیکھیے کہ تب ہی سے وہ میرے ہم جماعت بیمار
پڑے ہین مین اُن کی عیادت کو بھی نہین جا سکا۔ باپ۔ لیکن تم نے اپنی مجبوری کا حال مجھ پر
کیون نہین ظاہر کیا۔ بیٹا۔ اس خوف سے کہ غیبت ہوگی۔ باپ۔ تم نے اپنے بھائی کے رُو در رُو
کہا ہوتا۔ بیٹا۔ اتنی مجال نہ مجھ مین کبھی تھی اور نہ اب ہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ مین ہر وقت آپکے
پاس رہنے سے رہا جب اکیلا پائین گے مجکو ٹھیک بنائین گے۔ باپ۔ تم کو خوف ہی خوف تھا
یا تم کو بڑے بھائی نے کبھی مارا بھی تھا۔ بیٹا۔ اس کی گنتی نہ مین بتا سکتا ہون نہ بڑے بھائی جان
بتا سکتے ہین۔ باپ۔ کس بات پر۔ بیٹا۔ مین تو ہمیشہ اُن کے مارنے کو ناحق بے سبب بے قصور
بے خطا ہی سمجھا۔ باپ۔ تم نے اپنی مان سے بھی تذکرہ نہین کیا۔ بیٹا۔ جو وجہ آپ کی خدمت مین
عرض کرنے کی مانع تھی وہی والدہ سے کہنے کو بھی روکتی تھی دوسرے مین دیکھتا تھا کہ گھر مین نماز
روزے کا مطلق چرچا نہین یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہون اور جس طرح بڑے بھائی جان
ناخوش ہوئے ہین اور لوگ بھی نارضامند ہون۔ باپ۔ تو یہ چند مہینے تمہارے نہایت ہی بُری
طرح گذرے۔ بیٹا۔ کچھ عرض نہین کر سکتا کہ ایک حضرت بی کی خدمت سے محروم رہنے کا صدمہ
دوسرے اپنی مجبوری کا رنج مین نے لوگون سے سُنا تھا کہ سگ باش برادر خورد مباش سو مجکو

ہر روز اس کی تصدیق ہوتی ہے اور سب سے بڑھکر تو اس بات کا قلق تھا کہ مین اپنے گھر مین سب چھوٹون بڑون کی عادتون کو ناپسند کرتا ہون اور اپنے جی مین سوچا کرتا ہون کہ جس گھر مین مجکو رہنا ہے اُس سے مجکو وحشت ہوتی ہے تو مین کہان جاؤن گا اور کیا کرونگا۔ باپ۔ لیکن اگر تم کو حضرت بی کے گھر جا ملے۔ بیٹا۔ سبحان اللہ اس سے بڑھکر کوئی خوشی کی بات نہین لیکن جب تک کہ مین سر کے بال نہ منڈوالون اور نماز نہ پڑھون اُنکو مُنہ نہین دکھا سکتا۔ باپ۔ اور اگر یہ بھی ہو۔ بیٹا۔ تو پھر یہ بھی ہو کہ ہمارے گھر بھر کی عادتین وہین کی سی ہو جائین۔ باپ۔ بھلا اگر دونون ہون۔ بیٹا۔ تو پھر مجکو اور کچھ درکار نہین۔ باپ۔ اس مین کچھ شک نہین کہ ہمارے اس تمام گھر پر ایک بربادی اور تباہی چھا رہی ہے اور سارا خاندان گناہ اور بے دینی کی آفت مین مبتلا ہے آوے کا آوا خراب اور کُنبے کا کُنبہ گمراہ۔ تعجب ہے کہ ابتک کوئی عذاب الٰہی ہم پر نازل نہین ہوا حیرت ہے کہ قہر خدا ہم کیون نہ ٹوٹ پڑا اور خدا کا الزام اور تم سب کا اولاھنا تمام تر مجھ پر ہے مین تم لوگون کے جسمون کی پرداخت و پرورش کرتا رہا لیکن تمہاری روحون کو مین نے ہلاک اور تمہاری جانون کو مین نے تلف کیا کتنے خون میری گردن پر ہین اور کتنے وبال میرے سر پر ع بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود۔ سلیم آج تم خوش ہو کہ تمہاری آرزو برآئی اور تمہارا مطلب خدا نے پورا کیا شوق سے اپنا سر منڈاؤ نماز پڑھو اور حضرت بی کی خدمت مین جاؤ آج سے حضرت بی میری دینی مان اور اُن کے نواسے میرے دینی فرزند ہین اور مین خود تمہارے ساتھ چلونگا اور حضرت بی کا شکریہ ادا کرونگا اور اُنھون نے حسبۃً للہ تمہارے اور میرے دونون کے ساتھ سلوک کیا تمہارے ساتھ یہ کہ تم کو نیک صلاح دی اور میرے ساتھ یہ کہ جو کام میرے کرنے کا تھا وہ اُنھون نے کیا۔ آج سے بعد انشاء اللہ تم اس گھر کو حضرت بی کے گھر کی طرح دیکھو گے کوئی تفرقہ تم مین اور اُن کے نواسون مین باقی نہ رہے گا۔ سلیم تمہاری آج کی گفتگو سُن کر میرا جی بہت خوش ہوا اور تم مجکو ساری اولاد مین سب سے زیادہ عزیز ہوگئے تم کو مین دوسرون کے لیے نمونہ اور مثال بناؤنگا اور اُن کو جو تم سے بڑے ہین تمہاری تقلید پر مجبور کرونگا

فہمیدہ اور بڑی بیٹی نعیمہ کی گفتگو

ادھر تو نصوح اور سلیم دونون باپ بیٹون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اتنی ہی دیر مین فہمیدہ اور بڑی

بیٹی نعیمہ مین خاصی چھوکڑ ہو گئی نعیمہ اُس وقت دو برس کی بیاہی ہوئی تھی پانچ مہینہ کا پہلونٹی کا لڑکا گود مین تھا ناز و نعمت مین پلی نانی کی چہیتی ماں کی لاڈو مزاج کچھ تو قدرتی تیز ماں باپ کے لاڈ پیار سے وہی کہاوت ہے کریلا اور نیم چڑھا اور بھی چڑچڑا ہو گیا تھا ساس نندون مین بھلا اس مزاج کی عورت کا کیون گذر ہونے لگا تھا گھونگٹ کے ساتھ مُنہ کُھلا اور مُنہ کا کُھلنا تھا کہ سسرال کا آنا جانا بند ہو گیا اب چھ چھ مہینے سے ماں کے گھر بیٹھی ہوئی تھی مگر رسی جلی پر بل نہ گیا باوجودیکہ اُجڑی ہوئی میکے مین پڑی تھی مزاج مین وہی طنطنہ تھا کنوارپنے ہی مین سوا گز کی زبان تھی کچھ یونہی سا لحاظ بڑی بوڑھیون کا تھا سو بیاہے سے اُن کو بھی دھتکار بتائی بیٹا جنے پیچھے تو اور بھی کھل کھیلی مردون تک کا لحاظ اُٹھا دیا فہمیدہ نے میان کے روبرو بیٹیون کا بیڑا اُٹھاتے تو اُٹھا لیا تھا لیکن نعیمہ کے تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور جی ہی جی مین کہتی تھی کہ ذرا بھی مین اُس بھڑون کے چھتے کو چھیڑون گی تو میرا سر مونڈ کر بھی بس نہ کرے گی سو سو منصوبے ذہن مین باندھتی تھی مگر نعیمہ کی شکل نظر پڑی اور سب غلط ہو گئے۔ ماں تو موقع اور محل ہی سوچتی رہی نعیمہ نے خود ہی ابتدا کی۔ بڑے سویرے بچہ حمیدہ کو دیکر خود ہاتھ منہ دھونے مین مصروف تھی جب حمیدہ نے دیکھا کہ نماز کا وقت نکلا جاتا ہے بچے کو بٹھا نماز پڑھنے لگی بچہ بیکس اکھل کھری ماں کا تھا بٹھانا تھا کہ بلبلا اُٹھا آواز سُنکر ماں دوڑی آئی دیکھا کہ بچہ اکیلا پڑا رو رہا ہے اور حمیدہ کھڑی نماز پڑھ رہی ہے دُور سے دوڑ پیچھے سے حمیدہ کے ایسی دو ہتڑی ماری کہ حمیدہ رکوع سے پہلے سجدے مین جا گری اُس وقت فہمیدہ کسی ضرورت سے دوسرے قطعے مین گئی تھی پھر کر آئی تو دیکھا حمیدہ چبوترے پر پانی کا لوٹا لیے ہوئے سر جھکائے بیٹھی ہے اور ناک سے خون کی تلّی جاری ہے گھبرا کر پوچھا کہ ابھی تو مین تم کو نماز پڑھتے چھوڑ گئی تھی اتنی ہی دیر مین یہ ہوا تو کیا ہوا دیکھون کہین نکسیر تو نہین پھوٹی حمیدہ بیچاری نے ابھی کچھ جواب بھی نہین دیا کہ نعیمہ خود بول اُٹھی کہ اے بی ہوا کیا ذرا کی ذرا لڑکے کو دیکر مین منہ دھونے چلی گئی ان نکمّی سے اتنا نہ ہو سکا کہ ذرا لڑکے کو لیے رہے آخر مین کہین کنوئین مین گرنے تو نہین چلی گئی تھی لڑکے کو بلکتا ہوا لٹا نیت باندھ نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی مین جو آئی تو ذرا ہولے سے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا کہ آپ دھڑام سے گر پڑی کہین تخت کی کیل لگ لگا گئی ہوگی ماں اچھا تم نے ہولے سے ہاتھ رکھا تھا کہ نگوڑی لڑکی کے فصد کی برابر خون نکلا کیسے دنیا مین لہو سفید ہو گئے ہین نعیمہ۔ لہو سفید نہ ہو گئے ہوتے تو کیا یون بھانجے کو روتا ہوا چھوڑ دیتی۔ ماں۔ لیکن

اُس نے بے سبب نہین چھوڑا اُس کی نماز چلی جا رہی تھی نعیمہ - بلا سے صدقے سے نماز کو جلنے دیا ہوتا نماز پیاری تھی یا بھانجا - ماں - لڑکی ٹرخدا کے غضب سے کیا کفر بک رہی ہے اِس حالت کو تو پہنچ چکی اور پھر بھی تو درست نہوئی - نعیمہ - خدا نکرے میری کونسی حالت تم نے بُری دیکھی - ماں - اس سے بدتر حالت اور کیا ہوگی کہ تین برس بیاہ کو ہوئے اور ڈھنگ سے ایکدن اپنے گھر مین رہنا نصیب نہین ہوا - نعیمہ وہ جنم جلا گھر ہی ایسا دیکھکر دیا ہو تو کوئی کیا کرے - ماں - ہاں بیٹی سچ ہے مین تو تیری ایسی ہی دشمن تھی مائین بیٹیون کو اسی واسطے بیاہا کرتی ہون گی کہ بیٹیاں اُجڑی ہوئی اُن کے گھٹنے لگی بیٹھی رہین - نعیمہ - کیا جانین ہم کو تو آنکھین میچکر کنوئین مین ڈھکیل دیا تھا سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہین - ماں خیر بیٹی اللہ رکھے تمہارے آگے بھی اولاد ہے اب تم سمجھ بوجھکر اُنکی شادی بیاہ کرنا - نعیمہ - کرین ہین گے نکرین گے تو کیا تمہارے بھروسے بیٹھے رہین گے - ماں مین کیا کہتی ہون کہ میرے بھروسے بیٹھی رہنا بڑا بھروسا خدا کا - نعیمہ - کیسا خدا بھروسا اپنے دم قدم کا - ماں - یہ دوسری دفعہ ہے کہ تو خدا کی شان مین بے ادبی کر چکی ہے - اب کے تو نے اس طرح کی بات منہ سے نکالی تو بے تامل مین تڑ دیسی طمانچہ تیرے منہ پر کھینچ مارون گی - نعیمہ - سچ کہنا بڑی بیچاری مارنیوالی مار وا اپنی چہیتی کو ماں اپنی لاڈو کو ماں کیسی چہیتی کیسی لاڈو قربان کی تھی وہ اولاد جو خدا کو نمانے - نعیمہ - یہ کب سے - ماں جب سے خدا نے ہدایت دی - نعیمہ - چلو خیر جب ہم بھی تمہاری عمر کو پہونچین گے تو بہتیرا خدا کا ادب کر لین گے - ماں - آپ کے خیر سے غیب دانی مین بھی دخل ہے کہ بارے میری عمر تک پہونچنے کا یقین ہے - نعیمہ - اب تم میرے مرنیکی فال نکالو - ماں - نہ کوئی کسیکی فال سے مرتا ہے اور نہ کوئی کسیکی فال سے جیتا جسکی جتنی خدا نے لکھدی نعیمہ - ورنہ تم مجکو کاہیکو جینے دیتین - ماں - اتنا ہی اختیار رکھتی ہوتی تو تجکو آدمی ہی نہ بنا لیتی - نعیمہ - نوج - کیا مین حیوان ہون - ماں - جو خدا کو نہین جانتا وہ حیوان سے بدتر ہے - نعیمہ - اب تو ایک حمیدہ تمہارے نزدیک انسان ہے باقی سب گدھے ہین - ماں - حمیدہ کا تجکو کیا جلاپا پڑ گیا تو اُسکی جوتی کی برابری تو کر لے نعیمہ - خدا کی شان یہ اُٹھک بیٹھک کر لینے سے حمیدہ کو ایسے بھاگ لگ گئے - فہمیدہ - دو مرتبہ بیٹی کو منع کر ہی چکی تھی اور سمجھا دیا تھا کہ اگر پھر دین کی باتون مین بے ادبانہ کلام کریگی تو مین بے تامل منہ پر طمانچہ کھینچ مارون گی اس مرتبہ جو نعیمہ نے نماز کو اُٹھک بیٹھک کہا تو حرارت دینداری نے فہمیدہ کو بے اختیار کر دیا اور اُس نے واقع مین جیسا کہا تھا نعیمہ کے منہ پر ایک طمانچہ ایسے زور سے مارا کہ منہ ہی تو پھر گیا - طمانچے کا لگنا تھا کہ نعیمہ نے ایک آفت توڑ ماری سب سے پہلے تو اُس نے وے دہواں دہون مے دُہواں دہون اپنے بے زبان معصوم بچے کو پیٹ ڈالا او

اگر لوگ اُس کی گود سے بچے کو نہ چھین لین تو وہ لڑکے کا خون ہی کر چکی تھی اس کے بعد تو اُسنے عجب عجب فیل مچائے گھنٹون تو ہچکیان کھایا کی کپڑون کا ایک تار باقی نہ رکھا نہین معلوم اُس کا سر تھا یا لوہے کا گولہ تھا کہ ہزارون دوہتڑین اُسپر پڑین آدھی سے زیادہ بال کھسوٹ ڈالے سیکڑون ٹکرین دیوارون مین ماری حیرت ہے کہ وہ سر بچا تو کیونکر بچا اُسکے پاکھنڈ دیکھکر سارا گھر تھرا اُٹھا اور لوگ ڈرنے لگے کہ ایسا نہو تھانے والے غل سُنکر اندر گھس آئین بارے بمشکل پکڑ پکڑا کر کوٹھڑی کے اندر دھکیل اوپر سے کنڈی لگادی نیچے گھر مین اتنا غل ہوا مگر بالاخانہ کچھ ایسا الگ سا تھا کہ نصوح کو مطلق خبر نہین ہوئی جب سلیم باپ سے باتین کر کے نیچے اُتر آیا تو فہمیدہ اوپر گئی اسوقت تک غیظ و غضب اور رنج و تعب کے آثار اُس کے چہرہ سے نمودار تھے دور ہی سے نصوح نے پوچھا خیریت تو ہے فہمیدہ۔ اللہ تعالیٰ خیریت ہی رکھے۔ کیون تم نے کیا سمجھ کر پوچھا۔ نصوح تمہارے چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین ہونٹ خشک ہو رہے ہین سر سے پاؤن تک کھڑی کانپ رہی ہو آخر یہ سب باتین بے سبب تو نہین ہین۔ فہمیدہ نے نعیمہ کی اور اپنی ساری سرگذشت بیان کی۔ نصوح یہ ماجرا سُنکر دم بخود ہو گیا آدھ گھنٹے کے قریب دونون میان بی بی چپ سناٹے مین بیٹھے رہ گئے آخر فہمیدہ نے کہا پھر اب کیا صلاح ہے نصوح صلاح یہی ہے کہ جو ہونی ہو سو ہو اب نرمی اور لینت نہین کرنی چاہیئے معاذ اللہ ایسا بُرا عقیدہ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کسی اہل اسلام کے خاندان کی لڑکی ہے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اسکے نزدیک کوئی چیز ہی نہین مجکو تو اُسکے ساتھ کھانا حرام ہے بڑی خیریت گذری کہ مین وہان موجود نہ تھا ورنہ میرے روبرو ایسا کلمہ اُسکے مُنہ سے نکلا ہوتا تو شاید مین تلوار کھینچ مارتا ایسی اولاد کے ہونیسے نہونا اچھا و بہتر ہوگا کہ ابھی پالکی منگا کر اُس کو اُسکی سُسرال پہونچادو۔ فہمیدہ بھلا کیسی باتین کہتے ہو۔ بے ٹھکانے تقریب بھیجدین تو ایک تو پہلے ہی سے اُسنے اپنی عزت کو خاک مین ملا رکھا ہے رہی سہی اور بھی غارت ہو مجکو کیا خبر تھی ورنہ تمہاری عیادت کی تقریب سے عورت مرد سارے سمدھیانے والے آئے تھے اور اُس کے لیجانیکے لیے منتین کرتے تھے۔ نصوح۔ جو کمبخت عورت خدا کی عزت و حرمت نہ رکھے وہ دنیا مین ہر طرح کی بے عزتی اور بیحرمتی کی سزاوار ہے جب اس کو خدا کا پاس ادب نہین مجکو ہرگز ہرگز اُس کا پاسِ محبت نہین۔ فہمیدہ۔ مین کہتی ہون شاید اب بھی یہ درست ہو جاوے۔ نصوح۔ توبہ توبہ اُسکے دلمین مطلق نور ایمان نہین وہ سرے ہی سے خدا کی قائل نہین پھر کیا درستی کی امید۔ فہمیدہ۔ سسرال بھیجدینا تو ٹھیک نہین۔ نصوح پھر مجھسے کیا صلاح پوچھتی ہو جو تمہاری جی مین آئے سو کرو لیکن یہ ممکن نہین کہ اسکے ایسے خیالات ہون

اور میں اس کو اپنے گھر میں رہنے دون اور وہ رزق جو ہم کو خدا تعالیٰ اپنی مہربانی اور عنایت سے دیتا ہے وہ شخص اسمین کیون شریک ہو جو خدا ہی کو نہین مانتا - فہمیدہ - لیکن خدا تعالیٰ اپنا رزق کسی سے دریغ نہین رکھتا بُرے بھلے سب اُسکے یہان روزی پاتے ہین نصوح مین اُسکے رزق کا انسداد نہین کرتا لیکن مین اپنے رزق مین منکر خدا کو شریک نہین کرنا چاہتا - فہمیدہ ایسی سختی سے کوئی گھر مین کاہیکو رہنے لگا - نصوح مین اُس گھر کی فکر مین ہون جہان مجکو ہمیشہ رہنا ہے دنیا کا گھر چند روزہ گھر ہے آج اُجڑا تو اور کل اُجڑا تو ایک ایک دن اُجڑے گا ضرور کیا میرے آباد کیئے آباد رہسکتا ہے - فہمیدہ - ہان لیکن مرے پیچھے اُجڑنا اور ایک جیتے جی اُجڑنا ان دونون مین بڑا فرق ہے نصوح لیکن تم دل کی ایسی کچی تھین تو تم نے ہامی کیون بھری اور تمہارا یہ حال ہے تو واقع مین خاندان کی اصلاح ہو نہین سکتی - فہمیدہ - کیا اولاد کیواسطے جی نہین کُڑھتا مین نے ان کو اسی دن کے واسطے پالا تھا کہ بڑے ہو کر مجھسے چھوٹ جائین بیشک مجھ سے تو اتنا صبر نہین ہو سکتا - اتنا کہکر فہمیدہ کا جی بھر آیا اور رونے لگی - نصوح مین یہ نہین کہتا کہ تمہارا جی نہین کُڑھتا اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مجکو تمہاری برابر انکی محبت ہے لیکن مین نے یہ بھی تو نہین کہا کہ تم انکو چھوڑ دو - فہمیدہ - کیون ابھی تم نے نعیمہ کو سسرال بھیجدینے کے لیے نہین کہا نصوح - کیا نعیمہ کبھی سسرال نہین گئی اور سسرال بھیجدینا اور چھوڑ دینا ایک ہی بات ہے - فہمیدہ لیکن ایک ہنسی خوشی جانا جسطرح دنیا جہان کی بیٹیان میکے سے جایا کرتی ہین اور ایک لڑکر جانا اور لڑائی بھی ایسی لڑائی کہ عمر بھر ایسی نہین ہوئی مجکو یاد نہین کہ مین نے نعیمہ کو کبھی ہاتھ بھی لگایا ہو جواب اس سے زیادہ سخت سخت اُس نے دیئے مگر جب وہ جواب دیتی تھی مین ہنس دیا کرتی تھی آج مارنا تو نہین معلوم مین کچھ ایسی آپے سے باہر ہو گئی کہ تھپڑ کھینچ مارا اُس وقت مجکو خیال نہ رہا کہ یہ بیاہی ہوئی ہے صاحب اولاد ہے نصوح - اگر تم نے اُس کو تھپڑ نہ مارا ہوتا تو مین تم سے پوچھتا کہ تم کیسی دیندار تھین کہ ایک شخص نے جسکے دفع کرنے پر تم کو قدرت حاصل تھی تمہارے منہ پر خدا کی شان مین بے ادبی کی استخفاف و استہزا کے ساتھ اُس کا نام پاک لیا اور مطلق تم کو بُرا نہ لگا - فہمیدہ - بُرا نہ لگتا تو مین مارتی ہی کیون نصوح - بیشک تم نے مارا تو بہت بجا کیا لیکن اب اُسپر افسوس کرنا اپنے تئین ملزم بنانا ہے - فہمیدہ - لیکن لڑکی جو ہاتھ سے جاتی ہے - نصوح - یہ حالت تمہارے لیے ایک امتحان کی حالت ہی ایمان اور اولاد دو چیزین ہین اور سخت افسوس کی بات ہے کہ ان دونون کا اکٹھا ہونا ممکن نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہماری اولاد دین کی عدو اور ایمان کی دشمن ہے

اگر اولاد کا منہ کرین تو دین وایمان ہاتھ سے جاتا ہے اور اگر ایمان کا حفظ کرین تو اولاد چھوٹتی ہے پس تم کو اختیار ہے دونون مین سے جس کو چاہو لو۔ فہمیدہ مین ایمان لون گی جو عاقبت مین میرے کام آئیگا۔ نصوح۔ جزاک اللہ آفرین تمہاری فہم پر بیشک ایمان بڑی چیز ہے۔ فہمیدہ۔ رہی اولاد کیا کہون چھاتی پر پتھر رکھون گی۔ مجکو کیا خبر تھی کہ اس پیٹ کم بخت کو یون آگ لگیگی اور اس ناشاد کوکھ مین ایسے کیڑے پڑین گے۔ فہمیدہ۔ یہ کہکر بڑے درد و حسرت کے ساتھ روئی کہ اُس کو دیکھکر نصوح بھی بیقرار ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد نصوح بولا کہ دل کو مضبوط رکھو اور اللہ کو یاد کرو۔ جب تمہاری نیت بخیر ہے تو سب انشاء اللہ بہتر ہی بہتر ہوگا وہ بڑا قادر ہے چاہے تو دم کے دم مین ہماری اولاد کو ولی کردے دعا کرو کہ اللہ ان کو نیک راہ دکھائے۔ فہمیدہ۔ رُوان رُوان دعا کر رہا ہے اللہ ہی قبول کرے اور اُسی سے لو لگی ہے۔ نصوح۔ بھلا نعیمہ کوٹھڑی کے اندر کیا کر رہی ہے۔ فہمیدہ رو رہی تھی اور کیا کر رہی تھی مین چلتے ہوئے کہتی آئی تھی کہ کواڑ کھولکر اُس کو پانی وانی پلا دینا۔ نصوح۔ اور کھانا۔ فہمیدہ۔ کیا خوب ابھی دو دن نہ چار دن ابھی سے کھانا۔ نصوح۔ یہ تو بڑی خرابی کی بات ہے۔ فہمیدہ۔ اور کیا بڑا رونا تو کھانے ہی کا ہے وہ مجھ سے چاہے مہینون نہ بولتی مگر کھانا کھا لیتی تو کچھ اندیشے کی بات نہ تھی اُدہر اُس کو تکلیف ہوگی ادہر بچہ دودہ کو بھڑکے گا۔ نصوح۔ تم اپنا دودہ پلا دینا۔ فہمیدہ۔ مین تو اُس کو سو دفعہ پلاؤن مگر اللہ رکھے سیانا بچہ ہے مان کی گود پہچانتا ہے کہتے ہین کہ چالیس دن کا بچہ مانکی پرچھائین دیکھنے لگتا ہے اب تو سوتے کو ایک دفعہ مین پلا آئی ہون جاگتے مین بچے تو جانو کہ پیا۔ نصوح۔ کھانا کھلانیکی تدبیر ضرور کرنی چاہیے مین جا کر کہون۔ فہمیدہ نہ خدا کے لیے تم اُتر نا ہی مت۔ نصوح مین آہستگی سے سمجھا دون گا۔ فہمیدہ۔ مردونکی آہستگی کا کچھ اعتبار نہین اور پھر تمہاری آہستگی کہ ابھی باتون ہی باتون مین تم تلوار کھینچنے لگے تھے۔ نصوح مین تم سے وعدہ کرتا ہون کہ ان شاء اللہ کسیطرح کی سختی نہ کرون گا۔ فہمیدہ پھر بھی کیا ہوا تمہارا دخل دینا مناسب نہین آخر ایک آدمی گھر مین ایسا بھی ہونا چاہیے کہ چھوٹے بڑے اس کا لحاظ کرین اور فرض کیا کہ تم گئے اور رنج اُس کا تازہ ہے اُس نے نہ مانا تو پھر بڑی خواری پڑیگی اور اُس کو یہ شرم دامنگیر ہوگی کہ دیکھو باپ تک مجکو سمجھا کے ہار گئے اور مینے کسیکا کہنا نہ مانا اب جو مین جاؤن گی تو باپ جی مین کیا کہین گے۔ نصوح۔ اچھا تو ایک تدبیر کرو اُسکی سہیلیون مین سے کوئی سمجھدار ہے اُس کو بُلا بھیجو وہ سمجھا بُجھا کر راضی کر لیگی۔ فہمیدہ ہان یہ ایک معقول تدبیر ہے مین اپنی بھانجی صالحہ کو بلاتی ہون دونون ہم عمر ہین اور دونونکی ملی بھگت بھی ہے۔ نصوح۔ بس تمہارے انتخاب پر میرا صاد ہے تمہاری

بہن کے گھر نماز روزے کا بھی چرچا رہا کرتا ہے جمعے کے جمعے وعظ ہوتا ہے۔ صالحہ کے خیالات ضرور دیندار آنہ خیالات ہون گے۔ فہمیدہ۔ اللہ اکبر ان کے گھر کی دینداری ضرب المثل ہے ہماری بہن اللہ رکھے اتنی بڑی نمازن ہین کہ اُنھون نے اپنے ہوش مین تو کسیوقت کی نماز قضا کی نہین اتنا نو بال بچون کا بکھیڑا اُن کے ساتھ ہے اور خدا کی مرضی گھر مین سدا تنگی رہتی ہے سب کام کاج بیچاری کو اپنے ہی ہاتھون سے کرنا پڑتا ہے لیکن پنجوقتی نماز اور فہمی بشوقِ کی منزل کیا امکان کہ قضا ہو۔ نصوح۔ سبحان اللہ وہی لوگ بڑے خوش قسمت ہین۔ دنیا کے فقیر دین کے امیر۔ فہمیدہ۔ اور لطف یہ کہ ہر وقت ہشاش بشاش کبھی عسرت کی شکایت یا تنگی کا گلہ کرتے ہم نے تو اُن کو سُنا نہین اور چھوٹے بڑے سب مستغنی اور سیر چشم ہم کو تو اتنا خدا نے دے رکھا ہے لیکن مین سچ کہتی ہون کہین شادی بیاہ مین کسی بیوی کو اپنے سے بہتر زیور یا کپڑا پہنے دیکھتی ہون تو ضرور میرا جی کڑہتا ہے۔ اور بچون کا بھی یہی حال ہے کوئی چیز کسی کے پاس ذرا دیکھ پائین جب تک ویسی ہی موجود نہو جائے میری جان کھا جائین لیکن ہماری بہن کے دلمین کبھی ایسا خیال نہین آتا اگر مجھپر اُن کو حسد ہوتا تو موقع تھا لیکن میرے اور میرے بچون کے زیور اور کپڑے دیکھکر باغ باغ ہو جاتی ہین اور ہر چیز پر کہے جاتی ہین ماشاء اللہ چشم بدور اللہ زیادہ دے اللہ نصیب کرے سچ ہے کہ دنیا کی نعمت اُن کے سامنے رکھدو آنکھ اُٹھا کر بھی تو نہین دیکھتے۔ نصوح۔ سچ ہے الغنی غنی النفس توانگری بدل ست نہ بمال۔: دنیا کے مال و حشمت کی اُنکی نظر مین وقعت ہی نہین تو پھر حسد کیون کرین۔ فہمیدہ۔ اور مجھسے اور میرے بچون سے اسقدر محبت کرتی ہین کہ ڈولی سے اُترتی ہین تو اوپر تلے بلائین لئے چلی جاتی ہین بلکہ مجکو اُن کے بچون سے ذرا بھی اُنس نہین۔ نصوح۔ اُنکی یہ محبت و ہمدردی خدا پرستی کی وجہ سے ہے اور کچھ تمہاری تخصیص نہین سب کے ساتھ اُن کی یہی کیفیت ہوگی۔ فہمیدہ۔ بچون کو کچھ ایسا سدا رکھا ہے کہ کبھی آپس مین لڑتے ہی نہین۔ ایک ہمارے ہین کہ ایکدم کو ایک کی ایک سے نہین بنتی۔ نصوح۔ یہ اُنکی تعلیم و تلقین کا نتیجہ اور اُن کے اپنے عمدہ نمونے کا اثر ہے مگر تم انکو اکثر مہمان بلا کر اپنے یہان رکھا کرو کہ ہمارے گھر پر بھی اُن کا پرتو پڑے۔ فہمیدہ۔ ہماری بہن غیرتمند بڑی ہین مینے کئی بار اُن سے کہا تو یہی جواب دیا کہ میرے ساتھ بکھیڑا بہت ہے تمہاری سسرال والے نہین معلوم دل مین کیا سمجھین کیا کہین اس سے میرا آنا نہین ہو سکتا خدا کرے تم بیٹے بیٹیون کی شادیان کرو تو دیکھو بے بلائے پہنچتی ہون یا نہین۔ نصوح۔ کوئی سامان ایسا نہین ہو سکتا کہ اُن کو فکر معاش سے فارغ البالی ہو۔ فہمیدہ۔ وہ ہمارے بہنوئی صاحب کچھ اُسکی پیروی ہی

نہین کرتے اُن کا یہ مقولہ ہے کہ جتنا ہم کو اب ملتا ہے بس دنیا مین زندگی بسر کرنے کے لئے کافی ہے نصوح
گھر مین تکلیف رہا کرتی ہوگی. فہمیدہ۔ تکلیف تو ہونی ہی چاہیئے بیس روپے مہینے کی نوکری اور ہمارے
بہنوئی کی سی احتیاط اللہ رکھے اتنا بڑا کنبہ مگر جیسا مین نے تم سے کہا جب سُنا انکو شکر گذاری ہی کرتے سُنا
اور کچھ خدا نے برکت بھی ایسی ہی دی ہے کہ کپڑا لتا گہنا پاتا سامان ظاہر حیثیت کے موافق کچھ بُرا نہین
کسی کے قرضدار نہین نیوتہ بیوہار کے ایسے کھرے کہ اگر کسی نے انکے گھر ایک پیسہ دیا ہوگا تو انھون نے
دو ضرور دیئے ہون گے غرض کنبے اور برادری مین بھی کسی سے شرمندہ نہین نصوح۔ بڑی ہی اچھی بات
ہے۔ فہمیدہ۔ اس مین شک نہین کیسی ہی مصیبت ہو مین نے اُن کو مضطر اور بیقرار نہین دیکھا۔ ہر بات مین
اللہ پر توکل۔ خدا پر بھروسہ نصوح۔ مجکو حیرت ہے کہ تم دونون سگی بہنین اور عادتون مین اتنا تفاوت۔ فہمیدہ
مان کے گھر تک تو میرا بھی یہی حال تھا اُنھون نے ہم دونون کو یکسان سکھایا برابر پڑھایا مگر بُرا ہو سسرال سنا
مین تمہارے پلے بندھی تمہارے گھر مین آکر جو دیکھا تو دین کا کچھ تذکرہ نہ پایا رفتہ رفتہ نماز وغیرہ کی سب
عادتین چھوٹ گئین ہماری مان اللہ جنت نصیب کرے بڑی ہی دیندار تھین جب دلہن رخصت کرتے
ہین تو دستور ہے کہ بیٹی کی مان بیٹے کی مان سے کہا کرتی ہے کہ مین تمہاری خدمت کو یہ لونڈی دیتی ہون
ہماری مان نے مجکو اب تک یاد ہے رخصت کیوقت امان جان[لہ] سے یہ کہا تھا کہ دیکھو بوا میری لڑکی نے
آج تک نماز قضا نہین کی ہے اب مین اسکو تمہاری سپرد کرتی ہون اتنا خیال رکھنا کہ اسکی نماز قضا نہ ہو
ورنہ مین بری الذمہ ہون اس کا وبال اسپر ہوگا یا تمہاری گردن پر جب مین نئی نئی بیاہ کر آئی تو شرم کے مارے
اُٹھتی مین نہ تھی چلتی پھرتی مین نہ تھی تمام کنبے کی عورتین ایکدم کو پیچھے سے الگ نہ ہوتی تھین کہ مین تنہائی پا کر
دو رکعت نماز پڑھ لیتی اور باوجودیکہ میری مان نے چلتے چلتے امان جان سے کہہ دیا تھا مگر انھون نے بھی
کچھ خیال نہ کیا بس اسی دن سے میری نماز جانی شروع ہوئی دو چار دن تک دل کو افسوس رہا ہوتے ہوتے
عادت چھوٹ گئی اور ایسی شامت کی مار آئی کہ پھر مجکو نماز نہ پڑھنے کا رنج بھی نہین ہوتا تھا غرض دنیا کے
چند روزہ شرم نے مجکو بھی بیدین بنا دیا اور میری وہی کہاوت ہوئی کہ جسنے کی شرم اُس کے پھوٹے
کرم لیکن چونکہ نماز کی خوبی بچپن سے ذہن مین بیٹھ چکی تھی اب بھی اتنا تھا کہ جسدن سر درد ہوا۔ دو چار وقت
کی نماز ضرور پڑھ لیا کرتی تھی یا کوئی بال بچہ بیمار ہوا تو نماز پڑھنے لگی خدا نے اُس تردد کو دفع کر دیا پھر چھوڑ دی
اب البتہ مین نے مصمم عہد کر لیا ہے کہ برابر نماز پڑھون گی خدا میرے قول کو پورا کرے۔ نصوح آمین

[لہ] نصوح کی ماں اور فہمیدہ کی ساس مراد ہے ۱۲

تم آئین اس کے بعد فہمیدہ نے نیچے اُتر فوراً صالحہ کے واسطے ڈولی بھیجی اور لونڈیون سے کہدیا کہ کہار سواری لیکر آئین تو چپکے سے پہلے خبر مجکو کر دینا

فصل ششم

نصوح اور منجھلے بیٹے علیم کی گفتگو

نصوح نے نماز عصر سے فارغ ہو کر منجھلے بیٹے علیم کو پوچھوایا کہ دیکھو مدرسہ سے آئے یا نہین معلوم ہوا کہ ابھی آئے ہین اور کپڑے اُتار رہے ہین تو کہلا بھیجا کہ اپنی ضرورتون سے فارغ ہو کر ذرا کی ذرا میرے پاس ہو جائین تھوڑی دیر مین علیم مدرسے کا لباس اُتار کر کتابین ٹھکانے سے رکھ باپ کی خدمت مین جا حاضر ہوا دیکھتے ہی باپ نے کہا آؤ صاحب آجکل تو مین نے سُنا ہے کہ تم کو بہت ہی محنت کرنی پڑتی ہے ۔ بیٹا ۔ امتحان ششماہی قریب ہے اُسکے واسطے کچھ تیاری کر رہا ہون دن تھوڑے سے رہگئے اور کتابین دیکھنے کو بہت باقی ہین ہر چند ارادہ کرتا ہون کہ رات کو گھر پر کتابین دیکھا کرون مگر نہین بن پڑتا ۔ لوگ بھو بھائی جان کے پاس آکر بیٹھتے ہین ایسی اُدھم مچاتے ہین کہ طبیعت اچاٹ ہوئی چلی جاتی ہے ۔ باپ ۔ پھر تم کچھ اس کا انسداد نہین کرتے ۔ بیٹا ۔ اس کا انسداد میرے اختیار سے خارج ہے اور رات رائگان جاتی ہے ۔ دن کو البتہ مینے مکان کا رہنا ہی چھوڑ دیا صبح ہوئی اور اپنے ہم جماعت کے یہان چلا گیا ۔ باپ ۔ اور بڑے امتحان کے واسطے بھی تم کچھ تیاری کر رہے ہو ۔ بیٹا ۔ ابھی اُس کے بہت دن پڑے ہین اس سے فارغ ہو کر دیکھا جائے گا ۔ باپ کیا اُس کا کوئی وقت مقرر ہے ۔ بیٹا ۔ جناب ہان بڑے دنکی تعطیل کے قریب ہوا کرتا ہے ۔ باپ نہین نہین تم نے میری مراد کو نہین سمجھا مین حساب آخرت کو بڑا دن کہتا ہون کیا وہ بڑا امتحان نہین ہے ۔ علیم ۔ کیون نہین سچ پوچھئے تو سب سے بڑا سخت امتحان وہی ہے باپ ۔ تو جب مین تمہارے ان دنیاوی چھوٹے چھوٹے امتحانون کی خبر رکھتا ہون تو کیا اُس بڑے سخت امتحان کی نسبت مین نے تمسے پوچھا تو کچھ بیجا کیا ۔ بیٹا ۔ جناب مین تو نہین کہتا کہ آپنے بیجا کیا ایسا کہنا میرے نزدیک گستاخی اور گناہ دونون ہین ۔ باپ ۔ اچھا تو مین سننا چاہتا ہون کہ تم اُس بڑے سخت امتحان کیواسطے کیا تیاری کر رہے ہو ۔ بیٹا ۔ جناب سچ تو یہ ہے کہ مینے اُس امتحان کیواسطے مطلق تیاری نہین کی ۔ باپ ۔ کیا یہ غفلت نہین ہے ۔ بیٹا ۔ جناب غفلت بھی پرلے درجے کی غفلت ہے باپ ۔ لیکن جب تم ایسے دانشمند ہو کہ دنیا کے چھوٹے چھوٹے امتحانون کے لئے مہینون اور برسون پہلے سے

۲۹۲۸

تیاری کرتے ہو اُس سخت امتحان سے غافل رہنا بڑے تعجب کی بات ہے بیٹا۔ شامت نفس۔ باپ۔ لیکن تمہاری غفلت کا کچھ اور بھی سبب ضرور ہوگا۔ بیٹا سبب یہی ہے میری سہل انکاری۔ باپ۔ تم جواب دیتے ہو۔ لیکن صرف لفظوں کو پھیر پھار کر مین تم سے غفلت کا سبب پوچھتا ہون اور تم نے کہا کہ سہل انکاری سہل انکاری اور غفلت ایک چیز ہے گویا تم نے غفلت کو غفلت کا سبب کہا بیٹا۔ شاید گھر مین دینداری کا چرچا نہونے سے میری غفلت کو ترقی ہوئی۔ باپ بیشک یہی سبب ہے تمہاری غفلت کا۔ اور مین نے تم سے کھود کھود کر اس لیے دریافت کیا کہ جہان تک تمہاری غفلت میری بے پروائی کیوجہ سے ہے اس کا الزام مجھپر ہے اور ضرور ہے کہ مین تمہارے روبرو اُس کا اقرار کرون اور تم چھوٹے ہو کر مجکو ملامت کرو۔ بیٹا۔ نہین جناب قصور سراسر میرا ہے مجکو خدا نے اتنی موٹی بات سمجھنے کی عقل دی تھی کہ مجکو ایک نہ ایک دن مرنا ہے اور میرے پیدا کرنیسے صرف یہی غرض نہین ہونی چاہیے کہ مین جانورونکی طرح کھانے اور پانی سے اپنا پیٹ بھر کر سویا کرون گا۔ باپ تمہاری باتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہاری دینی معلومات بھی کم درجہ کی نہین ہین لیکن نہ تو دین کے مسائل مین نے تم کو خود سکھائے نہ اُنکے سیکھنے کی کبھی تاکید کی مدرسے مین تاریخ جغرافیہ ہندسہ و ریاضی کے سوائے کوئی دوسری چیز پڑھاتے نہین پھر تم نے دینی معلومات حاصل کی تو کہان سے کی۔ بیٹا۔ اس مین شک نہین کہ مینے چھوٹی سی عمر مین قرآن پڑھا تھا لیکن وہ دوسرے ملک کی زبان مین ہے طوطے کی طرح اول سے آخر تک پڑھ گیا۔ مطلق سمجھ مین نہین آیا کہ اس مین کیا لکھا ہے اور کیا اس کا مطلب ہے پھر مکتب مین گیا تو وہان بھی کوئی دین کی کتاب پڑھنے کا اتفاق نہوا قصے کہانی اُن مین بھی اکثر بُری بُری باتین یہانتک کہ جن دنون مین بہار دانش پڑھتا تھا ایک پادری صاحب چاندنی چوک مین سر بازار وعظ کہا کرتے تھے مکتب سے آتے ہوئے لوگون کی بھیڑ دیکھکر مین بھی کھڑا ہو جاتا پادری صاحب کے ساتھ کتابون کا بھی ایک بڑا بھاری ذخیرہ رہتا تھا اور اکثر لوگون کو اُس مین سے کتابین دیا کرتے تھے ہمارے مکتب کے کئی لڑکے بھی کتابین لائے تھے اُنھون نے کتاب کی جلد تو اُکھاڑ لی اور ورقون کو یا تو پھاڑ کر پھینکدیا یا پٹھے بنائے کتابون کی عمدہ عمدہ جلدین دیکھکر مجکو بھی لالچ آیا اور مین نے کہا چلو ہم بھی پادری صاحب سے کتابین مانگین مکتب سے اُٹھ مین سیدھا پادری صاحب کے پاس چلا گیا بہت سے لوگ اُنکو گھیرے ہوئے تھے اُن مین ہمارے مکتب کے بھی دو چار لڑکے تھے لوگ اُن کے ساتھ کچھ مذہبی بحث کر رہے تھے اُسکو مین نے خوب نہین سمجھا مگر ایک بات تھی کہ اکیلے پادری صاحب ایکطرف تھے اور ہندو مسلمان سیکڑون آدمی ایک طرف لوگ اُنکو بہت سخت باتین

بھی کہتے تھے کوئی دوسرا ہوتا توضرور لڑ پڑتا مگر پادری صاحب کی پیشانی پر چین بھی تو نہین آتی تھی
سخت بات سُنکر اُلٹے مُسکرا دیتے تھے لڑکے ایک شیطان ہوتے ہین تھوڑی دیر تک تو کھڑی سنتے
رہے چلنے لگے تو اُن مین سے ایک نے کہا لولو ہے بے لولو ہے اُس کی یہ بات سب لوگون کو ناگوار ہوئی
دوچار آدمیون نے اُسکے مارنیکے لیے پتھر بھی اُٹھائے پادری صاحب نے روکا اور منع کیا کہ خبردار اس سے
کچھ مت بولو لولو موتی کو بھی کہتے ہین شاید اُسنے یہ سمجھکر کہا تو اُسکو انعام دینا چاہیے پادری صاحب کی
اس بات نے مجھپر کیا شاید سب لوگون کے دل پر بڑا ہی اثر کیا اور جب شام ہوئی تو لوگ رخصت ہوئے کئی آدمی
آپس مین کہتے جاتے تھے کہ بھائی اُس شخص کا عقیدہ چاہے کیسا ہی ہو لیکن حلم اور بُردباری یہ صفت
تو ہمین اولیاء اللہ کی سی ہے غرض پادری صاحب تو وعظ مین مصروف تھے اور مین اپنی تاک مین تھا کہ ذرا
بھیڑ کم ہو یا پادری صاحب کا سلسلہ سخن منقطع ہو تو کتاب مانگون لیکن نہین معلوم پادری صاحب کو میرے
قیافہ سے یا کسطرح پر معلوم ہو گیا کہ مین اُنسے کچھ کہنا چاہتا ہون آپ ہی پوچھا کہ صاحبزادے تم کچھ مجھ سے
کہو گے مین نے کہا کہ آپ سب لوگون کو کتابین دیتے ہین ایک کتاب مجکو بھی دیجیے۔
پادری صاحب۔ بہت خوب اس الماری مین سے تم ایک کتاب پسند کر لو مینے سنہری
جلد کی ایک بڑی موٹی سی کتاب چھانٹی تو پادری صاحب نے کہا مجکو اس کے
دینے مین کچھ عذر نہین لیکن تم اس کو پڑھ بھی سکو گے کونسی کتاب تم پڑھتے ہو مین نے کہا بہار دانش۔ پادری
صاحب۔ بھلا آجکا سبق مین سنون مینے جزدان سے کتاب نکال پڑھنا شروع کیا اُسدن کا سبق ایسا
فحش اور بیہودہ تھا کہ لوگون کے مجمع مین مجکو اُس کا پڑھنا دشوار تھا بمشکل مین نے کوئی دو تین سطرین
پڑھی ہونگی کہ پادری صاحب نے فرمایا بیشک تم نے جو کتاب پسند کی ہے اسکو بخوبی پڑھ سکوگے اور وہ کتاب
مین تم کو خوشی سے دیتا ہون لیکن مین افسوس کرتا ہون کہ کیون مینے تمکو ایسی کتاب کے پڑھنے کو کہا جسکے
پڑھنے سے تم اور سننے سے مین اور یہ صاحب جو کھڑے ہوئے ہین خدا کے گنہگار ہوئے خدا ہم سبکی خطا معاف
کرے اور تم چاہے میری دوسری بات مانو یا نہ مانو لیکن اس کتاب کو تو ضرور چھوڑ دو کہ اس کا مطلب تمہارے
مذہب کے بھی بالکل خلاف ہے مین تم سے سچ کہتا ہون کہ ایسے پڑھنے سے نہ پڑھنا تمہارے حق مین بہت بہتر ہے
یہ کتاب جو تم کو گناہ اور بُرائی سکھاتی اور بد اخلاقی اور بیحیائی کی خراب راہ دکھاتی ہے باوجودیکہ لوگ
پادری صاحب کی ہر ہر بات کو کاٹتے تھے مگر اس کو سب نے تسلیم کیا پادری صاحب نے جو کتاب مین مانگ کر

لایا اس کا نام تو مجکو معلوم نہین مگر سلیس اُردو مین کسی خداپرست اور پارسا آدمی کے حالات تھے اگرچہ فی الواقع مین
اُس کتاب کو جلدی کے لالچ سے لایا تھا لیکن مینے کہا کہ لاؤ دیکھو تو ہمین کیا لکھا ہے چنانچہ مینے اُسکو دیکھنا
شروع کیا جون جون مین اُس کو پڑہتا جاتا تھا میرا دل اُس مین لگتا تھا اور اُس کی باتین مجکو بہت بھلی معلوم
ہوتی جاتی تھین اُس کتاب کے پڑھنے سے مجکو معلوم ہوا کہ میرا طرز زندگی جانوروں سے بھی بدتر ہے اور مین روئے زمین کی
بدترین مخلوقات ہون اکثر اوقات مجکو اپنی حالت پر رونا آتا تھا اور گھر والون کا وتیرہ دیکھ دیکھکر مجکو ایک وحشت
ہوتی تھی یا تو میری یہ کیفیت تھی کہ مصیبت مند لوگون کو دیکھکر ہنسا کرتا تھا یا اُس کتاب کی برکت سے دوسرونکی
تکلیف کو مین اپنی تکلیف سمجھنے لگا مکتب اور بہار دانش دونون کو تو مینے اُسیدن سے سلام کیا تھا جس روز کہ
پادری صاحب نے مجکو نصیحت کی گھر مین اکیلا پڑا ہوا دن بہر اُسی کتاب کو دیکھا کرتا مکتب کے لڑکے چند بار مجکو بلانے
آئے مگر مین نہ گیا آخر خود میانجی صاحب تشریف لائے اور مین نے جی کو مضبوط کرکے اُن سے صاف کہدیا کہ
مجکو پڑھنا منظور نہین آپ اُن دنون دکھن مین تشریف رکھتے تھے - ایک روز نصیبون کی شامت مین -
نہین معلوم کہان چلا گیا میری غیبت مین وہ کتاب کہین بھائی جان کی نظر پڑگئی اور شب برات کے کوئی
چار پانچ دن باقی تھے بھائی جان کو پٹھاخون کے واسطے ردی درکار تھی بے تامل کتاب کو چیر پھاڑ کر برابر کردیا
مینے آکر دیکھا ہتیرا سر پٹکا کیا ہوتا تھا دوڑا ہوا چوک گیا کہ پادری صاحب ہون تو دوسرا نسخہ لاؤن مگر معلوم ہوا کہ
پادری صاحب آگرے چلے گئے ہین کف افسوس ملکر رہگیا بھائی صاحب کے دوستون سے شکایت کی تو اُنھون نے
کہا میان شکر کرو کہ وہ کتاب پھنک گئی نہین تو تم کرسٹان ہی ہو گئے تھے - یہ جواب سُنکر تو مجکو ایک نئی حیرت پیدا ہوئی
کہ اگر کرسٹان ایسے ہی لوگ ہوتے ہین جن کا حال مینے اُس کتاب مین پڑھا تو اُنکو برا سمجھنا کیا معنے - خیر چندے
یہ خیالات رہے اُس کے بعد تو مین مدرسے مین داخل ہوا اور دوسری طرف متوجہ ہوگیا - اگر آپکے نزدیک میرے
خیالات دین و مذہب سے علاقہ رکھتے ہین تو یہ صرف اُس کتاب کا اثر ہے ورنہ دین کا کوئی رسالہ بھی مجکو دیکھنے کا
اتفاق نہین ہوا - ہان اہل اسلام اور عیسائیون کی معتقدات مین کچھ اختلاف ہے مگر پھر بھی جسقدر کہ عیسائیون کا
مذہب اسلام سے ملتا ہوا ہے اتنا کوئی دوسرا مذہب نہین ملتا قرآن مین کئی جگہ عیسائیون اور اُنکے بزرگان دین
قسیسیون اور راہبون کی تعریف آئی ہے عیسائیونکی نرم دلی اور خاکساری کی مدح کی ہے انکی انجیل کلام الٰہی ہے
عیسائیون کے ساتھ مواکلت درست مناکحت روا غرض مغائرت کہ اہل اسلام عیسائیون کے ساتھ برتتے
ہین ایک امر ناشروع ہے اور مین نہین سمجھتا کہ ہمارے مذہب کی عمدہ کتابین تمہارے دلپر پادری صاحب کی

کتاب سے بہتر اثر کرتین خصوصًا جو ضروریات کہ مجکو درپیش ہے مجکو یقین ہے کہ تمہارا اُس کتاب کو دیکھہ لینا اُس مین بہت کام آیگا ہمدردی کی جیسی کچھ تاکید ہے تم نے اُس کتاب مین ضرور دیکھا ہوگا - بیٹا - اگر وہ مذہبی کتاب بھی تو مین جانتا ہون کہ خاکساری اور ہمدردی شرط عیسائیت ہے - باپ شرط عیسائیت بلکہ شرط انسانیت ہے ؎ درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ✣ ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیان لیکن مین تم سے سُننا چاہتا ہون کہ تم اس فرض کی تعمیل کہان تک کرتے ہو بیٹا جناب شاید اگر مین اس کو ہمدردی کہہ سکون تو مدرسے کا جو لڑکا مجھ سے کچھ پوچھنا یا پڑھنا چاہتا ہے مین اُس مین مطلق دریغ نہین کرتا گو میرا ذاتی حرج بھی ہوتا ہو امتحان سالانہ مین مجکو نقد روپے ملے تھے مین نے ایک پیسہ اپنے اوپر خرچ نہین کیا محلے مین چند آدمی رہتے ہین جنکو مین محتاج سمجھتا ہون وقتًا فوقتًا اُن کو اسمین سے دیتا رہا بلکہ ایکمرتبہ مین ایک دقت مین بھی مبتلا ہو گیا تھا - باپ - وہ کیا - بیٹا - ایک مرتبہ عید کو ایک بڑی بھاری ٹوپی مجکو امان جان نے بنادی تھی وہی ٹوپی اوڑھے ہوئے مین خالہ جان کے یہان جاتا تھا میان مسکین کے کوچہ مین پہنچا تو بہت سے چپراسی پیادے ایک گھر کو گھیرے ہوئے تھے اور بہت سے تماشائی بھی وہان جمع تھے یہ دیکھکر مین بھی لوگون مین جا گھُسا تو معلوم کیا ہوا کہ ایک غریب نہایت بوڑھی سی عورت ہے اور چھوٹے چھوٹے کئی بچے ہین سرکاری پیادے اُسکے میان کو پکڑے لیے جاتے تھے اسواسطے کہ اُس نے کسی بنیئے کے یہان سے اُدھار کھایا تھا اور بنیئے نے اُسپر ڈگری جاری کرالی تھی وہ مرد مانتا تھا کہ قرضہ واجب ہے مگر کہتا تھا کہ مین کیا کرون اسوقت بالکل تہیدست ہون ہرچند اس بیچارے نے بنیئے کی اور سرکاری پیادون کی بہتیری ہی خوشامد کی مگر نہ بنیا مانتا تھا نہ پیادے باز آتے تھے اور پکڑے لیے جاتے تھے اور لوگ جو وہان کھڑے تھے اُنھون نے بھی کہا لالہ جہان تم نے اتنے دنون صبر کیا دس پانچ روز اور صبر کر جاؤ تو بنیا بولا اچھی کہی میان جی اچھی کہی برسون کا لہنا اور روج کی ٹال مٹول بھگوان جانے ابھی تو لکھا لصاحب کی اجت اتروائے دیتا ہون" وہ شخص جسپر ڈگری جاری تھی غریب تو تھا لیکن غیرتمند بھی تھا بنیئے نے جو عزت اُتروانے کا نام لیا سُرخ ہو گیا گھر مین گھُس تلوار میان سے نکال چاہتا تھا کہ بنیئے کا سر الگ کردے کہ اُس کی بیوی اُسکے پیرون مین لپٹ گئی اور رو کر کہنے لگی خدا کیلیے کیا غضب کرتے ہو یہی تمہارا غصہ ہے تو پہلے مجھپر اور بچون پر ہاتھہ صاف کرو کیونکہ تمہارے بعد ہمارا تو کہین بھی ٹھکانا نہین مان کو روتا دیکھہ بچے اسطرح ڈاڑھ مار کر روئے کہ میرا دل ہلگیا اور دوڑ کر سبکے سب باپکو لپٹ گئے اُنکی

یہ حالت دیکھکر خانصاحب بھی ٹھنڈے ہوئے اور تلوار کو میان کر کھونٹی سے لٹکا دیا اور بی بی سے پوچھا
تو نیکبخت پھر مجکو اس بیعزتی سے بچنے کی کوئی تدبیر بتا بی بی نے کہا کہ آپ جو چیز گھر مین ہے اس کو دیکر کسی طرح اپنا پنڈ چھڑاؤ
تم کسی طرح رہجاؤ تو پھر جیسی ہوگی دیکھی جائے گی تو آچکی پانی پینے کا کٹورا نہین معلوم کن وقتون کی ہلکی
ہلکی بے قلعی دو پتیلیان یہی اس گھر کی کل کائنات تھی چاندی کی دو چوڑیان لیکن ایسی پتلی جیسے تار
اس نیک بخت عورت کے ہاتھون مین تھین یہ سب سامان خانصاحب نے باہر لا کر اُس بنئے کے روبرو
رکھدیا تو بنیا اُن چیزون کو ہاتھ ہی نہین لگاتا تھا لوگون نے بہت کچھ کہا سُنا یہانتک کہ اُن سرکاری
پیادون کو بھی رحم آیا اُنھون نے بھی بنئے کو سمجھایا بارے خدا خدا کر کے وہ اس بات پر رضامند ہوا کہ پانچ روپیہ
اصل اور دو روپیہ سود ساتون کے ساتون دیدین تو فارغخطی لکھدے لیکن خان صاحب کا کل اساسہ چار
ساڑھے چار سے زیادہ کا نہ تھا تب پھر گھر مین گئے اور بی بی سے کہا کہ ڈھائی روپیہ کی کسر رہگئی ہے بی بی
نے کہا اب تو کوئی چیز بھی میرے پاس نہین ہان لڑکی کے کانون مین چاندی کی بالیان ہین دیکھو جو اُن کو ملا کر
پوری پڑے وہ لڑکی کوئی چھ برس کی تھی بس بعینہ جتنی ہماری حمیدہ مان جو لگی اس کی بالیان اُتارنے
وہ لڑکی اس حسرت کے ساتھ روئی کہ مجھ سے ضبط نہو سکا اور مینے دلمین کہا کہ الٰہی اسوقت مجھسے کچھ
بھی اسکی مدد نہین ہوسکتی فوراً دل مین آیا کہ ایک روپیہ اور کوئی دو آنے کے پیسے تو نقد میرے پاس ہین
دیکھون ٹوپی بکجائے تو شاید خانصاحب کا سارا قرضہ چک جائے بازار تو قریب تھا ہی فوراً مین گلی کے
باہر نکل آیا رومال تو سر کو لپیٹ لیا اور ٹوپی ہاتھ مین سلے ایک گوٹے والے کو دکھائی اُس نے چھ کی
آنکی مین سلے بھی چھوٹتے ہی کہا لا بلا سے چھ ہی دے غرض چھ وہ اور ایک میرے پاس نقد تھا
ہی ساتون روپئے لے مینے چپکے سے اُس عورت کے ہاتھ پر رکھدیئے تب تک پیادے خانصاحب کو
گرفتار کر لیجا چکے تھے اور گھر مین رونا پیٹنا مچ رہا تھا دفعتاً پورے سات روپے دیکھ اُس عورت پر ایک
شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور اُس خوشی مین اُس نے کچھ نہین سوچا کہ روپیہ کیسا ہے
اور کس نے دیا ہے فوراً اپنے ہمسایہ کو روپیہ دیکر دوڑایا اور خود بچون سمیت دروازے مین آکھڑی ہوئی
بات کی بات مین خان صاحب چھوٹ آئے تو بچون کو کیسی خوشی کہ کودین اور اچھلین کبھی
باپ کے کندھے پر کبھی مان کی گود مین اور کبھی ایک پر ایک اب اُس عورت کو میرا خیال آیا اور بچون سے کہا
کمبختو کیا ادہم مچاتے ہو (اور میری طرف اشارہ کر کے کہا) دعا دو اُس اللہ کے بندے کی جان و مال کو

جس نے آج باپ کی اور تم سب کی جانین رکھ لین نہین ٹکڑا بھی مانگا نہ ملتا کوئی چچا یا ماموں بیٹھا تھا
کہ اُس کو تمہارا مددہوتا اور اس مصیبت کیوقت تمہاری دستگیری کرتا صرف ایک باپکے دم کا سہارا
اللہ رکھے اُس کے ہاتھ پاؤن چلتے ہین تو محنت سے مزدوری سے خدا کا شکر ہے روکھی سوکھی روز
کے روز دو وقت نہین تو ایک وقت ملے تو جاتی ہے ہمارے حق مین تو یہ لڑکا کیا ہے رحمت کا فرشتہ
ہے نہ جان نہ پہچان نہ رشتہ نہ ناتا اور اُس اللہ کے بندے نے بھر مٹھی روپیہ دیکر آج ہم سبکو نئے سر سے
زندہ کیا۔ وہ بچے جس شکرگذاری کی نظر سے مجکو دیکھتے تھے اُس کی مسرت ابتک مین اپنے دل مین
پاتا ہون روپیہ خرچ کرنے کے بعد مجکو عمر بھر ایسی خوشی نہین ہوئی جیسی کہ اُسدن تھی مگر دونون میان
بی بی کے ذہن مین اُسوقت تک یہ بات نہین آئی تھی کہ مینے روپیہ اُن کو دیدیا وہ سمجھتے تھے کہ قرض کے
طور پر دیا ہے وہ عورت مجکو اپنے گھر مین لیگئی اور ٹوٹی سی ایک چوکی پڑی تھی مین ہرچند منع کرتا رہا جلدی
سے اُس کو اپنے دوپٹے سے جھاڑ مجکو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور میان سے بولی لوج کوئی تم جیسا بیخبر ہو
کھڑے کیا ہو جاؤ ایک گلوری بازار سے میان کے لئے بنوا لاؤ مین۔ نہین مین پان نہین کھاتا تکلیف
مت کرو۔ عورت۔ بیٹا تمہاری خدمت مین اور ہم کو تکلیف جی چاہتا ہے کہ آنکھین تمہارے تلوؤن مین
بچھا دون قربان اس پیاری پیاری صورت کے نثار اس بھولی بھولی شکل کے۔ بیٹا تم یہ تو بتاؤ
کہ تم ہو کون مین۔ میری خالہ میان صابر بخش کی سرائے مین رہتی ہین۔ عورت پھر بیٹا یہ اپنا روپیہ
تم ہمسے کب لوگے ہم اپنا اور بچون کا پیٹ کاٹین گے اور تمہارا قرضہ سب سے پہلے ادا کرین گے مگر کام
ان دنون مندا ہے دین گے تو ہم جسطرح بن پڑے گا دو ہی مہینے مین مگر جہان تم نے اتنی مہربانی کی ہے
للہ اتنا سلوک اور کرو کہ دو روپیہ مہینہ قسط کا لیا کرو۔ مین۔ آپ روپیے کے ادا کرنے کا کچھ فکر نہ کیجیے
مینے لینے کی نیت سے نہین دیا یہ سُنکر تمام خاندان کا خاندان اتنا خوش ہوا کہ مین بیان نہین کرسکتا اور
مین اُن مین اس وقعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جیسے خوش دل اور شکرگزار رعایا مین کوئی بادشاہ یا حلقہ
مریدان ارادتمند مین کوئی پیر و مرشد اس عورت کے منہ سے مارے خوشی اور شکرگذاری کے بات نہین
نکلتی تھی بار بار میری بلائین لیتی تھی اور میرے ہاتھون کو چومتی تھی اور آنکھون کو لگاتی تھی اُسکی بلا دین مین
رومال سر پر سے کھسک گیا تو اُسنے دیکھا کہ میرے سر پر ٹوپی نہین پوچھا تو مجکو کہنا پڑا کہ وہی ٹوپی بیچکر مینے
روپیہ دیا پھر تو اُس کا یہ حال تھا کہ بچھی جاتی تھی سات روپے کی بھی کچھہ حقیقت تھی مگر مجکو سیکڑون

ہزاروں ہی دعائیں دی ہوں گی اُس نے جو اتنی احسان مندی ظاہر کی میں اُلٹا اُسی کا ممنون ہوا
جسقدر وہ خوشامد کرتی تھی میں زمین میں گڑا جاتا تھا غرض میں وہاں سے رخصت ہوا تو ٹوپی نہ ہونیکی
وجہ سے سیدھا گھر لوٹ آیا گلی میں بھائی جان سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے میری ہیئت کذائی دیکھکر
تعجب کیا اور پوچھا کہ ایں کیا ٹوپی کے بدلے چنے لے کھائے میں نے کچھ جواب نہیں دیا اسواسطے
کہ مجکو اُس بات کا ظاہر کرنا منظور نہ تھا شام کو بھائی جان سے اور اماں جان سے تکرار ہوئی بھائی
جان کچھ روپئے مانگتے تھے اور اماں جان کہتی تھیں بیٹا ان فضول خرچیوں سے گھر کے دن چلے گا
تو پرسوں میں نے تم کو چار روپے دیئے تم چاروں کے چاروں برابر کئے ناخن بھر چیز تم گھر میں لا کے ہو
تو بتاؤ اتنا چٹورپن ایسا اسراف بھائی جان نے کہا میں چٹورا نہیں ہوں چٹورے تمہارے منجھلے
صاحبزادے ہیں جن کو تم بڑا مولوی سمجھتی ہو کہ سر کی ٹوپی تک بیچکر کھا گئے اماں جان نے مجکو بلا کر پوچھا۔
میں نے کہا اگر بیچکر کھا جانا ثابت ہو جاوے تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔ اماں جان۔ پھر کیا کہیں کھو دی
میں۔ کھوئی بھی نہیں اماں جان۔ بھائی تو تعجب تماشے کا لڑکا ہے بیچی نہیں کھوئی نہیں پھر ٹوپی گئی
تو کہاں گئی میں اگر آپ کو میری بات کا اعتبار ہے تو بس سمجھ لیجئے کہ میں نے کہیں اُسکو بیجا طور پر صرف نہیں کیا۔ اماں جان۔
اگر یہی تمہارے لچھن ہیں تو تم نے پڑھ لکھکر ڈبویا میں اسوقت عجب مشکل میں مبتلا تھا ظاہر کرنیکو جی
نہیں چاہتا تھا اور بے ظاہر کئے بن نہیں پڑتی تھی ع گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل + مگر مجکو یقین تھا کہ
جب میرا معاملہ پاک و صاف ہے تو گو بالفعل بھائی جان کے کہنے اور میرے چپ رہنے سے اماں جانکو
ایک بدگمانی سی ہو گئی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ضرور اُن کے دل سے خدشہ دفع ہو جائے گا اور کچھ
نہو گا تو میرے اگلے پچھلے فعلوں کو دیکھکر اتنا تو جی میں سمجھ لینگی کہ بیٹا بدراہ نہیں ہے نہیں معلوم ٹوپی کا
کیا بھید ہے۔ سو خدا کی قدرت کہ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ صالحہ بیمار پڑی تو اماں جان اُس کی
عیادت کو گئیں میں اُن کے ساتھ تھا ابھی اماں جان سواری سے نہیں اُتری تھیں کہ اُدھر سے وہی
خانصاحب چلے آرہے تھے مجکو دیکھکر دور ہی سے دعائیں دینے لگے اور ایسے تپاک اور دلسوزی کے
ساتھ میری خیر و عافیت پوچھی کہ جیسے کوئی اپنا بزرگ اور اپنا عزیز دریافت حال کرتا ہے خیر میں نے
مناسب حالت جواب دیا اماں جان آخر یہ سب پردے کے اندر بیٹھی سن رہی تھیں اُترتے کے ساتھ ہی مجھسے
پوچھا علیم یہ کون شخص تھا جو تمسے باتیں کر رہا تھا میں۔ یہ ایک خانصاحب ہیں اور میاں مسکین کے

کوچہ مین رہتے ہین- بس مین اسی قدر جانتا ہون- امان جان- لیکن باتین تو تم سے ایسی گردیدہ ہو ہو کر کرتے تھے کہ گویا برسون کی جان پہچان ہے- مین- نہین شاید ان کو میرا نام بھی معلوم نہین- امان جان- پھر تمہارے ساتھ ایسے خلوص سے کیون پیش آئے- مین- بعض لوگون کا دستور ہوتا ہے کہ ذرا سے تعارف مین بھی بڑے تپاک کے ساتھ ایسے خلوص سے پیش آیا کرتے ہین اگرچہ میرے جواب سے امان جان کی تشفی نہین ہوئی مگر اُن کو اندر جانے کی جلدی تھی چلی گئین خان صاحب نے کہین اپنے گھر میرا تذکرہ کیا مین تو گھر چلا آیا مگر غالب ہے کہ اُنکی بیوی امان جان کے پاس گئین اور میرے اُس ٹوپی بیچنے اور روپیہ دینے کا تمام ماجرا بیان کیا پھر جو امان جان آئین تو مجھسے کہنے لگین کہ علیم ہمنے آخر تمہاری چوری پکڑی پر پکڑی مینے حیران ہو کر پوچھا کہ میری چوری- امان جان- جی ہان چوری- مین- بھلا مین سنون- امان جان کیون تم پہلے ٹوپی کا حال بتالو تب مجھسے اپنی چوری کی حقیقت سُنو- اتنا کہنے سے مین سمجھ گیا اور ہنسکر چپ ہو رہا- باپ- بیشک جتنی باتین تم نے بیان کین داخل ہمدردی ہین خصوصًا یہ خانصاحب کا قصہ ہمدردی کی ایک اعلیٰ درجہ کی مثال ہے لیکن چشمے سے پہلے وہ مقامات سیراب ہونے چاہئین جہان سے وہ چشمہ نکلا ہے اسیطرح پہلے اپنے عزیز و اقارب نیکی اور سلوک کے مستحق ہین- بیٹا- خدا کا شکر کرتا ہون کہ میرے قریب کے رشتہ دار میرے سلوک کے حاجتمند نہین ہین اور خدا نے اُنکو مجھسے بے نیاز اور مستغنی کیا ہے- باپ- کیا سلوک صرف روپے پیسے ہی کے دینے سے ہوتا ہے- بیٹا- مین تو ایسا ہی سمجھا تھا- باپ- نہین جو جس چیز کا حاجتمند ہو اُس کا رفع حاجت کرنا ہمدردی اور نفع رسانی ہے- ہمارا خاندان دینداری سے بے بہرہ اور خدا شناسی سے بے نصیب ہے اور شیوۂ خداپرستی مین ہر ہر متنفس کو تعلیم و تلقین کی حاجت اور وعظ و نصیحت کی ضرورت ہے تم نے اس فرض کو ادا کرنا تو درکنار ابھی تک فرض ہی نہین سمجھا- بیٹا- آپ بجا فرماتے ہین مجھسے بڑی غلطی ہوئی- باپ- کہین زیادہ غلطی میری ہے بہرحال اب بھی تلافی مافات کرنی ضرور ہے اور مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے گھر کسی کو لایعنی طور پر زندگی بسر نہ کرنے دون گا اگرچہ مین اس بات کو نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ تسلیم کرتا ہون کہ اب اصلاح کا وقت باقی نہین اور میرا عزم عزم بے ہنگام ہے لیکن اگر تم میری مدد کرو تو مین کامیابی کی بہت کچھ امید کر سکتا ہون- بیٹا- انشاء اللہ آپ مجکو نافرمان بیٹا اور ناخلف فرزند نہین پائین گے مگر مجکو حیرت ہے کہ آپ کی کیا مدد کر سکون گا- باپ- تمہارا یہی مدد کرنا ہے کہ بس تم دینداری کا

نمونہ بنجاؤ اور اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنون تم نے بضرورت امتحان موسمی توبہ کر رکھی ہے لیکن مناسب یہ ہے کہ گنجفہ شطرنج۔ کبوتر۔ کنکوا۔ بٹیر۔ مرغ تمام مشاغل لایعنی کے ترک کا عہد واثق کرو۔ بیٹا۔ یہ تو سراسر میری منفعت کی بات ہے اور اگر مین اس مین کسی طرح کا انکار کرون تو آپ کی نافرمانی اپنی خرابی خدا کا گناہ دنیا کی بدنامی عاقبت کی رسوائی کوئی پہلو بھی تو اچھا نہین اور اگر بالفرض آپ کوئی ایسی بات بھی فرماتے جس مین میرا نقصان ہوتا تاہم مجکو سوائے تعمیل ارشاد کیا چارہ تھا بندہ اور خدا غلام اور مالک رعیت اور بادشاہ نوکر اور آقا۔ بی بی اور شوہر شاگرد اور اُستاد بیٹا اور باپ مین تو جانتا ہون یہ سب کچھ ایک ہی طرح کی نسبتین ہین اور مین وعدہ کرتا ہون کہ انشاءاللہ میرا طرز زندگی ایسا ہی ہوگا جیسا آپ کو منظور ہے۔ باپ بارک اللہ وجزاک اللہ بس تم نے آج مجکو مطمئن کر دیا خدا تم کو دنیا اور دین دونون مین سرخرو رکھے۔ اچھا اب جاؤ اپنا کام کرو ذرا اپنے بڑے بھائی کو میرے پاس بھیجدینا۔ بیٹا۔ شاید آپ یہی گفتگو اُن سے کرنا چاہتے ہین۔ باپ۔ ضرور۔ بیٹا۔ اگر بالمشافہ اُن سے گفتگو نہوتی تو میرے نزدیک بہتر تھا۔ باپ تمہارا خوف بیجا نہین ہے مین کئی کئی دن سے اس بات مین غور کر رہا ہون آخرکار یہی تجویز ٹھیری کہ ایک دفعہ مجکو رو در رو اتمام حجت کردینا ضرور ہے

فصل ہفتم

نصوح نے اپنے بیٹے کلیم کو بلوایا اور وہ نہ آیا ہر چند فہمیدہ اور علیم نے سمجھایا

یونس علیم رخصت ہوکر مردانے مکان مین گیا تو میان کلیم کو پیام طلب جا سنایا۔ کلیم۔ کیا ہے خیریت تو ہے آجکل تو ہم لوگون پر بڑی عنایت ہے۔ علیم۔ بھلا کبھی عنایت نہین بھی تھی۔ کلیم۔ اسکو کوئی سلیم سے پوچھے اتنے مین سلیم بھی دروازے سے نمودار ہوا مگر اس سے پہلے وہ اپنا سر منڈوا چکا تھا اور اس خیال سے کہ ایسا نہو بڑے بھائی جان دیکھ لین چاہتا تھا کہ چپکے دبے پاؤن گھر مین گھس جائے لیکن جون ہی بیچارے نے دروازے کے اندر قدم رکھا تھا کہ کلیم نے آواز دی سلیم تو بھائی کی آواز سنکر کانپ اُٹھا اور سمجھا کہ منڈواتے ہی اولے پڑے مگر منجھلے بھائی کو بیٹھا ہوا دیکھکر کسیقدر دم مین دم آیا اور پاس آکر پوچھے کہنے لگا کہ ابا جان کے حکم سے مین نے آج بال منڈوا دیئے بڑا بھائی منجھلے کی طرف مخاطب ہوکر ع دیکھئے صورت ببین حالش مپرس + ایک شفقت پدری تو یہ ہے کہ بیچارے کی اچھی خاصی صورت کو لیکر بگاڑ دیا اور برسون کی کمائی خاک مین ملوادی۔ کیون سلیم تمہارا دل تو بالون کے واسطے

بہت کڑھا ہوگا۔ چھوٹا بھائی۔ مین تو خود ایک مدت سے بالون کے منڈوانے کی فکر مین تھا بلکہ
شاید آپ کو یاد ہو ایک مرتبہ کھولکر حجام کے روبرو بیٹھ گیا تھا آپ خفا ہونے لگے تو مین اُٹھ کھڑا ہوا۔
بڑا بھائی۔ آہا اب مجکو یاد آیا کہ تمہارے اُن چارون یارون نے جن کو مین مکر و فریب کے عناصر اربعہ سمجھتا
ہون تم کو بہکا دیا تھا۔ چھوٹا بھائی۔ آپ ناحق اُن بیچارون کو برا کہتے ہین وہی بات تو ابا جان نے بھی کہی
بڑا بھائی۔ ابا جان نے ابھی بیماری سے اُٹھکر کہی یا کبھی پہلے بھی کہی تھی۔ چھوٹا بھائی۔ نہین پہلے تو
کبھی نہین۔ بڑا بھائی۔ پھر سمجھ لو کہ ابا جان کو خلل دماغ ہے مینے تو شروع ہی مین کہدیا تھا کہ ڈاکٹر نے
جو اسہال بند کرنیکی دوا دی ہے اسکی گرمی سے دماغ کو چڑھ گئے ہین منجھلا بھائی۔ یہ کیسی بات آپ کہتے ہین ابھی
مین ابا جان کے پاس سے چلا آتا ہون دو گھنٹے تک برابر مجھ سے گفتگو کرتے رہے میرے نزدیک تو اُن کے
خیالات پہلے سے کہین عمدہ اور معقول ہو گئے ہین۔ بڑا بھائی۔ سنتا ہون کہ اندنون نماز بہت پڑھا کرتے
ہین۔ منجھلا بھائی۔ تو کیا اسی کو آپنے خلل دماغ قرار دیا۔ بڑا بھائی۔ کیا خلل دماغ کے سر مین سینگ ہوتے ہین
بیماری سے اُٹھے تھے کوئی بڑا بھاری جلسہ کرتے کہ شہر مین نام ہوتا اُٹھے بھی تو اونگھتے ہوئے دو چار مرتبہ
مین نے اُن کو مسجد مین نماز پڑھتے دیکھا ہے نوری جولاہا تو امام بنتا ہے اور محلے کے سقے حجام کنجڑے مسجد کے
مسافر اس قسم کے لوگ اُس کے مقتدی ہوتے ہین اور اُنھین مین یہ حضرت بھی جا کر شریک نماز ہوتے ہین
بھائی مین تو تمسے سچ کہون یہ دیکھکر مجکو اسقدر شرم آتی ہے کہ مینے اُدہر کا رستہ چلنا چھوڑ دیا اور یہ ملا نے
جو خدا کی قدرت ہمارے ابا جان کے ہمنشین بنے ہین اسقدر تو ذلیل اوقات ہین کہ دعوت کے لقمون اور مسجد کی روٹیون
پر تو اُن کی گذر ہے مگر مغرور بھی پرلے ہی سرے کے ہوتے ہین کبھی راہ مین مُٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے تو خیر یہ تو مجال
نہین کہ سلام نہ کرین لیکن اتنے بڑے ٹرے کہ بندگی نہ آداب تسلیم دور ہی سے السلام علیکم کا ایک پتھر کھینچ
مارتے ہین ہاتھ یہ نہین اُٹھاتے سر یہ نہین جُھکاتے اور اُسپر طرہ یہ کہ سو قدم سے مصافحہ کو ہاتھ پھیلا کر لپکتے
ہین ع درازدستی این کوتہ آستینان بین۔ سلیم تم کو صرف سر ہی منڈوانے کا حکم تھا یا نماز کی بھی ہدایت
ہوئی ہے۔ چھوٹا بھائی۔ جناب نماز کے لیے تو سخت تاکید کی ہے کہ خبردار کسی وقت کی قضا نہونے پائے
اور اُس کے علاوہ کنکوا اُڑانا شطرنج کھیلنا جانورون کی لڑائی مین شریک ہونا۔ جھوٹ بولنا قسم کھانا بیہودہ
بات بکنا برے لڑکون مین بیٹھنا ان سب باتون سے منع کیا ہے۔ بڑا بھائی۔ کیون نہین تمسے ایک ہی بات
کیون نہ کہدی کہ مر رہو۔ منجھلا بھائی۔ یہ جملہ سُنکر بے اختیار ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ کیا آپکے نزدیک ان

شرطون کی تعمیل کرنا اور مرنا دونون برابر ہین ۔ بڑا بھائی ۔ جب تمام کھیلون مین ممانعت اور لوگون سے ملنے اور بات کرنے کی بندش ہوئی تو تم ہی انصاف کرو کہ ایسے جینے اور مرنے مین کیا امتیاز ہو سکتا ہے ؎ زندگی زندہ دلی کا ہے نام ٭ مردہ دل خاک جیا کرتے ہین ٭ منجھلا بھائی ۔ مین تو سمجھتا ہون کہ ہماری بالفعل کی زندگی کی نسبت اس طرح کی زندگی مین جو اباجان تعلیم کرتے ہین روحی مسرت زیادہ ہے اگرچہ مین کھیل کود کی چیزون مین خصوصًا ان دنون کم مصروف ہوتا ہون اسواسطے کہ مدرسے کے کام سے فرصت نہین ملتی مگر جتنا مصروف ہوتا ہون اُس سے سوائے کوفت اور کبیدگی کے مین تو کوئی نتیجہ نہین دیکھتا رہا یاردوستون کا مشغلہ سو مین اُن مین سے کسیکو کسی کا دوست نہین سمجھتا بھلا کوئی سے دو ایسے بتائیے جن مین ہر روز تو تو مین مین کی نوبت نہ پہنچتی ہو ۔ بڑا بھائی ۔ پھر بھی یہ لوگ ان حجامون اور کنجڑون اور مسجد کے مسافرون سے بہتر ہین جو نمازین پڑھ پڑھ کر شریف بنا چاہتے ہین ؎ زنہار ازان قوم نباشی کہ فریبند ٭ حق را بسجودے و نبی را بدرودے ٭ منجھلا بھائی ۔ اگر شریف ایسے ہی ہوتے ہین کہ جیسے ہم اور ہمارے یار دوست ہین تو میرے نزدیک ایسی شرافت پر کوئی معقول پسند آدمی ناز نہین کر سکتا کونسی بیہودگی ہے جو ہم لوگ نہین کرتے خصوصًا جبکہ اکٹھے ہون کونسی بے تہذیبی ہے جس کے مرتکب ہم نہین ہوتے خاصکر اُسوقت کہ ایکدوسرے سے ملین دھول دھپا لام کاف چھیڑ چھاڑ مار کٹائی دھینگا مشتی ہاتھا پائی کس خاص چیز کا نام لون ایک جلسہ اور دنیا بھر کی تفضیح ایک مجمع اور زمانے کی رسوائی نام کے شریف اور پاجیون کی عادت ۔ کہنے کو بھلے مانس اور بازاریون جیسی طبیعت ۔ بڑا بھائی ۔ چلو خیر معلوم ہوتا ہے کہ تم تو بیعت کرنیکو طیار بیٹھے ہو ۔ منجھلا بھائی ۔ طیار کیسا ابھی تو بیعت کئے چلا آتا ہون ۔ بڑا بھائی ۔ سلیم تم اپنی کہو ۔ چھوٹا بھائی ۔ جناب مین پہلے لئے منڈ چکا ہون ۔ بڑا بھائی ۔ تمہارا منڈنا سند نہین تمہارا معاملہ ؏ ورنہ ستانی بستم میرسد ٭ کا معاملہ ہے (منجھلے بھائی کی طرف اشارہ کرکے) ان کو توڑا تو اُنھون نے اپنے نزدیک بڑا کفر توڑا ۔ رہگیا اکیلا مین ۔ منجھلا بھائی ۔ آپ اُسیوقت تک اکیلے ہین کہ اباجان تک نہین پہنچتے ۔ گئے اور داخل حلقہ ہوئے ۔ بڑا بھائی ۔ ابھی بس اس کو حل سے دور رکھین ؏ یہان وہ نشے نہین جنھین ترشی اُتار دے ۔ منجھلا بھائی ۔ اباجان سے ملنا شرط ہے ۔ بڑا بھائی ۔ آخر کرین گے کیا ۔ منجھلا بھائی ۔ سمجھائین گے ۔ بڑا بھائی ؏ مین سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے ٭ منجھلا بھائی ۔ وہ باتین ہی اسطرح کی کرتے ہین کہ لوہے کو پگھلائین پتھر کو موم بنائین ۔ بڑا بھائی ۔ تو بس مین جا بھی چکا ۔ منجھلا بھائی ۔ یہ بات تو آپ کو بالکل نامناسب ہے ۔

بڑا بھائی ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار + منجھلا بھائی۔ لیکن شاید ابا جان نے آپ کو کچھ اور بات کہنے کو بُلایا ہو۔ بڑا بھائی۔ اجی تا نت باجی راگ پایا اس کے سوائے اور کوئی بات نہین۔ منجھلا بھائی۔ اگر ابا جان نے دوبارہ بُلوا بھیجا۔ بڑا بھائی تو مین جانونگا کہ ضرور اُن کو خلل دماغ ہے۔ منجھلا بھائی۔ والد جیسے میرے ویسے آپکے۔ آپ کو اختیار ہے اُن کی شان مین جو چاہین سو کہین لیکن اتنا مین آپسے کہے دیتا ہون کہ اس اصرار کا انجام اچھا نہین۔ بڑا بھائی۔ اتنا مین بھی سمجھتا ہون۔ لیکن مین اُس انجام کی کچھ پروا نہین کرتا۔ منجھلا بھائی۔ لیکن اس بگاڑ مین آپ کیا فائدہ سمجھتے ہین۔ بڑا بھائی۔ اور میرا نقصان ہی کیا ہے۔ منجھلا بھائی۔ اگر اور کچھ نقصان نہ بھی ہو تو ابا جان کی ناخوشی کیا کچھ تھوڑا نقصان ہے۔ بڑا بھائی ع رنج و آزردگی غیر سبب را چہ علاج + منجھلا بھائی۔ اول تو ابھی آزردگی کی نوبت نہین آئی۔ لیکن اگر خدانخواستہ آئیگی تو لوگ اُسکو بے سبب نہین کہین گے۔ اور سبب کی ابتدا آپ کی طرفسے ہوتی ہے کہ اُنھون نے بُلایا ہے اور آپ نہین جاتے بھلا دنیا مین کوئی باپ ایسا ہوگا کہ فرزند اُس کی نافرمانی کرے اور وہ ناخوش نہ ہو۔ بڑا بھائی اُن کو میرے افعال سے بحث کیا اور میرے اعمال سے تعرض کیون۔ منجھلا بھائی۔ اول تو مین یہ نہین کہہ سکتا کہ وہ آپسے کیا کہین گے۔ لیکن مانا کہ وہی کہین جو مجھ سے اور سلیم سے کہا تو کیا اُنکو نصیحت کا اختیار اور منصب نہین ہے۔ بڑا بھائی ہے۔ لیکن حمیدہ پر سلیم پر اور تمپر کیونکہ تم بطوع خاطر ان کی نصیحت سننی چاہتے ہو۔ منجھلا بھائی۔ کیون جیسے ہم اُن کے فرزند ویسے آپ۔ بڑا بھائی۔ مین فرزند کبھی تھا اب سینگ کٹا کر بچھڑون مین ملنا میرے لئے عار ہے مین اپنے تئین اُنکی حکومت سے مستثنی اور ان کے اختیارات سے آزاد سمجھتا ہون۔ منجھلا بھائی۔ لیکن شریفون مین یہ دستور نہین ہے کہ اولاد بڑی ہو جاوے تو مان باپکا ادب لحاظ اُٹھا دے۔ مین دیکھتا تھا کہ ابا جان اسقدر جدّ مرحوم کا پاس کرتے تھے کہ اُن کے سامنے حقہ پینا کیسا پان کھلانے مین بھی اُنکو تامل ہوتا تھا۔ کیا آپنے نہین دیکھا۔ بڑا بھائی لیکن مینے بھی اس وقت تک ابا جان کو الٹکر جواب نہین دیا۔ منجھلا بھائی۔ درست ہے لیکن یا آن شورا شوری یا باین بے نمکی۔ بڑا بھائی تالی دونون ہاتھون سے بجتی ہے اب بھی اگر ابا جان میرے حال سے تعرض نہ کرین تو مین کسی طرح کی نافرمانی یا گستاخی کرنی نہین چاہتا۔ منجھلا بھائی تو اس صورت مین کچھ آپ کی اطاعت بھی محمود نہین ہے۔ بڑا بھائی۔ مین مرح سے باز آیا۔ مجکو میرے حال پر رہنے دین اور میرے نیک و بد سے متعرض نہ ہون ؎ رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو + تجکو پرائی کیا پڑی

اپنی بیٹر تو۔ منجھلا بھائی۔ اس کا یہ مطلب کہ آپ ان سے قطع تعلق کر چکے۔ بڑا بھائی۔ کیا ضرور ہے کہ جب
مین بھی لڑکون کیطرح مکتب مین پڑھون بیٹا کہلاؤن ورنہ فرزندی سے عاق کیا جاؤن منجھلا بھائی۔ کوئی
آپ سے مکتب مین پڑھنے کیلئے نہین کہتا اور یہ بھی امید نہین کہ ابا جان آپ کی بڑائی کا پاس نہ کرین۔ بڑا بھائی
جبکہ مجکو اپنا نیک و بد سمجھنے اور نفع و نقصان مین امتیاز کرنیکی عقل ہے تو مجھسے یہ کہنا کہ یہ کرو اور یہ مت کرو گویا
مجکو بے تمیز لڑکا بنانا ہے۔ منجھلا بھائی کیا انسان کی رائے غلطی نہین کرتی۔ بڑا بھائی۔ ایسا احتمال اُنکی
رائے پر بھی ہو سکتا ہے منجھلا بھائی تو کیون نہین آپ انھین سے جا کر گفتگو کرتے کہ بحث ہو ہوا کر ایکبات قرار
پا جائے۔ بڑا بھائی۔ مجکو گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہین ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند۔ منجھلا بھائی اُنھین کو
ضرورت سہی اور جبکہ آپ کو اپنی رائے پر وثوق ہے پھر آپ بالمشافہ گفتگو کرنیسے گریز کیون کرتے ہین بڑا بھائی
دنیا مین کوئی مباحثہ طے ہوا ہے جو یہ ہوگا منجھلا بھائی۔ ہٹ دھرمی اور تعصب اور سخن پروری نہو تو پھر
ہر بحث کا خاتمہ ہے۔ بڑا بھائی۔ ہمارے ابا جان کو بھی ایکبات کی رٹ لگجاتی ہے اب نماز روزے کا خیال
آگیا ہے تو بس اسی کی دُھن ہے چندروز بعد دیکھ لینا وہی ابا جان ہین وہی ہم ہین اور وہی کھیل تماشے ہین۔
منجھلا بھائی۔ آپ چونکہ مجھسے بڑے ہین بیشک زیادہ واقفیت رکھتے ہین لیکن مین بھی ابا جان کے مزاج سے
ناآشنا نہین ہون اصلاح خاندان کا اُن کو تہ دل سے خیال ہے اور اس خصوص مین اُن کو ایک اہتمام خاص ہے
مین نہین کہہ سکتا کہ ان کا ارادہ متزلزل و عزم ناپائدار ہو اور آپکے بارے مین جو کچھ ان کو منظور ہو مگر آپ کے
سوائے مین تو گھر مین کسی کو نہین دیکھتا کہ وہ گھر مین رہے اور اپنا پرانا ڈھرانہ چھوڑے۔ بڑا بھائی۔ ذرا امان جان سے
اور مجھسے دو دو باتین ہو جائین تو تم کو ارادے کا استحکام اور عزم کا استقلال خود بخود معلوم ہوجائے گا۔ چھوٹا بھائی
امان جان تو آج بڑی خفا بیٹھی ہین۔ بڑا بھائی۔ کیون۔ چھوٹا بھائی۔ آپ کو نہین معلوم آپا جان سے اور اُن سے
آج بڑی لڑائی ہوئی۔ بڑا بھائی۔ کس بات پر۔ چھوٹا بھائی۔ آپا جان لڑکا حمیدہ کو دیکر ہاتھ منہ دھونے چلی گئین
حمیدہ لڑکے کو بٹھا نماز پڑھنے لگی آپا جان نے نماز پڑھتی کو دھکیل دیا اُسکی ناک مین تخت کی کیل لگ گئی ڈھیر سا خون
نکلا اسی پر تکرار ہونے لگی آپا جان نے کئی مرتبہ توبہ توبہ نماز کو برا کہا امان جان نے بار بار منع کیا نہ مانا آخر امان جان
نے تھپڑ کھینچ مارا۔ بڑا بھائی۔ سچ کہو۔ چھوٹا بھائی۔ آپ چلکر دیکھ لیجئے۔ آپا جان کوٹھڑی مین پڑی رو رہی ہین
صبح سے کھانا نہین کھایا۔ منجھلا بھائی۔ واقعی کچھ لڑائی ضرور ہوئی ہے مین جو ابا جان کے پاس گیا تو آتی جاتے
سب کو چپ دیکھا اور سمجھا کہ بے سبب نہین ہے۔ بڑا بھائی۔ کہین گھر بھر نے متوالی کو دو دن تو نہین کھالی۔ ابھی

سے جہاد بھی شروع ہو گیا۔ حمیدہ کا نماز پڑھنا دیکھو اور ایک ذرا سی بات پر بیچاری نعیمہ کے مار کھانے پر خیال کرو
منجھلا بھائی۔ میرے نزدیک تو ان میں سے کوئی بات بھی تعجب کی نہیں۔ حمیدہ نے نماز پڑھی تو لیا کمال کیا
باتیں تو بڑی بوڑھیوں کی سی کرتی ہیں۔ بڑا بھائی۔ تو کیا ضرور ہے کہ باتیں بڑی بوڑھیوں کی سی کرے
تو نماز بھی بڑی بوڑھیوں کی سی پڑھے اُس کی عمر گڑیاں کھیلنے اور ہنڈ کلھیاں پکانے کی ہے نہ زہد و
مراقبہ کی منجھلا بھائی۔ کیا یہ ایسی مشکل بات ہے کہ حمیدہ اُس کو نہیں سمجھ سکتی۔ بڑا بھائی۔ مار مار کر سمجھایا جائے
تو شاید صدرا شمس بازغہ کو بھی کہدیگی کہ ہاں میں سمجھ گئی۔ منجھلا بھائی۔ لیکن اُس کو بار ہیں پٹی۔ بڑا بھائی
ایک کو پٹی تو گویا سب ہی کو پٹی جب نعیمہ ہی کو اماں جان نے تھپڑ کھینچ مارا تو اب کس کی عزت رہ گئی
بڑی بیٹی بیاہی بہو صاحب اولاد کو مارنا یہ شرافت دینداری ہے ؎ نہ تو کعبے نہ دیر کے قابل + مذہب
انکا ہے سیر کے قابل + اسلام ہے ایسے دین کو کہ انسان اپنے آپے سے باہر ہو جائے اور دنیا کے نیک و
بد پر کچھ نظر نہ کرے آخر یہ خبر ممکن نہیں کہ اُس کی سسرال نہ پہونچے سمدھیانے والے کیا کہینگے غیرت ہو تو
گھر بھر چلو پانی میں ڈوب مریں حیا ہو تو کنبے میں منہ نہ دکھائیں۔ اسی پر تم مجھکو ابا جان کے پاس جانیکی رائے
دیتے ہو اگر کہیں مجھپر بھی ایسا ہی دست شفقت پھیر دیا تو پھر ع این ہم کاندر میان خاک و خون میبینی سرست۔ اور
مجھکو نعیمہ کے جانبر ہونیکی بھی امید نہیں ع سن لیجیو کہ آج اگر ہے تو کل نہیں + منجھلا بھائی۔ اس بات کا
مجکو بھی تعجب ہے لیکن جب تک اماں جان کے منہ سے تمام کیفیت نہ سن لوں میں نہیں کہہ سکتا کہ انھوں نے
بیجا کیا یا بجا کیا۔ بڑا بھائی۔ تمہارے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہوتا اور پھر تم بیجا اور بجا میں تردد رکھتے تو میں تم کو
خلف ارشد اور فرزند سعادتمند جانتا ؎ جس پہ بیتی ہو یہ وہی جانے + جو کہ بیدرد ہو وہ کیا جانے + منجھلا بھائی
شاید وقت پر طبیعت کا حال دگرگون ہو جائے تو خبر نہیں ورنہ میں تو ماں باپ کی تادیب کو موجب بیعزتی
نہیں سمجھتا۔ بڑا بھائی۔ شاید ایسی ہی باتوں نے اُن کو دلیر کر دیا ہے۔ منجھلا بھائی۔ جس کو خدا ماں باپ
بناتا ہے تو اس کو اتنی بات کے سمجھنے کی عقل بھی دیتا ہے کہ اولاد پر اُس کو کیسے کیسے اختیارات حاصل
ہیں۔ بڑا بھائی۔ غرض تمہارے نزدیک ماں باپ کو اختیار ہے کہ اولاد گو بڑی بھی ہو جائے مگر اُن کو بدتمیز
بچوں کی طرح ماریں پیٹیں تو کچھ الزام نہیں۔ منجھلا بھائی۔ مجھ سے فتوے طلب نہیں ہے کہ ایک عام رائے
دوں البتہ اپنے گھر کے اس خاص معاملہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اماں جان نے جب بہت ہی ضرورت
سمجھی ہوگی تو آپا پر ہاتھ اٹھایا ہوگا اور فرض کیا کہ اماں جان ہی کی زیادتی سہی تو کیا ایک طمانچہ کے مارنے سے

اُن کی عمر بھر کی شفقتین اکارت اور سالہا سال کی نیکی برباد ہو ∘ آنرا کہ بجاے تست ہردم کرمے + عذرش
بنہ ار کند بعمری ستمے + اب بھی ابا جان کی جو محبت امان کو ہوگی مجکو اور آپ کو ایک شمہ تو ہولے ۔ بڑا بھائی ۔
غرض جو کچھ ہو سو ہو میرے وحشت خانے مین دشت جنون کی دھوم ہے + عافیت مفقود اور آسودگی
معدوم ہے ۔ بھائی بھائی یہی باتین کر رہے تھے کہ اتنے مین رسولن نامی لونڈی دوڑی آئی اور علیم سے
کہا کہ میان پوچھتے ہین میری بات کا جواب تم نے ہست نیست کچھ نہ دیا رسولن کو تو علیم نے یہ کہکر
رخصت کیا کہ تو چلکر کہہ کہ ابھی آتے ہین اور بڑے بھائی سے کہا کہ ابا جان آپکے منتظر بیٹھے ہین جائیے کھڑے
کھڑے ہو آئیے ۔ بڑا بھائی ۔ اگر مجکو یہ یقین ہوتا کہ میرا جانا اور چلا آنا ایک سرسری بات ہے تو مین ابتک
کبھی کا نہ چلا آیا ہوتا ۔ منجھلا بھائی ۔ آپنے یہ کیونکر تجویز کر لیا کہ سرسری نہین ہے ۔ بڑا بھائی ۔ خدا کو دیکھا نہین
تو عقل سے پہچانا ۔ منجھلا بھائی ۔ بس شاید ابا جان کو اتنی ہی بات آپکے منہ سے سننی منظور ہے ۔ بڑا بھائی ∘
ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد + منجھلا بھائی ۔ مجکو حیرت ہے کہ آپ کو تردد کس بات کا ہے بڑا بھائی مین
اُن کے مزاج سے خائف اور اپنی عادت سے مجبور ہون منجھلا بھائی ۔ لیکن جانے مین جس بات کا احتمال ہے
نہ جانے مین اسکا تیقن ہے ۔ بڑا بھائی ۔ احتمال تم کو ہے نہ مجکو مین سمجھے ہوئے بیٹھا ہون کہ بالاخانہ پر
چڑھا اور آفت نازل ہوئی ۔ منجھلا بھائی ۔ مین زیادہ اصرار کرنا بھی مناسب نہین سمجھتا آپ کو اختیار ہی جو چاہیے
سو کیجیے لیکن اتنا پھر کہے دیتا ہون کہ اسکا انجام بخیر نہین معلوم ہوتا ۔ بڑا بھائی ∘ ہرچہ بادا باد ما کشتی در
آب انداختیم ۔ منجھلا بھائی ۔ تو پھر مین ابا جان سے کہلا بھیجتا ہون ۔ بڑا بھائی ۔ یہ تمکو اختیار ہے مین جب
اُن کے بُلانے سے جانا لابد نہین سمجھتا تو اُن کے پوچھنے سے جواب دینے کو کب ضروری جانتا ہون منجھلا بھائی
مایوس ہو کر اُٹھا اور تھوڑی دور جا کر پھر لوٹ آیا اور کہنے لگا کہ میرا پاؤن آگے نہین پڑتا اور کچھ سمجھ مین
نہین آتا کہون تو کیا کہون یہ مین خوب جانتا ہون کہ آپ کا نہ جانا بڑی ہی خرابی برپا کریگا نہین معلوم
اسوقت آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ جاتے اور اُنکی بات کو نہ مانتے تاہم چندان قباحت نہ تھی لیکن نہ جانے
مین بگاڑ کی ابتدا فساد کا آغاز نافرمانی کا شروع آپ کی طرف سے ہوتا ہے تمام دنیا آپ کو اس کا الزام دیگی
اور سارا جہان آپ پر قصور عائد کرے گا اور چونکہ مین اس کا نتیجہ سرتاسر آپکے حق مین زبون سمجھتا ہون
مین نہین چاہتا کہ میری اسمین شرکت ہو آپ کو جانا منظور نہین تو بہتر ہوگا کہ آپ کسی دوسرے کے ساتھ
کہلا بھیجیے ۔ بڑا بھائی ۔ لیکن مجھ سے اُنھوں نے پوچھا نہین تو مین کیون کہلا بھیجون ۔ منجھلا بھائی ۔ ایسا

روکھا جواب سُنکر پھر چلا بیچارہ عجب مخمصے مین تھا کہ ادھر باپ نے بتاکید پوچھ بھیجا ہے جواب مین کچھہ
ہان یا نہین کہنا چاہیے اور چونکہ سمجھہ چکا تھا کہ نہ جانا بھائی کی ہمیشہ ہمیشہ تباہی کا موجب ہوگا۔ اندر سے
جی نہین مانتا تھا کہ اُس کی بربادی کی بات منہ سے نکالے اسی گھبراہٹ مین دوڑا ہوا مان کے
پاس گیا اور کہا کہ امان جان غضب ہوا چاہتا ہے مان بیچاری نعیمہ کے سوچ مین بیٹھی تھی کیونکہ
کوٹھڑی مین فرش پہ ایک حالت سے پڑے پڑے نعیمہ کو سارا دن گذرا نہ تو اُس نے سر اُٹھایا نہ کوئی
چیز اس کے مُنہ مین گئی مان نے گلوریان خاصدان مین بھروا کر پاس رکھوا دی تھین وہ بھی سب
اسی طرح رکھی رکھی سوکھا کین پانی اور کھانے کا کیا مذکور لڑکا گھڑی دو گھڑی تو چپ کار رہا پھر اُس نے
الگ رونا شروع کیا سارا گھر اُس کو سنبھالتا تھا مگر اُس نے تالو سے زبان نہ لگائی بہتیرا انانی بہلا پھسلا
دودہ دیتی مگر گود مین سے نکل نکل پڑتا تھا نہ اُٹھے سکھہ نہ بیٹھے چین سب کو حیران کر مارا دن تو خیر
بُری بھلی طرح گذر بھی گیا اب ۶ رات آئی تو یہ جانا کہ قیامت آئی ✚ صالحہ کو جو بلوایا تھا تو ایک یونہی سا
پیام کہلا بھیجا تھا وہان سے جواب آیا کہ آج شام کو گھر مین مولوی صاحب کا وعظ ہے انشاء اللہ تعالیٰ
کل بڑے تڑکے نماز صبح پڑھکر مین پہنچون گی۔ اسی اضطراب مین میان علیم نے جو ایکدم سے جاکر کہا کہ
غضب ہوا چاہتا ہے مان کا کلیجہ دھک سے ہو گیا اور سمجھی کہ نعیمہ کی خیر نہین۔ گھبرا کر پوچھا کیا۔
بیٹا۔ بھائی جان کو ابا جان چار گھڑی دن رہے سے بلا رہے ہین یہ وقت ہونے آیا نہین جاتے مردانے
مین پردہ کرا دون آپ ذرا چلکر سمجھا دیجیے شاید مان جائین مین تو کہکر تھک گیا۔ فہمیدہ کا حال یہ تھا کہ
نعیمہ سے بدتر اس کی کیفیت تھی لوگون کے دکھانے کو دسترخوان پر بیٹھہ تو گئی مگر ایک دانہ حلق سے
نہین اُترا جیسی بیٹھی تھی ویسی ہی منہ جھٹلا کر اُٹھ کھڑی ہوئی بار بار کسی بہانے سے کوٹھڑی کے
پاس جاتی کواڑون کے پاس کھڑی ہو ہو کر درزون مین جھانکتی اور نعیمہ کے رونے کی آہٹ لیتی
گھر والون سے جو سامنے آنکلتا اُس کو بھیجتی کہ جاؤ ہو سکے تو مناؤ لیکن کسی کو اتنا جبہ نہ تھا کہ کوٹھری
کے اندر قدم رکھتا بیدارا جسنے نعیمہ کو پالا تھا اور ہر طرح کا دعوی رکھتی تھی لڑکے کو لیکر دودہ پلوانیکے
بہانے سے پاس جاکر بیٹھی ابھی منہ سے بات بھی نہین کہنے پائی تھی کہ نعیمہ نے ایک ایسی دولتی چلائی کہ
بیدارا کئی لڑکنیان کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آ گری۔ خدا نے بڑی خیر کی کہ لڑکا نہا لچے
سمیت گود سے نکل پڑا اور نہ اتنی دور مین نہین معلوم کیا سے کیا ہو جاتا بیدارا کی مدارات دیکھکر پھر

تو فہمیدہ جس سے کوٹھری مین جانیکا نام لیتی وہ کانون پر ہاتھ دہرتی کہ نہ بیوی میری ہڈیون مین، تو خدا کی
لاٹھی سہارنے کا بوتا نہین ہے چاہتے سب تھے کہ نعیمہ کو منائین مگر کوٹھری مین جانیسے ڈرتے تھے کہ
گویا اندر کالی ناگن بیٹھی ہے پاؤن رکھا اور اُس نے ڈس لیا باہر اُس ذرا سے فتنے یعنی نعیمہ کے بچے نے
آفت توڑ رکھی تھی اُگالدان پاندان سینیان بجاتے کنڈیان کھڑکھڑاتے مگر اُس عزیز کے کان پر جون نہین
چلنی تھی گہ، دمین لٹا ؤ جھولے مین سلاؤ کندہے لگاؤ لیے لیے پھرو مگر کسی طرح اس کو قرار نہ تھا بے زبان
بچہ منہ سے بولتا نہین چالتا نہین برابر روئے جاتا ہے کوئی کیا جانے کہ اُس کو کس بات کی تکلیف ہے
پہلے تو یہ خیال ہوا کہ کہین فہیم تو نہین ٹھوکدی مسوربرابر چھوٹر خاصی ہڑ جتنی گولی دی مطلق اثر نہین۔ جانا
کہ شاید ہنسلی جاتی رہی وہ بھی ملوائی اور رونا چلا یا سمجھے کہ پیٹ مین درد ہے دودہ مین سہاگہ گھسکر دیا پھر بھی
نہ چپ ہوا آخر جب خوب ہلاک ہولیا۔ تو ہار کر کوئی دو گھڑی دن رہے نانی کے کندہے لگ کر سو گیا۔ یہ بیچاری
بھی دن بھر کی تھکی ماندی نہار منہ اُسپر دل اُداس طبیعت مغموم بُت کی طرح ایک دیوار سے لگی ہوئی بیٹھی اونگھ
رہی تھی کہ پہلے صالحہ کا جواب آیا اوپر سے میان علیم بھائی کا مژدہ لیکر پہنچے سنکر رہی سہی عقل بھی کھوئی گئی
تھوڑی دیر تک تو چپ سناٹے مین بیٹھی رہی اس کے بعد لپنے اپنے مین آئی تو علیم سے کہا پھر بیٹا
تمنے بڑے بھائی کو کچھ نہ سمجھایا۔ بیٹا۔ مین نے کتنا کتنا سمجھایا۔ مان۔ نعیمہ کا حال کچھ تم نے سُنا جی ہان سُنا
مان۔ بس خدا نے دونون کو ایک سانچے مین ڈھالا ہے مجکو تو یقین نہین کہ کلیم رد براہ ہو جب اُسکو خدا ہی کا
خوف اور باپ ہی کا ڈر نہوا تو بھلا مین کون بلا ہون۔ یون تو تم کہتے ہو چلو مین اپنی طرف سے کہہ سن رہتی را
دونگی، کیون علیم بھلا تمہارے نزدیک میری زیادتی تھی یا نعیمہ کی۔ بیٹا۔ مینے مفصل حال تو سُنا نہین
لیکن جسقدر سُنا اُس سے سرتاسر آپا کا قصور معلوم ہوتا ہے اور مجکو زیادہ تحقیقات کرنیکی ضرورت بھی نہین
مین نے سنتے کے ساتھ ہی کہدیا تھا کہ امان جان نے جب ایسی ہی سخت ضرورت سمجھی ہوگی تو آپا پر ہاتھ
اُٹھایا ہوگا۔ مان۔ علیم کیا مین تم سے کہون خدا کی شان مین ایک ایک بے ادبی معاذ اللہ مین تو تھرا اُٹھی
کہ ایسا نہو کہین چھت گر پڑے اور جان جانکر۔ منع کرتے کرتے بیٹا بیشک آپنے مارا تو بہت واجب کیا
خیر آپا کا تو چندان اندیشہ نہین آپ ہی غصہ اُتر جائیگا بڑے بھائی کا بڑا کھٹکا ہے یہان کل تک وارا
نیارا ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ مان۔ دونون ایکدوسرے کے قدم بقدم ہین۔ اس نعیمہ نے کیا وارا نیارا کر نہین
کچھ اُٹھا رکھا ہے سارا دن گذر گیا نہ پانی پیا نہ کھانا کھایا نہ بچے کو دودہ پلایا۔ بیٹا۔ بچے کو دودہ نہین پلایا بھلا اُس

بیچاری کا کیا قصور۔ مان۔ بیدارا ایکدفعہ لیکر گئی تھی بیچاری کے ایسی لات ماری کہ دیکھو صحنچی مین ہلدی تھوپے پڑی کراہ رہی ہے۔ بیٹا۔ مین چلون اور سمجھاؤن۔ مان۔ نہ بیٹا اپنی عزت اپنے ہاتھ تم گئے اور یہ چھوٹے تو ہو ہی کچھ جا بیجا کہہ بیٹھے تو ناحق تم کو برا لگے کیا فائدہ۔ بیٹا۔ جب وہ میری بڑی ہین تو مجھکو انکا کہنا برا کیون لگے گا۔ مان۔ تو بھی تمہارے جانیسے کچھ فائدہ نہین۔ مین نے صالحہ کو بلوا بھیجا ہے وہ آئیگی تو اُس کو اپنے طور پر ٹھیک ٹھاک کرلیگی۔ بیٹا۔ واقعی یہ آپنے خوب تجویز کی مگر اب رات ہوگئی کب آئیگی۔ مان۔ اُن کے یہان اسوقت وعظ ہے اس سبب سے کہلا بھیجا ہے کہ کل بڑے تڑکے پہنچون گی خیر جون تون رات کٹ ہی جائے گی۔ بیٹا۔ مین جاکر صالحہ کو لے نہ آؤن اتنے آپ بھائی جان سے باتین کیجئے مان۔ ہان بہتر تو ہوگا مینے اُس کو یہ حال کہلا نہین بھیجا تھا ورنہ وہ سنتے کے ساتھ ہی دوڑی آتی غرض علیم تو صالحہ کو لینے گیا اور فہمیدہ پردہ کرواکر مردانے مین پونہچین اتنی ہی دیر مین یہان تاش کھیلنے شروع ہوگئے تھے۔ فہمیدہ جو گئی چاندنی پر تاش کے ورق بکھرے ہوئے پڑے تھے فہمیدہ نے دیکھکر کہا آگ لگے اس کھیل کو کھیل نہوا بلائے جان ہوا کہ رات کو بھی بند نہین ہوتا۔ بیٹا۔ نکما بیٹھا ہوا آدمی کچھ کری یا نکرے ع بیکار مباش کچھ کیا کر ٭ مان۔ بیٹا۔ خدا نکرے کہ تم نکمے ہو کرنیوالا ہو تو کام بہتیرے سب اپنے تم کو کئی مرتبہ بلایا نکمے تو تھے تم سے اتنا نہو سکا کہ جاؤن سُن تو آؤن کیا کہتے ہین۔ بیٹا۔ بس مینے یہین سے بیٹھے بیٹھے سُن لیا۔ مان۔ کچھ سُنا نہ سنایا جاؤ ہو آؤ اچھی بات نہین۔ بیٹا۔ اچھی بات کیا نہین مین جانتا ہون جو وہ کہین گے مان۔ تم جانتے سہی مگر جاکر سن لینے مین کیا قباحت ہے۔ بیٹا۔ ع قباحت سی قباحت ہے خرابی سی خرابی ہے مان۔ مین بھی سُنون۔ بیٹا۔ اب مجھی سے کہلواتی ہو تم آپ سمجھ جاؤ۔ مان۔ مین تو تمہاری پہیلی نہین سمجھتی۔ بیٹا۔ ایسی پہیلیان نعیمہ خوب بوجھتی ہے۔ مان۔ خدا کسی کو ایسی الٹی سمجھ نہ دے جیسی نعیمہ کی ہے تم اُس کی زبان سُنتے کہ خدا اُنکا لحاظ اُس نے اُٹھا دیا نماز کو اُٹھک بیٹھک خدا کی شان مین تو یہ کلمہ کہ کیسا خدا بیدین سا بیدین بھی ایسی بات منہ سے نہین نکالتا ابھی ایک آفت گھر پر آچکی ہے کہ ایک چھوڑ تین تین مردے اسی گھر سے اُٹھے مگر مطلق خوف نہین ذرا سا ڈر نہین۔ بیٹا۔ وہ بھی ایک مرگ انبوہ تھا اچھے برے سب ہی قسم کے لوگ مرے مان۔ تو کیا اچھون کو مرتے دیکھکر آدمی برا بنجائے بیٹا۔ نہین مین تو یہ نہین کہتا کہ برا ہونا اچھا ہے۔ اس سے بڑھکر اور کیا برائی ہوگی کہ آدمی خدا کو خدا نہ سمجھے بیٹا۔ اچھی خدا کو خدا کون نہین سمجھتا نعیمہ کے منہ سے نہین معلوم کیونکر ایک بات نکل گئی ہوگی۔ مان

پھر تم کو باپ کے پاس جانے مین کیا تامل ہے ۔ بیٹا ۔ مینے سُنا ہے کہ وہ نماز پڑھنے کا قول کراتے مین کھیل کود کو
منع کرتے ہین ۔ مان ۔ ابھی تو تم نے کہا کہ مین خدا کو سمجھتا ہون تو کیا نماز اُس کا حکم نہین ہے ۔ بیٹا ۔
مین یہ بھی نہین کہتا کہ نماز اُس کا حکم نہین ہے لیکن مجھسے ایسے حکم کی تعمیل نہین ہو سکتی ۔ مان ۔ تو تم نے
یہ ناحق کہا کہ خدا کو خدا سمجھتا ہون ۔ اگر تم خدا کو خدا سمجھتے تو ضرور اُس کا حکم مانتے چلو بیٹا دنیا اور دین دونون سے
آزاد ہوئے ادہر باپ بُلائے اور نجاؤ تو گویا باپ کو بات جانا ادہر خدا فرمائے اور نماز نہ پڑھو یعنی خدا کو خدا نسمجھا ۔
بیٹا ۔ مجکو حیرت ہے کیون یہ نئے نئے دستور اور قاعدے جاری کئے جاتے ہین وہی خدا ہے اور وہی ہم
سب ہین تو جسطرح پہلے سے رہتے سہتے چلے آئے ہین اب بھی رہنے دین دوسرے کے افعال سے کیا بحث
اور کسی کے اعمال سے کیا سروکار اگر کوئی بیدین ہے تو اپنے لیے اور کوئی زاہد و پرہیزگار ہے تو اپنے
واسطے ۔ مان ۔ سروکار کیون نہین اولاد کی تعلیم مان باپ پر فرض ہے ۔ بیٹا ۔ پہلے سے فرض تھی یا اب
علالت مین کوئی وحی نازل ہوئی ہے ۔ مان ۔ اگر تم ایسی حقارت سے باپ کا ذکر کرتے ہو تو یہ تمہاری
سعادتمندی کی دلیل ہے تم تو کتابین پڑہتے ہو مان باپ کا کیسا کچھ ادب لکھا ہے بزرگون مین بھی اسکی
کہاوت مشہور ہے با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب تمہارے باپ بیچارے نے تو ہرگز یہ دعوی نہین کیا
کہ مجکو الہام ہوتا ہے مجھپر آسمان سے وحی اترتی ہے بیٹا ۔ اگر وحی نہین ہے تو اُسی علالت کا اثر ہے ۔ مان
تم باپ تک گئے ہوتے تو کبھی ایسے احتمالات نکرتے یہ تمہاری نئی تجویز نہین ہے تم تو ابتداء علالت سے
باپ کو جنون اور سرسام بتاتے ہو لیکن کیا جنون کا یہی کام ہے کہ عاقبت تک کی مآل اندیشی کرے
دیوانے ایسے ہی ہوتے مین کہ آخر تک کا انجام سوچین ایک مرتبہ ذرا کے ذرا چلکر اُن کی باتین سنو اور
پھر اُن کو مجنون سمجھو تو البتہ مین قائل ہو جاؤنگی بیٹا ۔ کیا مین سلیم ہون کہ اُنکی باتون مین آجاؤنگا ۔ مان
ہماری نظرون مین تو تم سلیم سے بھی چھوٹے ہو ۔ بیٹا ۔ بس یہ مہربانی نعیمہ ہی کے ساتھ خاص رہے ۔ مان ۔ اگر
مہربانی ہی مہربانی ہوتی تو شاید تم کو اُس کے کہنے کی نوبت بھی نہ آتی کیونکہ مہربانی اُسی کے ساتھ
کیجاتی ہے جو اسکی قدر کرے اور مہربانی کرنیوالے کا احسان مانے مجبوری تو یہی ہے کہ نرمی مہربانی
نہین ہے بلکہ اپنی گردن کا بوجھ اور اپنے سر کا فرض اُتارنا ہے ۔ بیٹا ۔ یہ نیا مسئلہ ہے کہ بڈہے طوطون کو
مار مار کر پڑھایا جائے ۔ مان ۔ تم اپنے تئین بڈہا سمجھتے ہو ۔ بیٹا ۔ مین دودھ پیتا ہوا بے تمیز بچہ سہی لیکن نہین
چاہتا کہ کوئی میرے افعال سے تعرض کرے مین اپنا برا بھلا آپ سمجھ سکتا ہون ۔ مان ۔ مان باپ بھی اولاد کے

بدخواہ نہین ہوتے ہم لوگ بھی تمہاری ہی بہتری کے لیے کہتے ہین - بیٹا - مجکو اپنی بہتری منظور نہین ہے
مان - مین جانتی ہون کہ یہ بات تم اسوقت ضد سے کہہ رہے ہو بھلا دنیا مین کوئی بھی ایسا ہے جو اپنی
بہتری نہین چاہتا - بیٹا - جب مین تمہاری مداخلت اپنے افعال مین جائز نہین رکھتا تو تم بیٹھے بٹھائے
مجکو چھیڑنے والے کون - مان - مین تمہاری مان اور وہ تمہارے باپ - بیٹا - یہ بھی اچھی زبردستی ہے
مان نہ مان مین تیرا مہمان مجکو تمہارے مان باپ ہونیسے انکار نہین گفتگو اس بات مین ہے کہ تم کو میرے
افعال مین زبردستی دخل دینے کا اختیار ہے یا نہین سو مین سمجھتا ہون کہ نہین ہے تم کہتی ہو کہ ہم مجبوری
دخل دیتے ہین اسواسطے کہ مان باپ پر اولاد کا تعلیم کرنا فرض ہے اول تو مین اُس کو داخل تعلیم ہی
نہین سمجھتا اور مانا کہ داخل تعلیم ہو بھی تو میرے نزدیک صرف دس بارہ برس کی عمر تک اولاد محتاج تعلیم
ہے اسکے بعد مان باپ کو اُن کی رائے مین کچھ دخل نہین وہ اپنا نفع ونقصان خود سمجھ سکتے ہین اگر یہی
منظور تھا کہ مین بڑا ہوکر مسجد کا ملا نا یا قبرستان کا قرآن خوان یا لنگرخانہ خیراتی کا ٹکڑگدا ہون تو شروع
سے مجکو ایسی ہی تعلیم کی ہوتی کہ ابتک بھلا کچھ نہین تو مین دو چار حج بھی کر آیا ہوتا پنچایت مین میری
قرات کی دھوم ہوتی تراویح مین میرے لہجۂ قرآن خوانی کی شہرت کہین مردہ مرتا جائے نماز مجکو ملتی
کہین قربانی ہوتی کھال میرے پاس آتی صدقے کا آڑھتیا ہوتا زکوٰۃ کا ٹھیکہ دار دعوتون کا مستحق
خیرات کا حقدار نہ یہ کہ پڑھاؤ کچھ پوچھو کچھ سکھاؤ اور چیز اور امتحان لو دوسری چیز مین دنیا مین جیسے
اور شریف معزز خاندان کے بیٹے ہین اگر مین سب مین اچھا نہین تو کسی سے برا بھی نہین مشاعرے
مین میری غزل ساتھ کے مشق کرنیوالون مین سب سے بڑھی چڑھی ہوتی ہے - شطرنج مین مرزا شاہرخ
تو خیر پرانے کھیلنے والون مین ہین اور حق یہ ہے کہ اچھی شطرنج کھیلتے ہین دوسرا کوئی مجکو مات دے
تو البتہ مین اُس کی ٹانگ تلے سے نکل جاؤن ہمارے محلے مین میان وزیر بادشاہی پیادون کے
جمعدار بڑے شاطرون مین مشہور ہین فرزین اُٹھا کر انکے ساتھ کھیلتا ہون - گنجفہ اگرچہ مین کم
کھیلتا ہون لیکن بیٹھ جاؤن تو ایسا بھی نہین کہ کوئی صفو پر نادری چڑھا لے اور قریب قریب یہی
حال تاش اور چوسر کا ہے کبوتر جیسے آج ہمارے چھتری کے دمدار ہین شہر مین دو چار جگہہ اور ہونگے
پتنگ مین ایسے اڑاتا ہون کہ ایک ڈھیلچی سے دو ٹھڈے کی تکل ایک نہین تو سیکڑون کاٹی ہون گی
لکھنے سے مین عاری نہین پڑھنے سے مین عاجز نہین مین نہین جانتا کہ امیرون اور امیرزادون کا وہ

کونسا ہنر ہے جو مجکو نہین آتا ۵ قسمت سے تو لاچار ہون لے ذوق وگرنہ + سب فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا + کل کی بات ہے کہ میری مدح ہوتی تھی اور مجکو ہر ہر بات پر شاباش ملتی تھی اب دفعۃً
مین ایسا بے ہنر ہو گیا کہ مجکو سیکھنے اور تعلیم پانے کی ضرورت ہے ع ہائے ہم کیا کہین کیا ہو گئے کیا کیا
ہو کر + میرا کونسا فعل ہے جو تم کو یا ابا جان کو نہین معلوم - کیا ابا جان نے میری غزلین نہین سنین مین
اُن کے صاد کئے ہوئے شعر دکھا سکتا ہون ابھی پورا ایک مہینہ بھی نہین گذرا کہ شطرنج کا ایک بڑا مشکل
نقشہ ابا جان نے کسی اخبار مین دیکھا تھا اس کو مین نے حل کیا کبوتر اوڑاتے تم نے نہین دیکھے یا پتنگ کی
لڑائی اُنھون نے نہین سُنی کبھی تم نے روکا یا اُنھون نے ٹوکا اب یہ بات البتہ سُننے مین آتی ہے کہ نماز
پڑھو مسجد مین معتکف بنکر بیٹھو کھیلو مت کسی یار آشنا سے ملو مت بازار مت جاؤ میلے تماشے مین
مت شریک ہو بھلا مجھسے یہ باتین ہونے والی ہین ۵ جو دل قمار خانے مین بت سے لگا چکے +
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے - مان مین سچ کہتی ہون کہ جتنی باتین تم نے کہین تمہارے باپ
جن کو مجنون اور مختل الحواس تجویز کرتے ہو سب پہلے سے سمجھے ہوئے بیٹھے ہین اور اُن کو معلوم ہے کہ تمسے
ان عادتون کا ترک ہونا دشوار ہے اور ابتدا مین تعلیم نہ کرنے کا تذکرہ کرکے اسقدر حسرت کے ساتھ روتے ہین
کہ دیکھنے والا تاب نہین لا سکتا غضب تو یہی ہے کہ تم اُن تک چلتے نہین ورنہ تمکو معلوم ہو جاتا کہ باپ کے
دل کی کیا کیفیت ہے وہ خود قائل ہین کہ اولاد کا کچھ قصور نہین ان کے بگاڑ کا وبال ان کی خرابی کا الزام
سب میری گردن پر ہے اپنے تئین کوستے ہین اور کہتے ہین کہ مین ان کا باپ تھا یا عدو تھا کہ مین نے
جان بوجھکر ان کا ستیا ناس کیا دیدہ و دانستہ ان کو غارت کیا اب کس منہ سے ان کو سمجھاؤن اور
کیونکر ان سے آنکھین ملاؤن مگر پھر آپ ہی یہ بھی کہتے ہین کہ اگر مین نے اپنے فرض کے ادا کرنے مین
ابتک کوتاہی کی تو کیا تلافی مافات سے غافل رہنا ترک فرض سے کچھ کم ہے ناچار اپنے مقدور بھر
کوشش کرون گا مجبور حتی الوسع رحمت اُٹھاؤن گا - بیٹا - خیر ایسا ہی فرض کا خیال ہے تو دوسرے بچون کو
اپنی رائے کے مطابق تعلیم کرین مجکو میرے حال پر چھوڑ دین - مان - کیون کیا خدانخواستہ تم اولاد مین نہین ہو
بیٹا - ہون لیکن مجھ سے بھی آخر کہہ سن چکے بس اُن کے ذمہ سے فرض ساقط ہو گیا - مان - یہی حجت دوسرے
بھی پیش کر سکتے ہین - بیٹا - جھک مارنے کی بات ہے چھوٹون کو ماننا چاہیئے - مان - کیا چھوٹے سدا چھوٹے
رہین گے بیٹا - بڑے ہوئے پیچھے بیشک اُن کو بھی آزادی ہونی چاہیئے - مان - گھر مین اگر کوئی انتظام کرنا منظور

ہو تو جب تک چھوٹے بڑے سب اُسکی تعمیل نہ کرین وہ انتظام چل نہین سکتا۔ بیٹا۔ چلیے یا نہ چلیے۔ بی تم سے صاف کہون مجھ سے تو یہ نماز روزیکا کھڑاگ سنبھلنے والا نہین بہ سر حاضر ہے نعیمہ کیطرح چاہو مجکو بھی دو چار جوتیان مار لو۔ مان۔ آہی نماز کچھ ایسی مشکل ہے کہ جوتیان کھانی قبول پر نماز پڑھنی منظور نہین۔ بیٹا۔ مجکو تو ایسی ہی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ مان۔ خیر تم میری اور باپ کی خاطر سے پڑھ لیا کرو بیٹا۔ مجھسے ہو ہی نہین سکتی۔ مان۔ تو یون کہو کہ باپکے کہنے کی ضد ہے۔ بیٹا۔ جو کچھ سمجھو۔ مان۔ بھلا پھر اس کا انجام کیا ہوگا۔ بیٹا ہوگا کیا۔ بہت کرین گے خفا ہون گے دو چار دن مین سامنے نہ جاؤن گا۔ آخر تم کہہ سُنکر بات کو رفت وگذشت کرا ہی دو گی۔ کیون بی امان جان کرا دو گی نہ۔ ہماری امان جان نہین مان۔ اگر یہی انجام ہوتا تو مین تم سے اِتنا اصرار ہرگز نہین کرتی۔ بیٹا۔ پھر کیا مجھے پھانسی دلوا دین گے مار ڈالین گے کیا کرین گے۔ مان۔ بھلا بیٹا کوئی کسی کو مار سکتا ہے ایک ذرا سا ہاتھ لگانے پر تو نعیمہ نے یہ آفت توڑ رکھی ہے کہ اللہ پناہ دے۔ جان سے مارنا تو خدا کا گناہ ہے اور حاکم کا جُرم۔ بیٹا۔ شاید یہ کرین کہ گھر سے نکالدین۔ مان۔ شاید تم تو بیٹھے ہو اُن کے اُن کو اس بلا کا اہتمام ہے کہ اگر مین بھی اُن کی رائے کے خلاف کرون تو تیس برس کا گھر خاک مین ملانے کو طیار ہین۔ بیٹا۔ شاید اسی ڈر کے مارے تم سب کے سب اُنھین کی سی کہنے لگے۔ مان۔ نہین اسوقت تک تو کسی کے ساتھ کسی طرح کی سختی کرنے کی نوبت نہین آئی باتین ہی وہ اس غضب کی کرتے ہین کہ گنجائش انکار باقی نہین رہتی۔ لیکن ہان جو تمہاری طرح کی کوئی کٹھ حجتی کرتا تو ضرور بگڑتے۔ بیٹا۔ مین اُن کی خفگی سے تو کسی قدر ڈرتا بھی تھا لیکن گھر سے نکلنے کی بندۂ درگاہ ذرا بھی پروا نہین کرتے اور گھر کے طمع سے جو نماز پڑھے مین اُس کو بھی کچھ کہتا ہون اپنے کھانے کپڑے پر گھمنڈ کرتے ہون گے مین اُن جیسے دس کو کھانا کپڑا دیسکتا ہون مان۔ باپ بیچارے نے تو یہ بات منہ سے نہین نکالی تم اپنے دل سے جو چاہو سو کہو۔ بیٹا۔ نہین اُن کے اصرار سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کپڑے کا ڈراوا دکھا کر وہ چاہتے ہین کہ دین کا ٹوکرا زبردستی ہم لوگون کے سر پر لاد دین سو یہ دل سے دور رکھین مین خود گھر سے دل برداشتہ ہو رہا ہون نہین معلوم کیا سبب تھا کہ مین ابتک رہگیا اگر پہلے سے ذرا بھی مجکو معلوم ہوا ہوتا تو خدا کی قسم کبھی کا گھر سے ایسا گیا ہوتا جیسے گدہے کے سر سے سینگ اور اب دیکھ لینا دیوانہ سا ہوئے بس است + مان۔ بیٹا۔ تم کیسی باتین کرتے ہو باپ تک تم گئے نہین نہ اپنی کہی نہ اُن کی سُنی آپ ہی آپ تمنے ایکبات فرض کی اور اُسپر غصہ کرنے لگے۔ بیٹا

درست چھیڑ چھاڑ میری طرف سے شروع ہوئی یا اُن کی طرف سے ماں۔ اپنی بہتری کی بات کو تم نے چھیڑ چھاڑ سمجھا اور مانا کہ اُنھین کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی سہی تو تم کو گھر سے ناراض ہونیکا کیا سبب گھر مین تو مین بھی رہتی ہون اللہ رکھے تمہارے بھائی ہین بہنین ہین ہم سب نے تمہارا کیا قصور کیا ہے۔ بیٹا۔ تم سب بھی اُنھین سے ملے ہوئے ہو۔ اچھا اگر تم کو میرا پاس ہے تو میرا ساتھ دو۔ ماں۔ اگر تمہارے باپ کی زیادتی ہوتی تو بیشک مین تمہاری طرفداری کرتی انسان وہ کام کرے کہ دس بھلے آدمیون مین اگر بات آپڑے تو لوگ اُس کو الزام نہ دین فرض کیا کہ تم اپنی ہی بات پر گھر سے خفا ہو کر چلے گئے تو لوگ تم ہی کو قصوروار ٹھیرائین گے بیٹا۔ لوگ میرے قاضی نہین مفتی نہین مین کیسی رعیت نہین جب مین اپنے باپ کے کہنے کی پروا نہین کرتا تو لوگ پڑے بھونکا کرین۔ ماں۔ بیٹا دنیا مین رہکر تو ایسی آزادی بنھ نہین سکتی۔ بیٹا۔ ابھی ایسی نبھے کہ جسے کہتے ہین ؎ کیسا اس کو نباہتا ہون + انشاء اللہ دیکھئے گا۔ ماں۔ تو کیا گھر سے چلے جاؤ گے۔ بیٹا۔ کوئی مجکو روک بھی نہین سکتا ؎ مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہین + ایک چکر ہے مرے پاؤں مین زنجیر نہین + ماں کیون روکنے والی مین موجود بیٹھی ہون کیا میرا تم پر اتنا بھی حق نہین ہے۔ (یہ کہکر فہمیدہ کا دل بھر آیا اور اُسپر رقت طاری ہوگئی) مینے تم کو نو مہینے اسیدن کے واسطے پیٹ مین رکھا تھا اور اسی لیے تمہارے پالنے کی مصیبتین اُٹھائی تھین کہ جب بہار دیکھنے کے دن آئین تو تم مجھسے الگ ہو جاؤ کلیم سچ کہتی ہون ذرا جا دیکھو قیامت تک تو دودھ بخشنے ہی کی نہین بیٹا۔ ؏ این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر + ماں۔ بھلا ایسے جانے مین کیا فلاح و برکت ہوگی کہ باپ کو ناراضمند کرکے جاؤ اور ماں کو ناخوش بوجہ بے سبب۔ بیٹا غیر ابتو یہی دل پر ٹھنی ہے ؏ سر جائے پہ دردسر نہ جائے + اور کچھ خاص کر یہی سبب نہین مدتون سے میرا دل گھر مین بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تھا اور ہمیشہ خیال آیا کرتا تھا کہ چلون ذرا باہر کی بھی ہوا کھاؤن ؏ چل در میکدہ تک ہے حرکت مین برکت + ماں۔ گھر سے ناراض ہو کر جاؤ گے تو اچھا باپ دادے کا نام تمام مین اُچھلیگا۔ بیٹا۔ جب باپ نے میرا پاس آبرو نہ کیا تو خاندان کی عزت ہے تو بلا سے اور جائے تو بلا سے۔ ماں باپ دادون کی عزت تو رہے یا جائے تم نے گھر سے باہر قدم رکھا اور تمہاری بات دو کوڑی کی ہوئی۔ تمہارے دوست آشنا جو رات دن تمہاری لّلو پتّو مین لگے رہتے ہین سلام تک کے روادار تو ہونے ہی کے نہین ہمدردی اور غمگساری کا تو کیا مذکور ہے۔ بیٹا۔ گھر سے نکلکر کیا مینے دلی مین رہنے کی قسم کھائی ہے ؏ ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست +

جدھر کو منہ اُٹھ گیا چل کھڑے ہوئے - ماں - بھلا میں سنوں کہ تم نے کونسا ٹھکانا سوچا ہے - بیٹا - جب میکدہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہہ کی قید ؛ مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقاہ ہو ؛ ماں - بھلا پھر اس میں خوبی کیا نکلی کہ تم نے عیش چھوڑا آرام چھوڑا گھر چھوڑا عزیز و اقارب چھوڑے اور ان سب کے بدلے ملا تو کیا ملا بدنامی کا خلعت رسوائی کا خطاب مفلسی اور محتاجی کا انعام تکلیف و مصیبت کا پروانہ تردد و پریشانی کا فرمان موٹی سی موٹی سمجھ اور چھوٹی سی چھوٹی عقل بھی اس کو جائز نہیں رکھتی - بیٹا - ع عقل چہ کنی است کہ پیش مردان بیاید ؛ ماں - تم تو باپ کو باؤلا اور مجنون بتاتے تھے مگر باؤلوں کی سی باتیں دیوانوں کی سی حرکتیں تم خود کرتے ہو دیکھو کہے دیتی ہوں پچھتاؤ گے بہت افسوس کرو گے میں یہ نہیں کہتی کہ تم میری بات مانو لیکن تم جس کو اپنے نزدیک معقول پسند اور دانشمند سمجھتے ہو اُس سے پوچھو صلاح مشورہ کرو دیکھو تو کیا کہتا ہے - بیٹا - ع رائے اپنی صلاح ہے اپنی ؛ ماں - بھلا اتنا تو تم سمجھو کہ میں جو تم سے اتنا اصرار کر رہی ہوں اور اتنی دیر سے تمہارے پیچھے سر کھپا رہی ہوں اس میں کچھ میرا نفع یا تمہارے باپ کا فائدہ ہے اگر تم نیک بنو گے تو کچھ ہم کو بخش دو گے یا گمراہ چلو گے تو کچھ ہم سے چھین لو گے مگر خدا نے یہ اولاد کی ممتا کمبخت ایسی ہمارے پیچھے لگا دی ہے کہ جی نہیں مانتا اور دل صبر نہیں کرتا کہ تم کو بگڑتے دیکھیں اور نہ روکیں تم خرابی کے لچھن اختیار کرو اور ہم منع نہ کریں ماں اور بیٹے میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ دیندارا اندر سے ایک خط لیئے ہوئے نکلی اور وہ خط اُس نے لا کلیم کے ہاتھ دیا رات کا وقت اور دیندارا کا اندر سے لیکر نکلنا فہمیدہ سمجھ گئی کہ ضرور کلیم کے باپ کا خط ہے - جبتک کلیم خط پڑھتا رہا فہمیدہ چپ بیٹھی دیکھا کی خط پڑھ چکنے کے بعد کلیم چاہتا تھا کہ پھر وہی بات شروع کر دے اتنے میں فہمیدہ نے پوچھا باپ نے کیا لکھا ہے بیٹا - اُن کو تو جانتی ہو جس بات کے پیچھے پڑتے ہیں تو پھر دن کی خبر لاتے ہیں پھر بُلایا ہے ماں - صرف بلاوے کا اتنا بڑا بھاری خط ذرا میں بھی دیکھوں - فہمیدہ نے خط لیکر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا **خط** اے جان پدر ارشدک اللہ تعالیٰ ؛ میں نے تم کو پہلے علیم اور پھر رسولن کے ہاتھ بلوایا اور تم نہ تو آئے اور نہ معذوری و معذرت کہلا بھیجی جس سے ظاہر ہے کہ تم نے مجکو ہیچ اور میرے حکم کو بے وقعت محض سمجھا اگرچہ میرے نزدیک دنیا کا ضروری سے ضروری کام بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ باپ بُلائے اور بیٹا اُس کام کے جبلہ سے باپ کے پاس حاضر ہونے میں مکث کرے لیکن اگر کوئی ضرورت ایسی درپیش تھی کہ تم اُس کو میری طلب پر مقدم رکھنا چاہتے تھے تو اُس ضرورت کو مجھپر

ظاہر اور اپنی مجبوری سے مجکو مطمئن کرنا بھی تمپر لازم تھا نہ صرف اس نظر سے کہ مین تمہارا باپ ہون اور تم میرے بیٹے ہو بلکہ آداب تمدن اور اخلاق معاشرت اسیطرح کے برتاؤ کے مقتضی ہین۔ دنیا کا انتظام جس قاعدے اور دستور سے چلتا ہے تم اپنے تئین اُس سے بیخبر اور ناواقف نہین کہہ سکتے ہر گھر مین ایک مالک ہر محلے مین ایک رئیس ہر بازار مین ایک چودھری ہر شہر مین ایک حاکم ہر ملک مین ایک بادشاہ ہر فوج مین ایک سپہ سالار ہر کام کا ایک افسر ہر فرقے کا ایک سرگروہ ہوتا ہے الغرض ہر ایک گھر چھوٹی سی سلطنت ہے اور جو شخص اُس گھر مین بڑا بوڑھا ہے وہ اُس مین بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور گھر کے دوسرے لوگ بطور رعایا اُس کے محکوم ہین۔ اگر ملک کی بدنظمی حاکم ملک کی غفلت اور بے عنوانی سے ہوتی ہے تو ضرور اُس گھر مین جو خرابی ہے اُس کا الزام مجھپر ہے اور مین نہایت ندامت اور حسرت کے ساتھ تسلیم کرتا ہون کہ ابتک مین بہت ہی غافل بادشاہ اور بڑا ہی بیخبر حاکم رہا ہون۔ میری غفلت نے میرے ملک کو غارت اور میری سلطنت کو تباہ کر دیا۔ میری بیخبری نے نہ صرف مجکو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیت کو بھی ایسا سقیم الحال کر دیا کہ اب اُن کے پنپنے کی امید نہین جس طرح چھوٹے چھوٹے نواب اور رجواڑے سلطان وقت کے حضور مین اپنے ملکون کی بدنظمی کیواسطے جوابدہی کیا کرتے ہین اور اُن کو غفلت اور بے عنوانی کی سزا ملتی ہے واجد علی شاہ سے سلطنت منتزع ہوئی والی ٹونک مسند حکومت سے اُتار دیئے گئے مین بھی بادشاہ دوجہان کے حضور مین اپنے گھر کی خرابی کا جوابدہ ہون اور دوسرون کو سزایاب ہوتے دیکھ اب مجکو سچا اور پورا تنبہ ہوا ہے اور مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ آیندہ سے میرے خانہ داری کے ملک مین جتنے رخنے ہین بند۔ جتنے خلل ہین مسدود۔ جتنے نقص ہین پورے جتنے سقم ہین دفع کیے جائین بڑی خطرناک قباحت جو اپنے ملک خانہ داری مین پاتا ہون یہ ہے کہ مین اور میری رعایا یعنی تم لوگ شاہنشاہ دوجہان سے سرکشی و بغاوت پر آمادہ و کمربستہ ہین اور خراج عبادت جو ہم کو وقت مقرر پر ادا کرنا چاہیے بالکل باقی پڑا ہے خراج جو ہم پر عائد کیا گیا ہے مین دیکھتا ہون تو نہایت ہی ہلکا اور نرم اور رعایتی ہے اگر ہم چاہتے تو کوئی قسط بھی باقی نہ رہتی اور جو مطالبہ شاہی تھا بے زحمت اپنے وقت پر خزانہ عامرہ سرکاری مین داخل ہو جایا کرتا باین ہمہ جو کوتاہی ہماری طرف سے ہوئی ظاہر ہے اس نادہندی کی کوئی نامعقول تاویل بھی تو ہم نہین کر سکتے اب دو حال سے خالی نہین یا تو پچھلا خراج تمام و کمال بیباق کرین اور اپنا قصور معاف کرائین اور آیندہ کو عہد کرین کہ کبھی باقی نہ رکھین گے یا بادشاہ کے ساتھ لڑین اور مقابلہ کرین

اور ہوسکے تو اپنے تئین اُس کے ربقۂ اطاعت سے آزاد کرلین شاہی قوت اور ہمارا ضعف تو ظاہر ہے
بھلا ہماری تو کیا ہستی ہے فرعون اور نمرود اور شداد اور ہامان اور قارون کیسے کیسے جابر و متمرد
ہو گذرے ہین باغی ہوئے تو کسی کا نام و نشان باقی نہ رہا بس سوائے اطاعت اور انقیاد دوسرا
چارہ نہین رعایا سے ملک مین تم کو سر برآوردہ اور ممتاز سمجھکر صلاح و مشورہ کے لیئے بلایا تھا تمہارے
نہ آنیسے ثابت ہوا کہ تم کو سرکار کا ذرا سا بھی خوف نہین ابتک پیرائے تشبیہ و تمثیل مین تم سے گفتگو کی اور اس سے
تم کو معلوم ہو جائیگا کہ کس مجبوری سے مین تمہارے معاملات مین دخل دیتا اور تمہارے افعال سے
تعرض کرتا ہون میرا دخل و تعرض بیشک تم کو دخل بیجا اور تعرض ناروا معلوم ہوتا ہوگا لیکن ذرا اپنی اور
میری ذمہ داری کو انصاف کے ساتھ موازنہ کروگے تو سمجھ لوگے کہ اس کو بیجا اور ناروا سمجھنا بڑی غلطی ہے
جن شرطون کا مین تم کو پابند کرنا چاہتا ہون مین اپنے تئین اور کسی کے تئین اُن سے مستثنےٰ نہین کرتا
پھر شکایت کیا اور گلہ کیون تم جیسے نوجوان آدمیون کو مذہب کے بارے مین کبھی کبھی خدشات بھی واقع ہوا
کرتے ہین اور یہ کچھ عیب کی بات نہین خدشے کا واقع ہونا دلیل جستجو کا انجام ہے حصول۔ جوئیندہ یابندہ
اگر تم مین سے کوئی ایسا خدشہ پیش کرنا چاہے تو مین اُس کا جواب دینے کو موجود ہون۔ جہان تک مین سمجھتا
ہون مذہب کے اصول ایسے سچے اور یقینی اور بدیہی اصول ہین کہ اُن مین رد و انکار کا مدخل ہو ہی نہین سکتا
چونکہ شعور سے ابتک ہم لوگ غفلت اور سستی اور بے پروائی اور خداوند جل وعلا شانہ کی مخالفت اور
عدول حکمی اور نافرمانی مین زندگی بسر کرتے رہے اور گناہ اور خطا کاری کی عادتین ہمارے دلون مین راسخ
ہو گئی ہین البتہ مین جانتا ہون اور مانتا ہون کہ ایک ساعت مین زنگ معصیت ہمارے سینون سے دور
ہو کر یہ آئینے ایمان کی جلا سے منور ہون گے لیکن بالفعل میرا مطلب اسیقدر تھا کہ ہر شخص مناسب حالت
اپنا اپنا فکر کرے چلے جب مین اپنی اور تم سب کی پچھلی زندگی پر نظر کرتا ہون تو اپنی بوٹیان توڑ توڑ کر کھاتا ہون
کیونکہ اس ساری خرابی کا بانی اور اس تمام تربدی کا مین موجب ہون آہ کاش میرا اتنا ہی قصور ہوتا کہ مین
اپنی ذات سے گنہگار قرار دیا جاتا نہین تو سب کے گناہون مین میرا ساجھا اور تم سب کی خطاؤن مین میری
شرکت ہے مین خدا کا گنہگار الگ ہون اور تمہارا قصوروار الگ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس گناہ کا کفارہ
اور اس قصور کی تلافی میرے اختیار سے خارج ہے ہان مگر یہ کہ تم مجھپر رحم کرکے اپنی اصلاح وضع کرو کیا تمہارے
سعادتمندی اس بات کو جائز رکھتی ہے کہ تمہارے سبب قیامت مین میری رسوائی ہو کیا تمہاری

حمیت اس بات کو پسند کرتی ہے کہ تمہاری وجہ سے حشر کے دن مین خدا کے غضب مین پکڑا جاؤن چونکہ تم میرے بڑے بیٹے ہو مجکو سب سے زیادہ تمہارا بھروسہ تھا کہ تم اس مشکل مین میرا ساتھ دوگے میری مدد کروگے نہ کہ تم نے ملنے سے بھی کنارہ کیا۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ میری آس ٹوٹ گئی اور میرے ذہنی منصوبے تمام بگڑ گئے اتنی بڑی مہم اور مین اکیلا اتنا مشکل کام اور مین تنہا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارا انحراف میرے انتظام مین کتنا خلل ڈالیگا چھوٹے بڑے سب تم کو سند گردانینگے اور بات بات مین تمہارا حوالہ دینگے اگر تم اس مصلحت سے میری شرائط کو قبول کر لیتے تو تمہارا کیا بگڑ جاتا تمنے ابتدا ہی سے وہ سختی اختیار کی جس کی مجکو انجام مین بھی توقع نہ تھی جتنی مشکلین مجکو پیش آنیوالی ہین مین اُن سے بیخبر نہین ہون اس بات کو مُنہ ہی سے نہ نکالتا لیکن جانتا ہون کہ مین کوئی انوکھا آدمی نہین ہون آخر مجکو ایک نہ ایکدن مرنا ہے ابھی جب مین نے ہیضہ کیا مرنے مین کچھ باقی رہگیا تھا خدا کی قدرت تھی کہ اُس نے مجکو از سرِ نو پھر جلا دیا لیکن بکرے کی مان کبتک خیر منائیگی ؎ رہا گر کوئی تا قیامت سلامت ✦ پھر آخر کو مرنا ہے حضرت سلامت ✦ اور جس طرح مرنا یقینی ہے یہ بھی یقینی ہے کہ مجکو اپنے اعمال و افعال کیواسطے خدا کے حضور مین جوابدہی کرنی پڑے گی اور نہ صرف اپنے اعمال و افعال کیواسطے بلکہ تم سب کے اعمال و افعال کے واسطے بھی بس سوائے اس کے کہ مین اپنا اور تم سب کا طرز زندگی بدلدون اور کچھ چارہ نہین اگر تم میرے پاس آئے ہوتے اور مجھسے تم سے بات چیت ہوئی ہوتی تو مین تمہاری رائے دریافت کر کے ایک خاص طور پر تم سے گفتگو کرتا اب مجکو معلوم نہین کہ جتنی باتین مینے کہین ان مین کونسی تمکو تسلیم ہے اور کس کس سے تم کو انکار ہے پس اب زیادہ لکھنا مین فضول و عبث سمجھتا ہون لیکن جو کچھ میرے ذہن مین تھا مین لکھ چکا مین تم سے اس کے جواب کا متقاضی نہین اور اُسکے دو سبب ہین اول یہ کہ مین اپنے تقاضے کا لاحاصل اور بے اثر ہونا دیکھ نہین سکتا دوسرے صرف ایک ہی جواب ہے کہ اس کو مین بطیب خاطر سُن سکتا ہون وہ یہ کہ تم میری شرطون کو منظور کرو ورنہ مین اپنے تئین مواخذہ عاقبت سے بچانیکے لیے البتہ چند روزہ رشتون کا پاس اور ان عارضی قرابتون کی پروا نہین کر سکتا اور یہ میرے سارے درجے کی تدبیر ہے اور مین خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگتا ہون کہ مجکو اس کے اختیار کرنے کی ضرورت واقع نہو۔ والدعا۔ خط پڑھکر فہمیدہ بیٹے سے کہنے لگی دیکھا۔ بیٹا۔ ع جو کچھ خدا دکھلائے سو ناچار دیکھنا ✦ ان کیا اب بھی تم کو باپ کی نسبت جنون کا احتمال ہے

بیٹا - احتمال کیسا اب تو یقین کامل ہے بقول شخصے ع دیوانہ گر نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں - اپنے تئین بادشاہ سمجھنا جنون نہیں تو کیا ہے - مان - انا للہ وانا الیہ راجعون بیٹا - کیون آپنے انا للہ کس بات پر کہا مان تمہاری اُلٹی سمجھ اور بدقسمتی پر - بیٹا - ع بہتر ہے وہی جو کچھ بدی ہے - مان - تو کیا سچ مچ تم باپ کے پاس نہیں جاؤ گے - بیٹا - اب تو میرا نجانا انپر بھی ظاہر ہوگیا پھر کیا ضرورت ہے کل جیسی ہوگی دیکھی جائیگی مان - دیکھو پھر میں تم سے کہے دیتی ہون کہ بات کو اطمینان سے تم اس خط کے مطلب پر غور کرو تمہارے باپنے کوئی بات بیجا نہیں لکھی جو شخص اس خط کو دیکھیگا تم ہی کو قائل کرے گا

فصل ۹

نعیمہ کی خالہ زاد بہن صالحہ نے اُس کو آکر منایا کھانا کھلایا اور اُسی کے ساتھ نعیمہ خالہ کے یہان چلی گئی +

ابھی فہمیدہ یہ بات پوری بھی نہیں کرنے پائی تھی کہ صالحہ کی ڈولی آ پہونچی اُترتے کے ساتھ خالہ سے پہلے یہی پوچھا کہو کچھ آپا نے کھایا پیا یا نہیں - خالہ - کچھ بھی نہیں - صالحہ - ہین کہان - خالہ - در کے اندر کوٹھری میں - صالحہ - آخر بات کیا ہوئی تھی - خالہ - کیا علم نے تمسے کچھ نہیں کہا صالحہ - تنہالی تھی کہالڑائی ہوئی صبح سے کھانا نہیں کھایا میں ہر چند پوچھتی رہی کچھ نہیں بتایا اور کہا کہ بھائی وہین چلکر پوچھ لینا تب خالہ نے شروع سے آخر تک سب ماجرا کہہ سنایا صالحہ بڑی دانشمند لڑکی تھی اور اگرچہ نعیمہ سے کچھ عمر میں چھوٹی تھی مگر دونون میں بڑا میل ملاپ تھا - صالحہ کو جو دقت پیش آنیوالی تھی اُس کو سوچ سمجھکر اُسنے خالہ سے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپا کو میں راضی کرون گی مگر میرے سوا اس مکان میں دوسرا آدمی کوئی نہ رہے کیونکہ گھر میں جتنے آدمی ہیں آخر سب اس حال سے واقف ہیں ان میں سے کوئی سامنے جائیگا تو آپا کو ضرور حجاب ہوگا - بات صالحہ نے معقول سوچی تھی کیونکہ جب ایک مجمع میں کسی آدمی کی بیعزتی ہوتی ہے تو جو لوگ اُسکی تفضیح دیکھ چکے ہیں وہ سب کو اپنا دشمن ٹھیرا لیتا ہے شاید اس خیال سے کہ یہ سب کھڑے دیکھتے رہے اور انھون نے میری کچھ مدد نکی اور ان میں سے جب کوئی شخص سامنے آتا ہے تو اُس ستم رسیدہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسی نے مجھکو فضیحت کرایا تھا پس ضرور اُس کے غصے کو ترقی اور اُسکے غضب کو زیادتی ہوتی ہے اور بیچاری بیدارا نے جو ناحق ایک دولتی کھائی تو اسی وجہ سے ورنہ اُس کا کیا

قصور تھا وہ ماں بیٹیوں کے بیچ میں کچھ بولی نہیں چالی نہیں نہ کسی طرح کا دخل دیا نہ کسی کی طرفداری کی۔ اور دخل دینے کی فرصت کسکو ملی ماں بیٹیوں میں ایک بات پر ردوکد ہوئی شروع ہوئی جیسے ہمیشہ ہوا کرتی تھی ماں نے دفعۃً بیٹی کو طمانچہ کھینچ مارا غرض بات کی بات مین تو طیاری سامان آرادے چڑھائی مارکٹائی مار پیٹ سب کچھ ہو گیا گھر والے دیکھتے کے دیکھتے ہی رہے۔ صالحہ نے جو انتظام خالہ کو سنایا انھوں نے بھی پسند کیا اور سب لوگوں سے کہدیا کہ اُس قطعہ مین کوئی نہ جائے ہر ایک کو سونے بیٹھنے کا ٹھکانا بتادیا اور اپنے واسطے یہ تجویز کی کہ ہم گھر والے سب مردانے مین پردہ کروا کر سو رہین گے بلکہ صالحہ نے کہا بھی کہ آپ کوٹھے پر سوئیں خالہ نے جواب دیا کہ ابھی مجکو اُن بڑے حضرت میاں کلیم کے ساتھ سر مارنا ہے صالحہ کیا اُن سے لڑائی ہوئی ہے۔ خالہ۔ لڑائی کیسی اُن سے تو چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے۔ صالحہ۔ کس بات پر۔ خالہ بات تو اتنی ہی ہے کہ باپ نے اُن کو نماز روزے کیواسطے نصیحت کرنے کو اپنے پاس اوپر بلوایا یہ نہیں گئے صالحہ۔ خالو جان نے بلوایا اور نہیں گئے خالہ۔ تم کو نہ جانے تعجب ہوتا ہے باتیں سنو تو حیران ہو جاؤ باپ کو دیوانہ اور مجنون نماز کو کھٹراگ دین کے پیشواؤں کو ملانے قل اعوذیئے مردہ شو ٹکڑ گدے بھیک منگے صالحہ کسی نے آپ سے غلط کہدیا ہوگا۔ خالہ میرے روبرو۔ صالحہ۔ پھر کسی سے اُن کو سمجھوایا ہوتا۔ خالہ ایک سمجھانا علیم نے بہتیرا سمجھایا مین شام سے ابتک کہتی کہتی تھک گئی جن مصیبتوں سے آج کا دن کٹا ہے خدا ہی جانتا ہے دانہ تک میرے یا میرے یا حمیدہ کے منہ مین گیا ہو تو جسطرح کی چاہو قسم لیلو اُسپر نعیمہ کا فکر کلیم کا تردد اور سب سے بڑھکر نعیمہ کے بچے کا سنبھالنا کہ آج اُس کو دن بھر روتے گذرا ہے۔ صالحہ۔ آپ کھانا کھائیے دوسرا وقت بھی ناوقت ہو گیا یقین ہے کہ آپکے کھاتے کھاتے مین آپا کیواسطے کھانا منگواتی ہوں۔ خالہ۔ بھری کیا جلدی ہے مین کھا ہی لوں گی حمیدہ بیچاری کے صبر کو دیکھو کہ اُس نے کھانے کا نام بھی تو نہیں لیا کل اسوقت کا کھائے ہوئے خالی پیٹ مین دن بھر پانی اُنڈیلتی رہی ہے مین نے ہر چند کہا نہ مانا آخر بھوکی ہی سو رہی۔ صالحہ۔ کیا آپ حمیدہ پر بھی کچھ خفا ہوئی تھیں۔ خالہ مطلق نہیں اُس نے بہن کے افسوس مین کھانا نہیں کھایا بہن کا وہ حال کہ بس چلے تو جان سے مار ڈالنے مین بھی تامل نہیں اور اس کی یہ کیفیت کہ بہن پر اپنا دم دیتی ہے بھانجے کو اسقدر چاہتی ہے کہ رات کو بھی تو ساتھ لیکر سوتی ہے۔ صالحہ۔ حمیدہ کو آپ جگائیے اور اطمینان سے آپ بھی کھانا کھائیے اور اُس کو بھی کھلائیے۔ آپا کا آپ فکر نہ کیجئے یہ کہکر صالحہ اندر مکان مین گھستے ہی پکاری کیوں بی میری آپا کہاں ہیں۔ گھر مین کوئی ہو

تو جواب ندارد۔ سب سے پہلے باورچیخانہ مین گئی وہان ندیکھا دالان مین آئی وہان بھی نہ پایا تو سہ دری مین ڈھونڈھتی
پھری غرض ٹال مٹول کرتے کرتے آخر درے والی کوٹھری کے پاس آکر جھانکنے لگی جہان نعیمہ دن بھر تو فرش
پر پڑی رہی مگر صالحہ کی آواز سنتے کے ساتھ جلدی سے اُٹھ منہ لپیٹ پلنگ پر جالیٹی اور دروازے کیطرف
پیٹھ کرلی صالحہ نے پہلے تو انجان بنکر پوچھا یہ پلنگ پر کون لیٹا ہے پھر آپ ہی کہنے لگی آہا آپا ہین۔ اپنی اکیلی
کوٹھری مین اور ایسے سویرے اتنا کہا اور دوڑ کر نعیمہ کو لپٹ گئی نعیمہ نے جیسے صالحہ کی آواز سُنی اُس کو ایک طرح کی
حیرت تھی کہ شاید گمان دفعۃً یہ کہان آموجود ہوئین مگر یہ بات اُس کے ذہن مین بھی نہ گذری کہ بُلوائی ہوئی
آئی ہے۔ نعیمہ نے اُسوقت اپنے تئین ایسا بنالیا کہ گویا دیر سے پڑی سوتی ہے اور بھاری سی آواز بنا کر
بولی کہ اے بھائی ہم کو دق نکرو سونے دو۔ صالحہ۔ اے بی آپا مین ہون۔ صالحہ۔ اُٹھو منہ تو کھولو ابھی سے
کیون سو رہین جی کیسا ہے اگرچہ نعیمہ نے چاہا تھا کہ صالحہ پر اپنی کیفیت ظاہر نکرے مگر اُس نے ایسی
ہمدردی سے پوچھا کہ نعیمہ ضبط نہ کرسکی اور رونے لگی اس کو روتا دیکھ صالحہ نے اصرار سے پوچھنا شروع کیا
سر دکھتا ہے پیٹ مین درد ہے بچے کا جی کیسا ہے سسرال والون نے کچھ کہلا بھیجا ہے گھر مین
کسی سے لڑائی ہوئی ہے۔ صالحہ ہرچند پوچھتی تھی مگر نعیمہ ہاتھون سے پرے کو دھکیلتی جاتی تھی
اور کچھ جواب نہین دیتی تھی آخر صالحہ نے کہا نہ بتاؤ تو مجھی کو کھاؤ تب نعیمہ خفا ہو کر بولی چل مکارہ مجھی سے
باتین بنانے آئی ہے کیا تجکو خبر نہین صالحہ۔ ابھی مولوی ہدایت اللہ صاحب کے وعظ سے
اُٹھی چلی آتی ہون یہان آئی تو خالہ امان اور گھر والے سب مردانے مکان مین ہین اتنا سُنا کہ بڑے بھائی
خفا ہو کر گھر سے جاتے ہین مجکو تم سے ملنے کی جلدی تھی خالہ امان کو سلام کرسیدہی اندر چلی آئی یہان آن کر
دیکھا تو نہ آدمی نہ آدم زاد تم کو سارے گھر مین ڈھونڈھتی پڑی پھری۔ نعیمہ۔ کیون بڑے بھائی کس بات پر
گھر سے نکل رہے ہین۔ صالحہ۔ لوگ آپس مین کہہ رہے تھے کہ خالو ابا نے کہلا بھیجا ہے نماز پڑھین تو میرے
گھر مین رہین ورنہ جہان چاہین چلے جائین۔ نعیمہ۔ آگ لگے اس نماز کو یہ کیا اب گھر مین کسی کو تھوڑا ہی
رہنے دیگی یہ تو حمیدہ کے سوائے سبھی کو نکلوائے گی۔ صالحہ۔ تو کیا آپا تم بڑے بھائی ہی کیواسطے پڑی
رو رہی تھین۔ نعیمہ۔ مجکو تو بیچارے بڑے بھائی کی خبر بھی نہین اُن سے پہلے مین آپ نکلنے کو بیٹھی ہون
صالحہ توبہ آپا تو بہ کیسی بدفال منہ سے نکالتی ہین کہ خدا پناہ مین رکھے اللہ نہ کرے کہ کسی بھلے مانس
اشراف کی بہو بیٹی گھر سے نکلے۔ نعیمہ جب سے اس نماز روزے کا چرچا ہمارے گھر مین ہوا ہے

بھلمنساہت اور شرافت سب کی گندی ہوئی اب آئی ہو تو دو چار دن رہکر ہر ایک کا ننگ ڈھنگ دیکھنا نہ وہ زمین رہی نہ آسمان گھر کا باوا آدم ہی کچھ بدل سا گیا ہے نہ وہ ہنسی ہے نہ وہ دل لگی نہ وہ چرچے ہیں نہ وہ مذاق ہے نہ وہ چہچہے ہیں گھر میں ایک اُداسی چھائی رہتی ہے ورنہ ابھی ایک مہینے کا مذکور ہے کہ محلے کی عورتیں تمام تمام دن بھری رہا کرتی تھیں کوئی گیت گا رہی ہے کوئی کہانی کہہ رہی ہے۔ یہ ہمسائی عجو کچھ اس طرح کی زندہ دل ہیں کہ ہر روز نئی نئی نقلیں کر کے سب کو ہنساتے ہنساتے لٹا لٹا دیتی تھیں اب کوئی گھر میں آکر تھوکتا بھی نہیں گھر ہے کہ کمبخت اکیلا پڑا بھائیں بھائیں کیا کرتا ہے۔ صالحہ۔ آخر اس سبب کا کیا۔ نعیمہ۔ سبب تمہاری خالہ جان اور اباجان اور حمیدہ کے اباجان کی بدمزاجی کسی کو کیا غرض کیا مطلب کہ اپنے کام کا حرج کرے اور پرائے گھر آکر بیٹھے کیا لوگوں کے گھروں میں بیٹھنے کی جگہ نہیں لوگوں کی خاطر داری ہوتی تھی محبت سے اُن کے ساتھ پیش آتی تھیں لوگ دوڑے آتے تھے اب یہ حال ہے کہ ہر وقت منہ کپّے کی طرح پھولا رہتا ہے غیر آدمی کیوں برداشت کرنے لگے سب کے سب چلتے پھرتے نظر آئے اباجان کے اچھے ہوتے پڑوسنوں نے سیکڑوں ہی پھیرے کیے سب ہی نے کہا ہمسائی عجوبہ نے منتیں کیں ہاتھ جوڑے ایک ٹھانی آخر وہ رت جگا تو خاک بھی نہ ہوا نگوڑے مسجد کے ملانوں کو بلا کر کھلا دیا اب تو بوا دن رات نماز کا وظیفہ ہے وہ دیکھو تخت پر ہر وقت جانماز کا چیتھڑا بچھا رہتا ہے وضو کا کلھڑا کیا مجال کہ کسی وقت پاس سے الگ ہو جائے کام کاج سے فارغ ہوئیں تو یا نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں یا کتاب پڑھنے بیٹھ گئیں ایک حمیدہ کٹنی اُن کو ایسی مل گئی ہے کہ اور اُن کو اُکسایا کرتی ہے میرا بس چلے تو کٹیا کا ایسا ماروں ایسا ماروں کہ یاد کرے۔ صالحہ۔ اے ہے حمیدہ تو نگوڑی ایسی غریب اور بھولی لڑکی ہے کہ میں نے تو آج تک کوئی اُس کی شرارت کی بات دیکھی کیا سُنی بھی نہیں اور تم کو تو اتنا چاہتی ہے کہ کاہے کو کوئی بہن کسی بہن کو چاہیگی رمضان کی بات اب تک مجھکو نہیں بھولی تمکو یاد ہوگا کہ اخیر عشرے میں میں نے اُس کو بلوا بھیجا تھا گھر میں سبھی کو افطاری تقسیم ہوتی تھی اُس کو بھی حصہ ملتا تھا بچہ سمجھکر چیز میں سے کچھ کچھ زیادہ دیتے تھے مگر اُس کو مُنہ پر رکھنا قسم تھا لوگ کھاتے اور یہ منہ دیکھتی ہزار سمجھاتے کہ بھائی یہ کیا بُری عادت ہے چیز ہوتے سہاتے تم نہیں کھاتیں مگر یہ اللہ کی بندی چکھتی تک بھی تو نہیں تھی پہلے مجکو خیال ہوا کہ شاید خست کی وجہ سے نہیں کھاتی مگر میں نے پوچھا تو کہنے لگی آپا بغیر کوئی چیز میرے حلق سے نہیں اُترتی دیکھو دن بھر تمہارے لڑکے کو لیے رہتی ہے اور لڑکے کو بھی

کچھ ایسا آرام ملتا ہے کہ کیسا ہی پھڑکتا ہو اُس کی گود مین گیا اور چُپ اور تمہاری کیا خصوصیت ہے
ہر ایک سے وہ اسی طرح محبت سے ملتی ہے مین تو تم سے سچ کہون مجکو بہت پیار آتا ہے جب آتی
ہون خوب بھینچ بھینچ کر گلے لگاتی ہون۔ نعیمہ۔ جس کو دیکھتی ہون حمیدہ ہی کا کلمہ بھرتا ہے اور میری
یہ کیفیت ہے کہ اُس کو دیکھ دیکھ کر میری آنکھون مین خون اُترتا ہے۔ صالحہ۔ اچھی کیون۔ نعیمہ۔ مجکو امان
سے لسنے بُرا بنوایا ورنہ آجتک مجکو امان نے کبھی ہون بھی نہین کہا تھا یا آج چھوٹتے کے ساتھ نہ بات
نہ چیت مجکو تھپڑ کھینچ ملا خیر آہی حمیدہ بندی تجکو انھین ہاتھون سے امان جوتیان مارین تب میرے
کلیجے مین ٹھنڈک پڑے اور جیسے تو آجکل سر پر چڑھی ہے ویسی ہی نظرون سے گرے تب میرے
دل کی مراد بر آئے صالحہ۔ خالہ امان نے تم کو تھپڑ مارا یہ کب اور کیون۔ نعیمہ۔ آج صبح ذرا کی ذرا لڑکا
حمیدہ کو دیکر مین ہاتھ منہ دھونے چلی گئی تم کہتی ہو کہ بھانجے پر فدا ہے لڑکے کو روتا ہوا زمین مین
ٹپک دیا اُس کو اتنا بھی ترس نہ آیا کہ ابھی پسلی کے دُکھ سے مرمر کر بچا ہے یون جو زمین مین بٹھا دیتی
ہون ایسا نہ ہو کہین اس کو صبح کی ٹھنڈی ہوا لگجائے اور پھر بیمار پڑے بس اتنا قصور میرا ضرور ہے
کہ مینے ہولے سے حمیدہ کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگانا تھا کہ وہ فیلہائی دھڑام سے تخت پر گر پڑی کہین ذرا سی
خراش آگئی۔ صالحہ۔ کیا کہون مجکو تو یقین نہین آتا کہ حمیدہ اور بھانجے کو بے سبب روتا ہوا زمین مین
بٹھا دے اور خالہ جان حمیدہ کی طرف ہو کر تم کو مارین بھلا جاؤن خالہ جان سے پوچھون۔ نعیمہ۔ حمیدہ کے
بٹھا دینے کا سبب مین بتا دون اُن کی نماز قضا ہوتی تھی اور ان کی امان جان اس بات پر بگڑین کہ
مین نے نماز کو کیون بُرا کہا۔ صالحہ۔ پھر تم نے نماز کو بُرا کہا تھا۔ نعیمہ۔ کہا تھا اور اب بھی کہتی ہون امان کو
تو کچھ نہین کہا نماز کا بُرا کہنا اُن کو کیون بُرا لگا۔ صالحہ۔ بھلا کوئی آدمی تمہارے مان باپ کو بُرا کہے تو
تم کو بُرا لگے یا نہ لگے۔ نعیمہ۔ امان جان کو کوئی شوق سے بُرا کہے مجکو ذرا تو بُرا لگنے ہی کا نہین۔ صالحہ۔
آج یا سدا سے۔ نعیمہ۔ مسکرانے لگی اور بولی کمبخت بیحیا ہنسی کو دیکھو کہ خود بخود چلی آتی ہے نہ بوا ایسی
باتین ہمسے نہ کرو۔ صالحہ۔ کیا خوب مین تمہارے ایسے غصے سے نہین ڈرتی بہت کروگی خالہ جان نے
تم کو ایک طمانچہ مارا ہے تم مجکو دو طمانچے مار لینا لیکن امان باوا کا اتنا پاس نہین تھا تو سسرال والون سے
کرمین کیون۔ نعیمہ۔ بات بات مین کوئی بُرا کہا کرے تو جی نہ جلے۔ صالحہ۔ مین یہ کب کہتی ہون کہ نہ جلے
لیکن خالہ جان نے نماز کا پاس کیا اور اُن کو تمہاری بات بُری لگی تو بیجا کیا ہوا۔ نعیمہ۔ تو کیا نماز اُن کی

اماں ہے یا نانی ہے۔ صالحہ۔ جنکو ایمان ہے اُن کو ماں سے بڑھکر پیاری اور نانی سے زیادہ عزیز۔ نعیمہ تو کیا مین تمہارے نزدیک بے ایمان ہون۔ صالحہ۔ آدمی ہی بے ایمان بھی ہوتے ہین جو بے ایمانون کا کام کرے وہ بے ایمان مین ہوئی تو۔ اور تم ہوئین تو۔ نعیمہ۔ دیکھو صالحہ خدا کی قسم ایسی باتون پر لڑائی ہو جائے گی بے ایمان تم ہوگی۔ تمہارے رہتے سہتے بے ایمان ہون گے۔ صالحہ۔ خدا کے فضل سے مین تو بے ایمان نہین ہون مگر رہتے سہتے کون ہوئے تم۔ نعیمہ۔ بھلا ایمان سے کہنا تم نے میری کون سی بات بے ایمانون کی سی دیکھی۔ صالحہ۔ ایمان سے مت کہلواؤ۔ نعیمہ۔ نہین تمہین خدا کی قسم بھلا کوئی بات تو بتادو۔ صالحہ۔ پھر بُرا تو نہین ماننے کی۔ نعیمہ سچی بات مین بُرا ماننے کی کیا وجہ۔ صالحہ سچ اور ایمان کی بات تو یہ ہے کہ تمہارے قول و فعل کوئی بھی ایمان داروں کیسے نہین اور مجھسے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تم خود ہی بتادو کہ مین فلانا کام ایمان والون کا سا کرتی ہون کھانا پینا سونا گھر کا کام دھندا بچون کا پالنا یہ تو دنیا مین بُرے بھلے سب ہی کیا کرتے ہین بھلا ایک کام تو ایسا بتاؤ جس سے تمہارا ایماندار ہونا پہچانا جائے۔ نعیمہ۔ بھلا دنیا مین تمہارے نزدیک کوئی بھی ایماندار ہی یا نہین۔ صالحہ۔ کیون نہین اللہ کے بندے سیکڑون ہزارون۔ نعیمہ بھلا مین بھی کسی کا نام سنون۔ صالحہ۔ دور کیون جاؤ تمہاری گلی مین ایک حضرت بی رہتی ہین جن کے نواسے بھائی علیم کے ساتھ مدرسے مین پڑھتے ہین بس ایماندار ان کو کہتے ہین دیکھو تو کیا نیک زندگی ہے۔ نعیمہ مین تو اُن کو دن بھر سینتے ہی دیکھتی ہون۔ صالحہ سچ ہے مگر خدا کیواسطے غریب غربا کے کپڑے مفت اور امیرون کے مزدوری پر لیکن جتنی سلائی ہوتی ہے سب اللہ کے نام دیدیتی ہین ایک پیسا اپنے اوپر خرچ نہین کرتین یہ عمر اور کڑاکے جاڑون مین پہر رات رہے سے اُٹھکر خدا کی عبادت گھر مین نوکر نہین چاکر نہین اپنے ہاتھون سارے گھر کا کام کاج اور اُسپر نماز کی یہ پابندی کہ تہجد تک قضا نہین ہونے پاتا محلے مین کتنی لڑکیون کو اُنھون نے پڑھنا سکھایا کتنیون کو حیوان سے آدمی بنایا حسبۃً للہ بیغرض بیمطلب۔ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے کہ مسجد کے کوئی پندرہ بیس مسافر دونون وقت روٹی پکوانے کو آٹا بھجدیتے ہین اپنے ہاتھون سب کا آٹا گوندھنا پکانا گھر سے دال سالن جو کچھ وقت پر موجود ہوا دینا اکثر ایسا ہوا ہے کہ سالن نہین بچا آپ روکھی روٹی کھا کر اُٹھ کھڑی ہوئین بیچارے مسافر اکثر جوار باجرے کا آٹا لے آتے ہین وہ تو آپ رکھ لیتی ہین اور اپنے گھر سے اُن کو گیہون کی روٹی بھیجدیتی ہین ایک دن باجرے کی روٹی وہ بھی روکھی میٹھی کھا رہین تھین نوالہ حلق سے نہین اُترتا تھا ہر لقمہ

کے بعد پانی پینے کی ضرورت ہوتی تھی مین جو جا نکلی تو مجکو دیکھکر کہنے لگین بیٹا مجکو باجرے کی روٹی بہت بھاتی ہے کچھ ایسی سوندھی او میٹھی اور خستہ ہوتی ہے کہ سبحان اللہ ایک طالب علم نے اُن سے گاڑھے کی مرزائی سلوائی اور شاید وہ پھلا ہی کپڑا تھا کہ اُس بیچارے کو سلوانے کا اتفاق ہوا سو اسطے کہ جب وہ شخص کپڑا لیکر دروازے پر آیا تو حضرت بی صاحب نے اُس سے کہا کہ بیٹا اپنی پرانی مرزائی بھی بھیجدو کہ اُس کو دیکھکر قطع کرلون تو اُسنے نہایت حسرت کے ساتھ کہا کہ مائی صاحب میرے پاس کوئی مرزائی نہین ہے حضرت بی صاحب۔ بیٹا مرزائی نہو تو انگرکھا ہی سہی غرض کچھ الگلا تو ملجائیگی طالبعلم۔ انگرکھا بھی نہین۔ مجبور پڑے مین حضرت بی صاحب نے اُس سے پوچھ لیا کہ کمر کتنی ہے چولی کتنی نیچی رہے گی آستین کسقدر لمبی ہوگی۔ اس طالب علم نے بتایا لیکن دیکھا تو کپڑا کمی کرتا تھا تب اُس طالبعلم نے کہا کہ مائی صاحب جس طرح ہوسکے کھینچ تانکر اسی مین بنادو اور آج نماز جمعہ سے پہلے سی دو کہ الوداع کا دن ہے مین جامع مسجد پہنکر جاؤنگا غرض مرزائی سی گئی تو اُس کے بدن مین ٹھیک آئی وہ بیچارہ ایسا خوش ہوکر دعا دیتا چلا گیا اور اُس کی امید مین حضرت بی صاحب پر اتنا خفا ہوا کہ شاید کوئی گھر کی لونڈی پر بھی نہین ہوتا اندھی بیوقوف بے تمیز پھوہڑ بدسلیقہ بے رحم جو کچھ اُس کے منہ مین آیا بیدریغ کہہ ڈالا ماد جو نکہ گھر مین سب کو برا معلوم ہوا لیکن حضرت بی صاحب روتی جاتی تھین اور اُلٹی اُس کی استمالت کرتی تھین بڑے نواسے کا نیا تنزیب کا کرتہ اس کو دیا لیکن اُس نے دور اُٹھاکر پھینک دیا اور کہا کہ مجکو بدن کے ڈھکنے کے واسطے کپڑے کی ضرورت ہے یہ واہیات کپڑا میرے کس کام کا ہے جسکو پہنکر آدمی ننگے کا ننگا حضرت بی نے اپنے نواسون کی تمام گٹھریان کھولڈالین۔ خاصہ تن زیب ململ ڈھاکہ پاٹن ڈوریہ رینگ نینو شبنم سینو سوز نکار طرح طرح کے قیمتی خوش وضع اور طرحدار کپڑے اُس کو دکھائے اور ایک اُس کو پسند نہوا کسی کو تو اُس نے کہا مردون کے استعمال کے قابل نہین کسی کی نسبت تجویز کیا کہ یہ متکبرونکی پوشاک ہے آخر حضرت بی نے بازار سے کورا لٹھا منگوا نماز جمعہ سے پہلے اس کی مرزائی طیار کی تب وہ طالبعلم ملا حضرت بی کی طرح اپنا پتا مارے تب ایمان کا دعویٰ کرے اب تم خود غور کرلو کہ دن رات مین تم ایماندارون کے کتنے کام کرتی ہو نعیمہ۔ ایک حضرت بی ایسی ہو مین بھلا کوئی دوسری عورت اس مزاج کی شہر مین ہے۔ صالحہ چونکہ تم اس طرح کے لوگون نے

نفرت رکھتی ہو اسواسطے تم کو معلوم نہین - ورنہ شہر مین بہتیرے خدا کے نیک بندے پڑے ہین
کہانتک اُن کے نام گنواؤن - ہے کیا کوئی کم کوئی زیادہ - ایک میری ہی امان ہین وہ بھی اپنے محلے کی
حضرت بی ہین - نعیمہ - دو چار آدمی اس طرح کے سہی مین تو اپنی ہی جیسی عورتین اکثر دیکھتی ہون صالحہ
بیشک دنیا مین نیک کم ہین اور بُرے بہت - نعیمہ - مین جانتی ہون عورتون کے واسطے بہت
نماز روزہ کی کچھ ضرورت نہین بس انکی یہی عبادت ہے کہ گھر کا کام کاج دیکھین بچون کی خبرگیری کرین
اُن کو خانداری کے بکھیڑون سے اتنی فرصت کہان ملتی ہے کہ نمازین پڑھا کرین مرد البتہ نہ کھانے
پکانے کا فکر نہ بچون کا جھگڑا جتنی چاہین عبادت کرین صالحہ مردون کو کمانیکا تھوڑا کام ہے کہ بیچارے
دن بھر اسی مین لگے رہتے ہین محلے کے بنئیون کو دیکھو کہ منہ اندھیرے سے جو کھٹا کھٹ شروع کرتے
ہین تو آدھی رات تک کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی - پھر بھی جتنا خدا کا خیال مرد رکھتے ہین عورتین
کمبخت اس کا آدھا پاؤ بھی نہین رکھتین - نعیمہ - تم چاہے کچھ ہی کہو عورت مرد کی برابری تو ہرگز نہ ہوگی
ضرور اللہ میان نے عورتون کے حق مین کچھ نہ کچھ آسانی رکھی ہوگی صالحہ - سبب - نعیمہ - بھلا کہین
نگوڑی عورتون سے محنت ہوسکتی ہے - صالحہ - عبادت مین نہ چھپر اُٹھانا ہے نہ لکڑیان ڈھونی ہین
کہ عورتین کمزوری کا عذر اور نزاکت کا حیلہ پیش کرین بلکہ ایک حساب سے تو عورتون کو زیادہ
عبادت کرنی چاہیئے کیونکہ اول تو عورتون کو عبادت کی فرصت زیادہ ملتی ہے دوسرے خدا کی
نعمتون سے عورتین زیادہ حصہ پاتی ہین کھانے پینے مین مرد عورت سب برابر کپڑے مین مرد بیچارے
ایک حصہ تو عورتین ویسے ویسے دس عورتون کا ایک پائجامہ نہ مردون کا ایک برس کا سارا لباس اور
یون بھی عورتون کی پوشاک عموماً عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے بہ نسبت مردون کے بڑی رقم ہے زیور
عورتون کو سونے کی کان مین قبر کھود کر گاڑ دو تب بھی بس نہین اور مرد بیچارے جو ثقہ اور وضعدار
ہین چاندی کا چھلا تک بھی نہین پہنتے اسپر بھی عورتین عبادت مین کمی کرین تو اُن کی وہی کہاوت ہے
کھانیکو زچہ اور کام کرنیکو ننا بچہ - نعیمہ - تم تو ابھی میری قسمت کی سچ مچ مولوی صاحب بنکر آئین -
صالحہ - مولویون کے درجے مولویون کے ساتھ ہین مین بیچاری کس لائق ہون مولویون کی جوتیون
کی برابری نہین کرسکتی - نعیمہ - افسوس ہے کہ تم ہماری امان کے یہان پیدا نہ ہوئین - صالحہ - افسوس
کی کیا بات ہے بلکہ مین تو سمجھتی ہون شکر کا مقام ہے - نعیمہ - کیون - صالحہ - تم بتاؤ کہ تمنے کیا سمجھکر

افسوس کیا۔ نعیمہ۔ بیٹے تو یہ سمجھکر افسوس کیا کہ تم ہماری امان کے یہان ہوئی ہوتین تو دونون کو اچھا تھا ہماری امان تم ہی جیسی بیٹی ڈھونڈھتی ہین اور تم بھی امیر گھر پاتین تو کھانا کپڑا زیور نوکر سبھی طرح کی خوشی تھی۔ صالحہ۔ اگر اس خوشی کا یہی نتیجہ ہے کہ آدمی خدا کو بھول جائے تو میرے نزدیک یہ تمام فراغت دنیا کا جنجال اور آخرت کا وبال ہے کون چار دن کی خوشی کیواسطے ہمیشہ ہمیشہ کی مصیبت مول لے مجکو خدا کے فضل سے پیٹ بھر کر روٹی اور تن بدن کے ڈھانک لینے کو کپڑا اور رہنے کو مکان لیٹنے کو چارپائی پینے کو پانی دم لینے کو ہوا سب کچھ میسر ہے مین نہین جانتی کہ مجکو دنیا مین کوئی اور چیز بھی درکار ہے سوائے اسکے کہ تم نے پتھر یعنی سونا چاندی مجھ سے زیادہ اپنے اوپر لاد لیے ہین اور بوجھ کے صدمے سے کان تمہارے کٹے پڑتے ہین ناک تمہاری بھی گئی ہے اور تو کوئی فرق مین تم مین اور اپنے مین نہین پاتی مین یہ نہین کہتی کہ خدانخواستہ تم کو کھانے کی تکلیف ہے مگر صورت تمہاری یہ ہے کہ بدن پر بوٹی نہین ہاتھ پاؤن نہ جان نہین ہر سال جلاب ہر مہینے فصد آئے دن دوا مجکو دیکھو کہ خدا کے فضل سے تم سے دونی نہین تو ڈیوڑھی ہونے مین شک بھی نہین ہے ایک ہاتھ سے تمہارے دونون ہاتھ پکڑ لون تو بیوی صاحب ہلا بھی نجلے۔ نعیمہ۔ بیماری بھی امیری کا تمغہ ہے نگوڑی بھوکے جن کے پیٹ کو روٹی میسر نہین وہ کیا بیمار پڑینگے۔ صالحہ۔ یہان تمغے اور خلعت کا مذکور نہین ہے تکلیف آرام مین گفتگو ہے۔ نعیمہ۔ جی تو خوش کر لو لومڑی کو جب انگور نہین ملتے تو وہ اُن کو کھٹا کہا کرتی ہے۔ صالحہ۔ اپنی اپنی سمجھ ہی تو ہے مہر تئین جانتی ہو کہ یہ تکلیف مین ہے اور مین کہتی ہون کہ تم ایسے عذاب مین مبتلا ہو کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نکرے کھانے پینے کی عیش و آرام جو تم کو میسر ہین اُن کا نتیجہ تو یہ ہے کہ تم سدا کی دکھیا اور ہمیشہ کی روگی بن بیٹھی رہا کپڑا کچھ تم ہی اُس کو پہنکر اپنے جی مین خوش ہوتی ہوگی ابھی خالو جان یا بڑے بھائی آجائین تو سوائے اس کے کہ تم اُن کے سامنے سے ہٹ بیٹھو اور کیا تدبیر ہے۔ رہا زیور جسکی زکوٰۃ نہ خیرات اس سے بیڑیان بہتر طوق اور ہتکڑی اچھی بڑی خوشی محبت اور میل ملاپ کی ہوتی ہے اس کا یہ حال ہے کہ تم مان سے بُری۔ حمیدہ کی دشمن۔ ساس سسرون سے بگاڑ۔ میان سے ناموافقت۔ نوکر شاکی۔ لونڈیان نالان۔ اسی پر اپنے تئین سمجھتی ہو کہ مین خوش ہون۔ ابھی تم بڑی رو رہی تھین یا ہنس رہی تھین نعیمہ۔ سبحان اللہ آپ بھی کیا آدمی ہین کیا گھر دن مین کبھی لڑائی نہین ہوا کرتی چار برتن پاس رکھدیتے ہین تو وہ بھی کبھی نہ کبھی کھڑکھڑا اُٹھتے ہین۔ صالحہ۔ اگر ایسا ہی سمجھتین تو اتنا بات کا بتنگڑ نہ بناتین۔ نعیمہ۔ مین نے کیا بات کا

تبنگڑ بنایا۔ صالحہ۔ تمہین اپنے دل مین سوچو کہ ہاتھ کے لگالینے پر یہ آفت صبح سے ابتک آپ بھوکی مرین سارے گھر کو بھوکا مارا شاباش بوا شاباش۔ لڑون مان اور روٹھون خدا سے۔ نعیمہ۔ ہر پھر کر تمکو خدا کا تذکرہ کرنا ضرور ہے بھلا مین خدا سے کب روٹھی۔ صالحہ۔ رزق خدا کا یا مان باپ کا۔ نعیمہ۔ اللہ ہی علامہ دیکھو توکیسی اینچ پینچ کی باتین کرنی آتی ہین۔ صالحہ۔ تم کو پینچ تاب کی باتین آتی ہین تو مجکو اینچ پینچ کی۔ نعیمہ۔ غصہ ہی تو ہے۔ صالحہ۔ اچھا غصہ ہی باؤلا غیظ دیوانہ غضب اُدھر ہیجان پر اور اُدھر ہیزبان پر۔ نعیمہ ہیجان کیا اور ہیزبان کون۔ صالحہ۔ کھانا ہیجان اور ہیزبان تمہارا بچہ نادان۔ مینے سُنا ہے کہ تم نے اُس کا بھی خوب کچلا کیا۔ نعیمہ۔ کیا توکسی کو کیا اپنا بچہ شوق سے مارا خوشی سے کچلا کیا۔ صالحہ۔ تم اپنے بچے کو شوق سے مار و اور خوشی سے کچلا کیا کرو پھر خالہ جان نے تم کو ایک تھپڑ ہولے سے مار دیا توکیا غضب ہوا جیسے تم اپنے بچے کی مان وہ تمہاری مان۔ نعیمہ۔ مان مان برابر لیکن بچہ بچہ برابر نہین۔ صالحہ۔ لیکن تم دونون مین زیادہ تر واجب الرعایت کون ہے۔ نعیمہ۔ مین۔ صالحہ۔ مین کے گلے پر چھری کیا واجب الرعایت نکلی مین ذرا مُنہ تو دھو رکھو۔ نعیمہ۔ یہ دیکھو بڑون کے ساتھ بے ادبی۔ صالحہ۔ بڑون نے کی تو چھوٹون نے سیکھی۔ نعیمہ۔ اجی وہ کچھ بھی رعایت میرے ساتھ نکرین اللہ مالک ہے۔ صالحہ۔ کیون جھوٹھ بولتی ہو۔ نعیمہ۔ سب کچھ کہنا جھوٹی نہ کہنا اس کی مجکو بڑی چڑ ہے جو کوئی مجکو جھوٹی کہتا ہے تو میرے تن بدن مین آگ ہی تو پھک جاتی ہے۔ صالحہ۔ بھلا پھر تم اللہ کو مالک سمجھتی ہو جو کہتی ہو۔ نعیمہ۔ کوئی ایسا بھی بندہ بشر ہے جو اللہ کو مالک نہین سمجھتا۔ صالحہ۔ اللہ کو مالک سمجھتین تو ایسی بیجا بات نہ بول اُٹھتین جسپر خالہ جان خفا ہوئین اور بجا خفا ہوئین۔ نعیمہ کیا مینے جان بوجھکر تھوڑی ہی کہی تھی منہ سے نکل گئی۔ صالحہ۔ لیکن کبھی خالو جان کی شان مین تو ایسی بات تمہارے مُنہ سے نہین نکلی بلکہ خالو جان تو خیر شاید بڑے بھائی جان کو بھی ایسا سخت کلمہ کہو تو کتنا بُرا لگے کیا خدا کو بُرا نہ لگا ہوگا یہ سُنکر نعیمہ کسیقدر ڈری اور اُس نے ہولے ہولے اپنے کلّو پر طمانچے مارے اور منہ سے بھی توبہ توبہ کہا۔ صالحہ۔ بس سمجھ لو کہ ایسا ہی ایک طمانچہ خالہ جان نے مارا تھی۔ نعیمہ۔ تو مین کیا کچھ کہتی ہون یا مین نے کچھ کہا۔ صالحہ اے کاش تم سب کچھ کہہ لیتین اور یہ ستم نہ کرتین۔ نعیمہ۔ کیا۔ صالحہ سارے دن گھر بھر کو بھوکا مارا۔ بچہ تمام دن دودھ کو پھڑکا۔ بیدارا بیچاری وہ سہ دری مین پڑی ہائے ہائے کر رہی ہے نہین معلوم کہان اُس کے بیموقع لات لگی ہے کہ ابتک اُس کا سانس

پیٹ مین نہین سمایا اور پھر کہتی ہو کیا۔ نعیمہ۔ خیر پھر اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ صالحہ۔ ہو نہین چکا ہو رہا ہے
لوگ بھوکے بیٹھے ہین بچہ پھڑک کے چلا جاتا ہے۔ نعیمہ۔ اچھی کچھ یہ بھی زبردستی ہے ماردن اور رونے نہ دون۔
صالحہ اتنی بڑی ہو کر رونے کا نام لیتے ہوئے شرم نہین آتی۔ نعیمہ۔ جب مار کھانیکی غیرت نہوئی تو رونے
مین کیا شرم تھی۔ صالحہ۔ مان ہوئی۔ اُستانی ہوئی اگر ان کی مار کھانا بیعزتی ہے تو دنیا بے عزت ہی۔ نعیمہ
تم کو مار پڑی ہوتی تو مین جانتی کہ عزت کی بات ہے یا بیعزتی کی۔ صالحہ۔ اُستانی کی مار کی تو گنتی نہین اماں جان
نے بھی مجکو کوئی بیسیون ہی دفعہ مارا ہوگا۔ اب بڑے ہوئے پر۔ صالحہ۔ اب مین کوئی بات ہی
ایسی نہین کرتی کہ اُن کے خلاف مزاج ہو۔ نعیمہ۔ مین نے بھی یہ سمجھکر نہین کہا تھا کہ اماں جان
کو بُرا لگے گا نہ کبھی پہلے اماں جان کو نماز روزے کا ایسا خیال ہوا جیسا کہ اب ہے۔ صالحہ۔ لیکن
جب تم کو خالہ جان کئی مرتبہ روک چکی تھین تو تم کو اُن کی ممانعت کے خلاف پھر وہی بات نہین
کہنی چاہیئے تھی۔ نعیمہ۔ کیون جی خدا کو میری بات بری لگتی تو جو کچھ ہونا تھا اُسی وقت ہو نہ چکتا۔
صالحہ۔ پہلے یہ تو بتاؤ کہ بات بیجا اور بُری تھی یا نہین۔ نعیمہ۔ خیر بُری ہی سہی۔ صالحہ۔ سہی کیا معنی
شدت سے بُری اور بیجا تھی کہ تم اپنے بھائی تک کو ایسا کلمہ نہین کہہ سکتین ایسی ہی باتون کا نام کفر اور
شرک ہے مگر اس سے کہ تم کو فوراً سزا نہین ملی خوش نہین ہونا چاہیئے خدا کی لاٹھی مین آواز نہین
عجب کیا ہے کہ ایسی ہی باتون کا وبال تم کو گھر مین نہین بسنے دیتا۔ نعیمہ۔ اماں مجکو تنہائی مین مار
لیتین تو مجکو اتنا رنج نہوتا۔ صالحہ۔ سبحان اللہ خطا بیازار و سزا در پس دیوار۔ نعیمہ۔ اچھا پھر اب تمہاری
مرضی کیا ہے۔ صالحہ۔ مرضی یہ ہے کہ چلکر خالہ جان کے روبرو ہاتھ جوڑو اُن کے پاون پڑو۔ اپنا قصور
معاف کراؤ کھانا آپ کھاؤ دوسرون کو کھانے دو۔ بچے کو دودھ پلاؤ۔ حمیدہ کو بلا کر گلے لگاؤ۔ بیدار کی
دلداری اور تشفی کرو۔ نعیمہ۔ لو اور سنو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مین ہی پٹون اور مین ہی ہاتھ بھی جوڑون
اگر میرا قصور ہوتا بھی تاہم ہاتھ تو بندی نے نہ آجتک کسی کے آگے جوڑے اور نہ اب مجھسے جوڑے
جائین رہی حمیدہ تم کہتی ہو گلے لگاؤ اور میرا بس چلے تو اُس کو جیتا نہ چھوڑون اور رکھانیکی جو تم نے کہی
تو مجکو اب اس گھر کا نمک تک چکھنا حرام ہے غرض جتنی باتین تم نے کہین سوچکر ایسی ہی کہین کہ ایک بھی
مجھ سے شدنی نہین خیر تمہاری خاطر سے ننھے کو دودھ پلا دون گی جاؤ کہین لے آؤ ورنہ ارادہ تو یہی تھا
کہ اُس کا اور اپنا دونون کا خون کردون۔ صالحہ۔ اللہ اکبر! آپا مین نہین جانتی تھی کہ تمہارا غصہ اسقدر

غضب کا بچھا ہوا۔ نعیمہ۔ میرا مزاج تو سدا سے اسی طرح کا ہے مجھے کسی کی برداشت نہین ہوتی۔ صالحہ۔ اب تم سے زیادہ کہنا لاحاصل ہے بس معلوم ہو گیا کہ تم اپنی خوشی کی ہو۔ نعیمہ۔ جو بات کرنے کی تھی وہ تو مینے پہلے ہی کہہ دی کہ ننھے کو دودھ پلا دون گی۔ صالحہ۔ تمام دن تو تم کو بے آب و دانہ گزر گیا اور عمر بھر کے بدلے کا تمنے ایسا لمبا روزہ رکھا ہے کہ پہر رات گزری مگر افطار ہونے نہین آیا اور نہ ابھی کچھ اُس کے افطار ہونیکی امید ہے تو وہ دودھ کہان رہا ہوگا کہ تم ننھے کو پلاؤ گی۔ نعیمہ۔ رہے یا نہ رہے مگر مین اس گھر کا کھانا کھاؤن تو حرام کھاؤن مردار کھاؤن۔ صالحہ۔ پھر آخر کر دگی کیا۔ یہ تو ممکن نہین کہ بے کھائے گذر ہو ایک ہی وقت مین دیکھو تمہارا کیا حال ہو گیا ہے۔ اب رات کو خالی پیٹ نیند بھی تو نہین آئیگی۔ نعیمہ۔ مین تو جانیکو تیار بیٹھی ہون تم نہ آجاتین تو ابتک کبھی کی بھی چلی گئی ہوتی۔ صالحہ۔ کہان سُسرال۔ نعیمہ۔ اگر مین سسرال جاؤن تو گڑھے سے نکلون اور کنوئین مین گرون۔ صالحہ۔ پھر کہان۔ نعیمہ۔ جہان سینگ سمائین صالحہ۔ باؤلی ہوئی ہو کیسی باتین کرتی ہو اگر خالو جان یہ بات سُن پائین نہین معلوم کیا آفت برپا کرین اور گھر سے باہر قدم نکالنا تو بڑی بات ہے۔ نعیمہ۔ تم کیا سمجھتی ہو مین اس ہمسائی کے یہان جانیکو کہہ رہی ہون کیا یون مین ہر روز ہمسائی کے یہان نہین جاتی۔ صالحہ۔ وہ جانا اور ہے اور گھر سے لڑ کر بے حکم اُن باہر نکلنا دوسری بات ہے خبردار ایسا الفاظ بھول کر بھی منہ سے مت نکالنا نہین معلوم کیا سے کیا ہو جائے گا اور خود ہمسائی جنکے برتے پر پھولی ہو تم کو اپنے دروازے اندر قدم تو رکھنے دینے ہی کی نہین چاہو جا دیکھو اور فرض کیا تم یہان سے نکلنے پائین اور ہمسائی کی بھی ایسی ہی شامت آئی ہے اور اُنھون نے تم کو گھر مین آنے دیا تو اُن کو خود دو دو وقت کھانا میسر نہین آتا تم کو کہان سے کھلائینگی نعیمہ۔ نوج مین اُن کے یہان کیون کھانے لگی کیا میرے پاس زیور نہین ابھی تو پٹاری مین کچھ نہوگا تو نقد چالیس پچاس روپے پڑے ہون گے۔ صالحہ۔ گڑ کھاؤن گلگلون سے پرہیز جن کا کھانا انھین کا بنوایا ہوا زیور انھین کے دیئے ہوئے روپے۔ آن تو ہم جب جانین کہ اُن کی چیز بھی صرف کرو اور ہمسائی اول تو حیران ہون تم کو بٹھائین تو کہان بٹھائین کلھیا جتنا گھر اُس مین بھی ایک آپ ایک میان تین بیٹے بہوئین اُن کے نیچے دو بیٹیان مہمان آئی ہوئی ہین اُن کے گھر مین تل رکھنے کی تو جگہہ ہی نہین بیچاری آپ تو ڈیوڑھی مین چارپائی بچھا کر سوتی ہین تم کو رات کیوقت کہان لٹاتین اور کہان سُلاتین اور تم کو غیر مردون مین جاتے ہوئے شرم نہ آتی اور پھر ہمسائی تم کو پناہ دیتین بھی

تو خالہ جان کا پاس کر کے غرض قربان جاییے تمہاری عقل کے تدبیر بھی سوچی تو اوندھی علاج بھی تجویز کیا
تو اُلٹا اس سے بہتر تھا کہ تم اپنی سُسرال چلی جاتین۔ نعیمہ۔ نہ سسرال جاؤن نہ یہان رہون۔ صالحہ۔ تمکو
اختیار ہے جو چاہو سو کرو لیکن لڑائی تمہارے کھانے پر ہوئی ہے۔ نعیمہ۔ کھانے پر تو لڑائی نہیں ہوئی
لیکن مین انکے گھر پر یون پڑی ہوتی تو مجال تھی کہ کوئی مجکو ہاتھ لگا لیتا۔ صالحہ۔ کرتین کیا۔ نعیمہ۔ برابر سے
مین بھی مارتی۔ صالحہ۔ بُرا مت ماننا یہی نیت ہے تو تم گھر مین رہ بھی چکین مان کا یہ وقر یا ادب مجکو تو اگر
میری امان جان بےخطا بےقصور جوتیان مار لین تو انشاء اللہ آنکھ بھی اُن کے سامنے نکرون اور دنیا جہان کی
بیٹیون کا یہی قاعدہ یہی دستور ہے تم اُن کی بیٹی وہ تمہاری مان کسی کو تمہارے معاملہ مین کیا دخل مگر آپا جان
دین تو گیا ہی گزرا یہ پچھن دنیا مین بھی خوش اور آباد رہنے کے نہین اور خدا تم کو اتنی سمجھ دے کہ تم انھین باتون کو
اپنی خانہ ویرانی کا سبب سمجھو۔ مجکو حیرت ہے کہ کیونکر یہ بات تمہارے دل نے تسلیم کی کہ خالہ جان کو تمہارے
رہنا ناگوار ہے اور اُنھون نے اس وجہ سے تمہارے ساتھ سختی کی کہ وہ تم کو اپنے ساتھ دیکھ نہین سکتین بھلا
دنیا مین کوئی مان بھی اس طرح کی ہوگی تمہاری خانہ ویرانی کا رنج تم سے زیادہ اُن کو ہے ذرا اس کا مذکور آجاتا ہے
تو اُن کے آنسو نکل پڑتے ہین اور حاضر غائب دُعا کیا کرتی ہین کہ الٰہی میری نعیمہ کو اُسکے گھر آباد کر بھلا تم ہی
انصاف کرو کہ سوائے اس بات کے تم نے ان کی کسی اور بات سے بھی اُن کا رُخ بدلا ہوا پایا۔ کھانے مین
اُن کو یہ اہتمام رہتا ہے کہ پہلے تم پیچھے اور مینے ہفتون رہکر دیکھا ہے کہ خالو جان اور بڑے بھائی تک کو سادی
چپاتیان ملتی ہین اور تمہارے دو پراٹھے اُنھون نے ناغہ نہین ہونے دیئے چار پیسے روز کا سودا جو تمہارا
سدا کا معمول ہے تمہین بتاؤ کبھی نہین بھی دیا ایکدن حمیدہ نے ضد کی تھی اور کہا تھا کہ مین بھی چار
پیسے لون گی تو جھڑک دیا کہ ہان اب تو بڑی بہن کی برابری کرے گی۔ آٹھوین دن کی مہندی مہینے کے مہینے
چوڑیان۔ تم ہی بولو یہ دستور کبھی قضا ہوا ہے کپڑے لوگ ایسے جہیز مین نہین دیتے جو وہ تم کو گھر مین
پہناتی ہین بھلا بےگوٹہ کا دوپٹہ بے پمک کا پاجامہ کبھی تم کو پہننا یاد ہے تیل عطر پان پھول مہندی سُرمہ
مِسّی لاکھا مجنتش ابٹنا یہی عورتون کی ضرورت کی چیزین ہین سچ کہنا تم کو کبھی ان مین سے کسی چیز کے مانگنے
کی ضرورت ہوئی ہے خدمت کو لونڈی جدا لڑکے کی کھلائی الگ بلکہ سچ پوچھو تو کنوار پنے سے کہین زیادہ
تمہاری قدر ہوتی ہے خالہ جان ایکدن تمہارے دوپٹے مین بیٹھی توئی ٹانک رہی تھین اور خالو جان کی
تیا مین بند ٹانکنے تھے کچہری جانیکو دیر ہوتی تھی اُسپر خالو جان نے کہا بی لڑکی کا دوپٹہ پہنے دوپہر ہو گیا

پہلے میری قبا مین بند ٹانک دو۔ خالہ جان واہ لڑکی سر کھوے بیٹھی ہے تم کو ایسی کیا جلدی ہے ابھی تو دہوپ بھی چبوترے سے نہین اُتری خالو جان۔ کیا سادہ اوڑہنا منع ہے۔ خالہ جان۔ وہ بیچاری کیا کچھ کہتی ہے۔ خالو جان۔ تو تم اپنی ہی طرف سے خیرخواہی کے اہتمام مین لگی رہتی ہو۔ خالہ جان مین ہون کس قابل مگر خیر جو کچھ ہوسکتا ہے کیے جاتی ہون مجکو ہر وقت اس بات کا خیال لگا رہتا ہے کہ اس کا دل ہے غمزدہ ایسا نہو کسی چیز کو اس کی طبیعت چاہے اور بہ لحاظ کے مارے مُنہ سے نہ کہہ سکے اور ارمان جی کا جی ہی مین رہجائے اگر خالہ جان کو خدانخواستہ تمہارے ساتھ عداوت تھی تو خود کھانا کھا لیتین دشمن کا یہی کام ہے کہ فاقہ مین ساتھ دے اور شریک مصیبت ہو وہ حمیدہ جس کو کہتی ہو کہ پاؤن تو مار مار کر پُرزے اُڑاؤن آج دن بھر اُس کو تمہارے واسطے روتے گذرا ہے یہ عمر اور اتنا صبر کہ صبح سے ابتک دانا اُس کے مُنہ مین نہین گیا گوئی ایسی بےسدھ پڑی ہے کہ گویا جان نہین اِن لوگون کا وہ حال اور تمہاری یہ کیفیت ایک ذرا سی بات مین تمہارا دل اسقدر پھر گیا کہ ساری نیکی برباد کل سلوک اکارت تمام احسان غارت پھر بھلا تم سے کیا کوئی توقع رکھے اور کس امید پر تمسے ملے نعیمہ۔ بھائی یہ بات تو تمہاری واجبی ہے کہ ہمیشہ سے اماجان مجکو بہت چاہتی ہین لیکن خدا جانے اُن کو کیا ہوا تھا کہ بے تحاشا مار بیٹھین صالحہ۔ اچھا پھر یون ہی سمجھو کہ آدمی ہی تو ہین اُنھین سے زیادتی ہوگئی سہی لیکن کیا انصاف ہے کہ اس ایک زیادتی کیوجہ سے اُن کی عمر بھر کی مہربانی اور شفقت اور عنایت اور رعایت اور دلسوزی اور ہمدردی اور خیرخواہی اور پرورش اور نفع رسانی ایک دم سے سب پر پانی پھیر دیا جائے۔ نعیمہ۔ مجکو رہ رہکر اُن کا تھپڑ کمبخت یاد آتا ہے۔ صالحہ۔ اسواسطے کہ تم نے اُنکے حقوق بھلا رکھے ہین۔ نعیمہ۔ کیا تم سے اماجان نے کہا ہے کہ سمجھا بجھا کر نعیمہ کو خطا معاف کرانیکے لئے لوالاؤ۔ صالحہ۔ ہرگز نہین اُن کو تمہاری خطا معاف کرانیکی کیا ضرورت ہے نقصان تمہارا ہی یا اُنکا اور شاید اُن کے دل مین یہ بات آئی بھی ہو تو تمہارے مزاج کو دیکھکر بھلا اُن کو یہ توقع ہوسکتی ہے کہ تم خطا کا اقرار اور معافی کی درخواست کروگی۔ نعیمہ۔ بھلا اور جو مین گئی اور اماں جان منہ سے نہ بولین تو مجکو اور شرمندگی ہوگی۔ صالحہ۔ ممکن ہے کہ نہ بولین کیونکہ تمہاری خطا معمولی طور کی خطا نہین ہے مگر پھر وہ مان ہین اور مان بھی کیسی مان بچون پر اور خصوصاً تم پر کل سے فدا جان سے قربان شاید تم کو کوٹھری سے نکلتا ہوا دیکھہ عجب نہین کہ دوڑ کر خود لپٹ جائین اور تم کو منہ سے کہنے

کی بھی نوبت نہ آئے نعیمہ۔ جی تو چاہتا ہے کہ جاؤن چلی بھی جاؤن مگر شرم آتی ہے بھلا کل پر کھیدی تھی کیسا
صالحہ۔ تم کو خدا کا ترس نہیں آتا کہ سارا گھر فاقہ سے ہے رات بھر مین تمہارا اور اُن کا سب کا کیا حال ہوگا۔
نعیمہ۔ بھائی ہاتھ جوڑنے کو تو رہنے دو کھانا اپنے نام سے منگوا بھیجو۔ صالحہ۔ اجی مجھ سے کہو تو مین کھانیکو بھی
رہنے دون گی مگر وگی تو تم یا تمہارے لڑکے کب کھاتے ہین۔ مگر بے صفائی کھانے کا لطف نہین۔ اِدھر تم افسردہ اُدھر وہ آزردہ
کھانا کیا خاک کھایا جائے گا بس اتنی دیر کی بات ہے کہ تم کوٹھری کے باہر تک چلو۔ نعیمہ۔ بس زیادہ ہم کو دق نکرو
کھانا منگواؤ مین کھاؤن گی۔ صالحہ۔ ہو تم اپنی ضد کی کھانا کھاؤ گی تو کس پر احسان کروگی کوٹھری کے باہر تک
چلو تو البتہ مین جانون کہ تم کو میری خاطر عزیز تھی۔ نعیمہ۔ چلو بس مجکو بچون کی طرح مت پھسلاؤ۔ یہ بھی تمہاری
خاطر ہے کہ مین ہنس دی ورنہ نعیمہ بندی اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جاتی ایک کی تو سنتی ہی نہین۔ صالحہ۔ خاک منکین
پتھر سے سر گیکین مین اس کو منناسنانا نہین سمجھتی کیا کرون رات زیادہ گئی بلکہ لوگ بھوک سے بدحواس ہین
ورنہ تم کو یہ دعویٰ ہے کہ مین کسی کی نہین سُنتی اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ بات واہی ہو تو کیا معنے کہ سننے والا
اس کو نہ تسلیم کرے اور دیکھو میری اس وقت کی بات یاد رکھنا کہ تم کو خالہ جان کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑین گے
نعیمہ۔ خیر جب پڑین گے تب جوڑ بھی لین گے اس کے بعد صالحہ کوٹھری سے نکل دوسرے قطعہ مین خالہ کے
پاس گئی بہت سے لوگ سو گئے تھے کچھ اونگ رہے تھے فہمیدہ اکیلی بیٹھی ہوئی دل ہی دل مین نہین معلوم کیا
کیا باتین کر رہی تھی کہ صالحہ سامنے کے ساتھ ہی بولی خالہ جان مبارک میرا اور آپا جان کا کھانا دلوائیے۔
فہمیدہ سُننے کے ساتھ چونک پڑی اور کہنے لگی سچ کہو بھانجی۔ آپ خود اُن کو کھاتے ہوئے دیکھ لین
تب تو سہی۔ خالہ۔ بھائی تم نے تو کمال ہی کیا کیونکر منایا کس طرح سمجھایا مجکو تو امید تھی کہ وہ کسی ڈھب سے
سیدھی ہوگی اُس کا غصہ ہے خدا کی پناہ جیسے کسی کو جن چڑھتا ہے نہین معلوم تمنے کیا سحر کیا کہ ایسے بھوت کو
اُتارا ہم سب لوگ تو دن بھر ہلاک ہوئے کوئی حکمت چلی کوئی تدبیر پیش رفت نہ ہوئی۔ صالحہ۔ مین تو اُن کو
یہان آپکے پاس لاتی اور آپکے پاؤن پر اُن کا سر رکھواتی لیکن کیا کرون رات زیادہ گئی اور لوگ بھوک
سے بیتاب ہین خیر انشاء اللہ بشرط خیریت پھر دیکھا جائے گا۔ لائیے کھانا نکالئے اور جاؤن حمیدہ کو بھی جگاؤ
ہوشیار کردون کہ اُس کا تو اور بھی بُرا حال ہوا ہوگا خالہ نے تو کھانا نکالا اور صالحہ نے جا حمیدہ کو اُٹھا بٹھایا
حمیدہ سوتی کیا تھی ضعف و ناتوانی کی غفلت مین پڑی ہاتھ پاؤن توڑ رہی تھی۔ صالحہ کی آواز سنتے ہی
آنکھ کھولنے سے پہلے کھڑی ہوگئی اور بڑی بہو کو سلام کیا صالحہ نے پیار سے گلے لگا گودی مین لے لیا

اور کہا حمیدہ اسقدر سویرے تم سو رہا کرتی ہو۔ حمیدہ۔ امان جان سے پوچھ لیتی ہون اور جب وہ کہہ دیتی ہین کہ ہان وقت آگیا تو نماز عشا پڑھکر سو رہتی ہون۔ صالحہ تم نے کھانیکو بھی کھایا حمیدہ شرمندہ ہو کر چپ ہو رہی۔ صالحہ۔ بھوک لگی ہے۔ حمیدہ نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔ صالحہ۔ چلو ہم تم کھانا کھائین۔ حمیدہ۔ امان جان نے کھانا کھایا۔ صالحہ۔ امان جان بھی تمہارے ساتھ کھائین گی۔ حمیدہ۔ اور ہماری آپا جان۔ صالحہ۔ تم کو دنیا جہان سے کیا مطلب جس کو بھوک لگی ہوگی آپ کھا لیگا حمیدہ لے ہے۔ آپا جان نہ کھائین اور مین کھاؤن اچھی خدا کے لیے تم کسی طرح آپا جان کو سمجھاؤ آج تمام دن اُنھون نے کچھ نہین کھایا۔ ننا دودھ کے لیے پھڑک پھڑک کر آخر سو گیا۔ یہ کہکر حمیدہ رونے لگی تو صالحہ نے اُس کی تشفی کی کہ حمیدہ رو مت آپا بھی کھائین گی غرض کوئی ڈیڑھ پہر رات گئے سب نے کھانا کھایا۔ صالحہ اور نعیمہ نے ایک ساتھ کوٹھری مین اور باقی سب لوگون نے اپنے اپنے دستور کے مطابق کھانیکے بعد سو سلا رہے مگر صالحہ اور نعیمہ مین کچھ گفتگو کھانے کے بعد بھی ہوئی خود ہی نعیمہ بولی کیون صاحب اب تو آپ خوش ہوئین جو کچھ تم نے کہا مینے کیا۔ صالحہ۔ خوش تو مین تب ہی ہوتی کہ جب صفائی ہو گئی ہوتی۔ نعیمہ۔ اچھی اب بھی صفائی مین کچھ باقی رہگیا رفتہ رفتہ دس پانچ دن مین بول چال بھی ہونے لگے گی۔ صالحہ دس پانچ دن۔ نعیمہ اور کیا کل۔ صالحہ۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ تم نے خود کہا تھا کل پر رکھو۔ نعیمہ۔ مین نے تو نہین کہا کہ مین کل بولنے بھی لگون گی۔ صالحہ۔ تو خاک بھی صفائی نہین ہوئی۔ نعیمہ۔ کھانا مینے کھایا امان جان نے کھایا۔ حمیدہ نے کھایا ننا دیکھو دودھ پی ہی رہا ہے اس سے بڑھکر صفائی کیا ہوگی۔ صالحہ۔ خیر میری زبردستی سے سب نے ایک ایک دو دو نوالے کھائے مین اس کو کھانا نہین سمجھتی دودھ پلانیوالی عورت بھلا کچھ نہ کھائے تب بھی چار چپاتیان تو کھائے تمنے پاؤ ٹکڑا ابھی نہین کھایا چاولون کو ہاتھ نہین لگایا تمہارے سبب ان بھی بھوکی اُٹھ کھڑی ہوئی مین سمجھتی تھی کہ خیر صبح کو اس کی کسر نکل جائے گی سو تم نے ابھی سے امید توڑ دی۔ نعیمہ سچ تو یہ ہے کہ اس گھر مین میرا گذر ہوتا ہوا معلوم نہین ہوتا اور اب میرا جی لگنا بھی مشکل ہے۔ صالحہ کیون۔ نعیمہ۔ مینے تم سے کہا نہین کہ یہان تو ایک ایک مہینے سے پہلے ابا جان کا مزاج امان جان کے تیور گھر کا رنگ ڈھنگ سب کچھ بدلا ہوا ہے گو مجھسے ابھی تک تذکرہ نہین کیا لیکن بکری کی مان کبتک خیر منائے گی جب بڑے بھائی تک نوبت پہنچ چکی تو بھلا مین بیچاری کس گنتی مین ہون وہ اللہ رکھے اولاد مین دوسرے سب مین بڑے بیٹے خدا کے فضل سے چندان ان کے محتاج دست نگر بھی

نہین آج الگ ہو جائین تو کل بلاؤ کی کابی کہین نہین گئی جس جوڑے مین جا کھڑے ہون گے اپنی
شاعری کے ہنر سے تم صاحب یا ناظم یا چکلہ دار ہو جائین گے مین بدنصیب ایک توے پر کی بیٹھنے والی دوسرے
کوئی ایسا ہنر نہین آتا کہ چار پیسے کا سہارا ہو اس روز بد کی کیا خبر تھی ورنہ آنکھون دیکھتے دیکھتے ساتھ والی کیسے
کیسے کام سیکھ گئین کہ ہنر کی بدولت گھر بیٹھے بادشاہت کر رہی ہین مجکو اپنا ٹھکانا نظر نہین آتا مان باپ کے
گھر ایسی پڑی ہون جیسے گلی مین کتا خدا واسطے کسی نے ٹکڑا ڈال دیا کھا لیا ورنہ میرا کیا زور کون دعوی ابا جان
تو پہلے ہی سے کچھ واسطہ و سروکار نہین رکھتے۔ لڑکیون سے بولنے اور بات کرنے کی اُن کی عادت نہین امان جان
کا سہارا تھا اُنھون نے دست درازی شروع کی کہ اب خدا ہی اُن کے ہاتھ کو روکے تو رکے گا ورنہ چھوٹا
تو سب ہی۔ صالحہ۔ آپا تم اسقدر بیدل کیون ہوتی ہو کیا نماز کچھ ایسا بڑا مشکل کام ہے کہ اُس کی وجہ سے تمام دقتین
تم کو پیش آتی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ نعیمہ۔ بوا مین تو ہنسی دل لگی کی آدمی ہون بھلا مجھ سے یہ نبھتی اور اس
زندگی کا ہے کو بھیگی لڑائی تو خیر آج ہوئی ہے میرا تو کئی دن سے جی گھبرا رہا تھا۔ صالحہ۔ پھر آخر تم نے
تدبیر کیا سوچی ہے۔ نعیمہ۔ ایکبات میری سمجھ مین آتی ہے وہ یہ کہ مین تمہارے یہان چلی جاؤن۔
صالحہ۔ یہ سنکر چپکی ہو رہی اور دیر تک چپ رہی تو نعیمہ بولی تم تو سنکر ایسی دم بخود ہو گئین کہ
گویا مین سچ مچ تمہارے گھر جا رہی ہون۔ دوست مین نے تو تمہاری محبت آزمانے کے لئے
ایسا کہا نہ مین کہین آؤن نہ جاؤن یہ تو کیا اس سے بھی زیادہ مصیبت ہو تو مین دوسرے کا احسان نہ اٹھاؤن۔ صالحہ۔
یہ تو تم نے کوئی بُرائی ادا سے کہی چھیڑ چھیڑ کر لڑنا گھر جیسے میرا ویسے تمہارا جن کا گھر ہے مین اُنکی بیٹی اور تم بیٹیون سے
بڑھکر۔ جاؤ گی تو اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی اور احسان اٹھاؤ گی تو اپنی خالہ کا اٹھاؤ گی مین تم کو لیجانیوالی کون۔ نعیمہ
اچھا تو مین پوچھتی ہون اگر مین چلی جاؤن تو خالہ جان کیا کہینگی۔ صالحہ۔ جو مین کہتی ہون۔ جو تمہاری مان کہتی ہین
وہی خالہ جان کہین گی۔ وہی ہر شخص کہیگا جو سنیگا کیا خالہ جان نے اپنا کہا سے باہر یا انوکھی ہین۔ نعیمہ۔ اجی گھر سے
تو نکال دین گی۔ صالحہ۔ یہان تم کو گھر سے کوئی نکال رہا ہے جو وہان سے خدانخواستہ نکال دے گا۔ آپا نہین معلوم
تم اب کیسی باتین کرنے لگی ہو ایک مان سے لڑین ساری کنبے کو دشمن ٹھیرا لیا۔ نعیمہ۔ لیکن خالہ جان بیچارے
غریب آدمی ہین کہان سے میرا خرچ اٹھائین گی۔ صالحہ۔ اب ایسی بھی گئی گذری ہوئی نہین ہین کہ مہینہ
بیس دن تم کو نہین رکھ سکتین۔ نعیمہ۔ مہینہ بیس دن کیسا مین تو ساری عمر کے واسطے لئے جاتی ہون۔
صالحہ۔ خدا نکرے کہ تم ساری عمر خالہ کے یہان پڑی رہو اللہ تم کو اپنے گھر آباد کرے اور تمہارے میان کا

کلیجہ تم سے ٹھنڈا ہو۔ نعیمہ۔ مین بھی یہی سوچکر جاتی ہون کہ چند روز وہان رہون گی تو امان جان کو بھی لڑائی جھگڑے کی باتین بھول بسر جائین گی پھر بلوا بھیجین گی تو چلی آؤن گی۔ صالحہ۔ میرے نزدیک بھی جانے مین کچھ قباحت کی بات نہین مگر اپنی امان جان سے اجازت لیلو۔ نعیمہ۔ کیونکر پوچھون۔ صالحہ۔ یہ بھی کوئی بڑا مشکل کام ہے ابھی ان کے پاس چلی جاؤ اور جاکر کہو کہ مین خالہ جان کے یہان جاتی ہون وہ کہدین گی اچھا نعیمہ۔ سچ کہنا کہین چلی نہ جاؤن اتنا کام تم نہین کر دیتین۔ صالحہ۔ نہین مین نہین کرتی۔ نعیمہ۔ ہماری بہن نہین۔ صالحہ۔ نہین مین بہن بھی نہین بنتی بیوی صاحب کو اتنا سمجھایا خاک بھی اثر نہوا۔ نعیمہ۔ نوج کوئی تم ایسا بیمروت ہو۔ صالحہ۔ تمسے بڑھکر۔ نعیمہ۔ اچھی میری بہن۔ صالحہ۔ خیر مین پوچھ دونگی لیکن تم خالہ جان سے رخصت ہو کر نہ چلوگی اور چلتے وقت اُن سے نہ ملوگی۔ نعیمہ۔ اُس وقت جیسی ہوگی دیکھی جائے گی۔ صالحہ۔ سنو بوا تمہارے دل مین دغا ہو تو پہلے سے کہدو ایسا نہ ہو مین پوچھنے جاؤن اور تم بے ملے چل دو تو ناحق مجکو شرمندگی ہو۔ نعیمہ۔ نہین مینے تمہارے چھیڑنے کو کہا تھا بھلا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ چلتے وقت مین امان جان سے نہ ملون۔ تو جاؤ پوچھ آؤ۔ صالحہ۔ اس وقت رات زیادہ گئی ہے آخر صبح کو نماز مین خالہ جان کے ساتھ پڑھون گی اُسی وقت پوچھ دون گی۔ اچھا پھر ڈولیون کو تو اڈے پر اسی وقت کہلا بھیجو ورنہ شاید وقت پر نہ ملین۔ صالحہ۔ نہ ملین گی تو ہمارے محلے سے آجائین گی۔ نعیمہ۔ اس مین دیر ہوگی۔ صالحہ۔ کیا شادی مین جا رہی ہین کہ دیر ہوگی تو دولہن رخصت ہو جائے گی۔ نعیمہ۔ نہین چلنا ہے تو بس منہ اندھیرے چل دین نہ ڈولی مین ڈرتا ہے۔ صالحہ۔ خیر اسی وقت کہلا دیا جائے گا۔ اسکے بعد نعیمہ اور صالحہ دونون سو رہین ابھی تارے چھٹکے ہوئے تھے کہ صالحہ اپنے معمول پر نماز صبح کیواسطے اُٹھی اور نعیمہ اُسوقت غفلت کی نیند پڑی سو رہی تھی نماز سے فارغ ہو کر صالحہ خالہ کے پاس جا کھڑی ہوئی اور کہا کہ بس خالہ جان اب مین جاؤن گی۔ خالہ۔ این ایسی جلدی۔ ہے ہے تم آگ لینے آئی تھین کیا آئین کیا چلین۔ صالحہ۔ دس پندرہ دن بعد پھر آجاؤن گی۔ خالہ۔ ذرا نعیمہ کے مزاج کو ٹھکانے لگنے دیا ہوتا۔ صالحہ۔ وہ بھی تو میرے ساتھ جانے کو کہتی ہین۔ خالہ۔ سچ کہو صالحہ۔ مجھسے کہہ بھی دیا ہے کہ تم خود پوچھ لو۔ خالہ۔ اُسی کی مرضی ہے یا تم نے صلاح دی ہے۔ صالحہ۔ خود انھین کی مرضی ہے۔ خالہ۔ بھلا کچھ یہ بھی کہتی تھین کہ کتنے دن کے واسطے۔ صالحہ۔ دنون کی تعیین تو مجھسے نہین بیان کی۔ خالہ۔ خیر اُس نے دنون کی تعیین نہین کی تو مین تم سے کہے دیتی ہون کہ آٹھ دن سے زیادہ مت رکھنا۔ ہماری بہن بیچاری غریب آدمی ہین اُن کو تکلیف ہوگی۔ صالحہ۔ اب جب اُن کا جی چاہے

خالہ۔ تم لیے تو جاتی ہو مگر اتنا تو کرنا کہ اُس کو بھی نیک ہدایت دینا صالحہ۔ جہانتک مجھ سے ہو سکے گا سمجھاؤنگی اور اُن کو مولویوں کے وعظ سنواؤنگی خدا کی ذات سے امید تو ہے کہ ضرور اثر ہوگا اسکے بعد صالحہ نے گھر کے نوکروں سے پوچھا کہ ڈولیوں کیواسطے رات کو جو کہلا بھیجا تھا آئین یا نہیں معلوم ہوا کہ ڈولیاں تو پچھلے کی دروازے پر لگی ہوئی ہین تب صالحہ کوٹھری کی طرف چلی اس غرض سے کہ نعیمہ کو جگائے اور اجازت کی خوش خبری سُنائے دیکھا تو نعیمہ پلنگ پر نہیں سمجھی دوسرے قطعے مین بچے کا مُنہ دُھلاتی ہون گی مگر وہان بھی نعیمہ کو نہ پایا معلوم ہوا کہ جب صالحہ خالہ کے ساتھ باتین کر رہی تھی نعیمہ چپکے سے اُٹھ بچے کو لے کھڑکی کی راہ ہو کر ڈیوڑھی مین جا سوار ہو بے رخصت ہوئے چلدین اب یہ کیا موقع تھا کہ ڈولی واپس منگائی جائے لاچار صالحہ اکیلی خالہ کو سلام رخصت کرنے گئی تو خالہ نے کہا اے لڑکی ایسی کیا بھاگڑ مچی ہے نعیمہ کو اُٹھنے دو ناشتہ کھالو تب جانا صالحہ۔ آپا تو گئین بھی۔ خالہ۔ یہ کب۔ صالحہ۔ جسوقت مین بعد نماز آپ سے باتین کر رہی تھی اُسی وقت وہ سوار ہو گئین خالہ۔ کیسے چپکے سے نکل گئی کہ مینے آتے جاتے کو بھی نہ دیکھا۔ صالحہ۔ کھڑکی کی راہ سے گئین۔ خالہ تب ہی۔ مگر صالحہ دیکھا تم نے اس کا غصہ کتنا تم نے اسکے ساتھ سر مارا مین باہر کھڑی ہوئی تمہاری ساری باتین سُنتی تھی لیکن اُس کا اثر یہ ہوا کہ لیے بے چلدین۔ بھلا کہین ایسا بھی غضب ہوا ہے کہ بیٹی ماں کے گھر سے یون چلی جائے اگر مین اُس کی بات نہ پوچھون تو جیتے جی صورت نہ دیکھون لیکن کیا کرون یہ دل کمبخت نہیں مانتا اس مزاج کی بدولت ان جانون کو تو پہنچ چکی ہی مگر ذرا اُس کو خیال نہیں مطلق اس کو پروا نہیں دیکھیے کیا اس کی تقدیر مین لکھا ہے کیا اس کے نصیب مین بدا ہے اس کے غم نے تو مجکو کھا لیا اور مین اُس کے سوچ مین تمام ہو گئی۔ صالحہ۔ آپ سوچ نہ کیجئے اور دل کو سنبھالئے اب آپنے ان باتون کا خیال کیا ہے تو انشاء اللہ رفتہ رفتہ سب درست ہو جاوین گی یہی ہے کوئی دیر کوئی سویر اب ہم نعیمہ کو اس جگہ چھوڑتے ہین جو اُس کو پیش آیا اور جیسا انجام ہوا پھر بیان کرین گے +

فصل نہم

کلیم باپ سے ناخوش ہو کر گھر سے نکل گیا نصوح کا کلیم کا تکلف خانہ اور بیہودہ کتاب خانہ جلا دینا

نعیمہ تو صبح ہوتے گئی مگر کلیم رات ہی کو گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ جب صالحہ ڈولی سے اُتری لوگ اُس سے ملنے ملانے مین مصروف ہوئے کلیم آنکھ بچی تو دروازہ کھول باہر اتنا بھی تو نہ کیا کہ رات کا وقت ہے لاؤ

کسی سے دروازے کے واسطے تو کہتا جاؤن جب نعیمہ کو کھانا جا لیا سب گھر والے کھا پی کر فارغ ہو گئے
اور فہمیدہ سونے کے ارادہ سے مکان مین آئی تو دیکھا باہر کا دروازہ چوپٹ کھلا پڑا ہے کلیم کو ادہر اُدہر دیکھا
کہین پتہ نہین سمجھی کہ موقع پا کر چلدیا لیکن اُسوقت نہ تو کلیم اس ارادے سے گیا تھا کہ پھر نہ آئے اور نہ فہمیدہ
کو ایسا گمان ہوا رات گئی تھی زیادہ بات کا چرچا کرنا مناسب نہ جانکر سب لوگ سو رہے ہے نصوح نماز پڑھکر
مسجد سے واپس آرہا تھا کہ اُس کو گلی کے نکڑ پر نعیمہ کی اور ڈیوڑھی سے نکلتے ہوئی صالحہ کی ڈولی ملی۔ کلیم کی نافرمانیون پر
غصہ تو اُسے رات ہی کو بہتیرا کچھ آیا اور بار بار اُس کے دل نے چاہا کہ اسی وقت اِدھر یا اُدھر جو کچھ ہو فیصلہ کر دے
لیکن چند در چند باتون کے لحاظ سے وہ زہر کا گھونٹ پیکر چپ ہو رہا اور مشکل سے طبیعت کو اس بات پر
رضامند کیا کہ پیام زبانی کا اثر اور تحریر کا نتیجہ تو معلوم ہوا ایک مرتبہ اور رو در رو کہکر بھی دیکھ لون اسپر بھی
نہ سمجھے تو اپنا سر کھائے اس ارادے سے نہ پہلے مردانے مکان مین آکر ٹھیرا اور جب کلیم اس کو نظر نہ آیا تو اُس نے
نوکرون سے پوچھا مگر کسی نے جواب صاف نہ دیا تب وہ نوکرون پر خفا ہوا کہ تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجھکو اُس بدبخت
کا ٹھیک پتہ نہین دیتے تم اپنی پندار مین اُس کے حق مین خیرخواہی کر رہے ہو مگر مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تمہاری
پردہ داری نہ صرف اس کم نصیب کے حق مین زبون ہے تمہارے حق مین بھی اس کا نتیجہ اچھا نہین مین جانتا ہون
اُس کی عادت اتنی بری ہے اُٹھنے کی نہین ہے ضرور ہے کہ تم نے اُس کو چھپا کر کہین ٹال دیا ہے مین نے
تم کو اپنی آسایش کیلیے خاص خاص خدمتون پر مامور کر رکھا ہے اگر تمہاری سستی سے انتظام خانہ داری مین
خلل واقع ہو تو تم میرے نوکر نہین ہو بلکہ دشمن ہو ملازم نہین ہو بلکہ بدخواہ ہو۔ اگر مین اُس ناشدنی کو
فرزندی سے عاق کر دون گا تو تم سب کو بھی اُس کے ساتھ نوکری سے برطرف نصوح کا یہ کلام سنکر اعلیٰ ادنیٰ
سب نوکر تھرا اُٹھے اور جو اُن مین سب سے زیادہ سلیقہ مند تھا دست بستہ ہو کر بولا حضور کا عتاب غلامون کے
سر و چشم پر مگر شب کو مکان زنانہ رہا اور خانہ زادون کو اجازت ہوئی کہ اپنے اپنے گھر جا کر سوئین اُسوقت تک
صاحبزادے صاحب گھر مین تشریف رکھتے تھے نمکخوارون نے صبح کو آنکر جمال نہین دیکھا جناب بیگم صاحب سے
حضور اس کا حال دریافت فرمائین خانہ زادون سے ایسی کور نمکی نہ ہو گی کہ حضور سے کوئی بات مخفی رکھین یہ
سنکر نصوح اندر گیا اور حسب عادت سب لوگ اُس کو سلام صبح کرنے کے واسطے جمع ہو گئے فہمیدہ اُسوقت تک
تلاوت مین مصروف تھی مگر تھوڑی دیر مین فارغ ہو گئی تو نصوح نے کہا کیون صاحب بی صالحہ گئین فہمیدہ
کبھی کی بتاسے تو دن گھر بھی پہنچ گئی ہون گی نصوح۔ اور دوسری ڈولی کس کی تھی فہمیدہ۔ تمہاری بڑی صاحبزادی

نصوح سنکر گئین - یا بگڑ کر - فہمیدہ - کچھ سنکر کچھ بگڑ کر نصوح - یہ کیا - فہمیدہ صالحہ نے خدا اُس کو جزائے خیر دے بہت کچھ سمجھایا اور آدہی رات تک اپنا سر خالی کیا بارے اُس کے کہنے سے اُنھون نے اپنا ٹھہری روزہ تو افطار کیا لڑکے کو دودہ بھی پلایا یہ تو اُن کا ماننا تھا مگر ٹھانا یہ کہ صبح کو بے ملے بے رخصت ہوے ڈولی مین بیٹھ چلدین مین صالحہ سے باتین کرتی رہی مین نے اُس کو جاتے بھی نہ دیکھا - نصوح - خیر ان سے تو خدا نے سبکدوش کیا اب صاحبزادے صاحب کی کہو وہ کہان ہین - سب چھوٹے بڑون نے کانون ہاتھ رکھے کہ ہم کو مطلق خبر نہین - نصوح - کب سے غائب ہین - فہمیدہ - مغرب کے بعد سے برابر میرے پاس بیٹھا تھا مین اُس کو سمجھاتی رہی تمہارا خط آیا اُس کو پڑھا اتنے مین صالحہ کی ڈولی آ پہنچی مین اُس سے باتین کرنے لگی پھر لوگون کو کھانا دیا لایا اس مین کوئی ڈیڑھ پہر رات چلی گئی سونے کو جو گئی تو دیکھا کہ مکان خالی پڑا ہے - نصوح - الحمد للہ کہ ہم بہان پاک لیکن مین تم سے پوچھتا ہون کہ اس مین کس کی خطا ہے میری یا اس کی - فہمیدہ - خطا تو اُسی کی ہے خواہ مخواہ بھی تمہاری خطا بتا دون تم نے اُس کو ایک دفعہ چھوڑ دو دفعہ بلایا خط لکھا بس حد ہو گئی علیم نے بہتیرا سمجھایا مین نے بہت کچھ کہا سُنا وہ اپنی شاعری کے آگے کس کی سنتا ہے تم کب جانے ہی کی اُس نے ہامی بھری مین نے کہا تھا کہ کھانے پینے سے فراغت پا کر پھر اُس کے ساتھ سر مارون گی اسی غرض سے مردانے مکان مین پردہ کرایا مگر وہ پہلے ہی سے نکل گیا کوئی کیا کرے اپنی اپنی تقدیر - نصوح - جس طرح یہ نالائق میرے ساتھ پیش آیا نعیمہ نے تمہارے ساتھ اُس کا دسوان حصہ بھی نہین کیا - اس کے بعد نصوح نے منجھلے بیٹے علیم سے کہا کہ بھلا تم نے اُس کے بچھونے یا کتابون مین تو دیکھا ہوتا شاید وہ کچھ لکھکر رکھ گیا ہو افسوس [illegible] کے نفس سرکش نے اُس کو مجھ تک نہ آنے دیا ورنہ مین تو ہر طرح اُس کی ضد بات کو جانتے اور اُس [illegible] وجوہات پر لحاظ کرنے اور معقولیت کے ساتھ اُس کو سمجھانے کے لئے موجود تھا علیم [illegible] میرے ذہن [illegible] نہین گذری مگر مین اب ان کی چیزون مین دیکھے لیتا ہون اگرچہ مجکو اب بھی ایسی [illegible] کہ وہ [illegible] لکھکر رکھ گئے ہون کیونکہ اگر لکھتا ہی اُن کو منظور ہوتا تو وہ آپکے خط کا جواب ہی نہ [illegible] رخصت کہان ملی کل شام کو اس بات کا چرچا شروع ہوا اور مین جانتا ہون کہ [illegible] گئے اس اثنا مین برابر مین اُن کے پاس تھا اور میرے چلے جانے کے بعد [illegible] پھر بھی مین اس کو داخل اتمام حجت سمجھکر چاہتا ہون کہ احتیاطاً اُس کی چیزون مین دیکھ لیا جائے چلو مین بھی تمہارا شریک

کسی سے دروانے کے واسطے تو کہتا جاؤن جب نعیمہ کو کھانا جا لیا سب گھر والے کھا پی کر فارغ ہو گئے اور فہمیدہ سونے کے ارادہ سے مکان مین آئی تو دیکھا باہر کا دروازہ چوپٹ کھلا پڑا ہے کلیم کو ادھر اُدھر دیکھا کہین پتہ نہین سمجھی کہ موقع پا کر چلدیا لیکن اُسوقت نہ تو کلیم اس ارادے سے گیا تھا کہ پھر نہ آئے اور نہ فہمیدہ کو ایسا گمان ہوا رات گئی تھی زیادہ بات کا چرچا کرنا مناسب نہ جانکر سب لوگ سو رہے۔ نصوح۔ نماز پڑھکر مسجد سے واپس آ رہا تھا کہ اُس کو گلی کے نکڑ پر نعیمہ کی اور ڈیوڑھی سے نکلتے ہوئی صالحہ کی ڈولی ملی۔ کلیم کی نافرمانیون پر غصہ تو اُسے رات ہی کو بہتیرا کچھ آیا اور بار بار اُس کے دل نے چاہا کہ اسی وقت اِدھر یا اُدھر جو کچھ ہو فیصلہ کر دے لیکن چند در چند باتون کے لحاظ سے وہ زہر کا گھونٹ پیکر چپ ہو رہا اور مشکل سے طبیعت کو اس بات پر رضامند کیا کہ پیام زبانی کا اقرار و تحریر کا نتیجہ تو معلوم ہوا ایک مرتبہ اور رو در رو کہکر بھی دیکھ لون اسپر بھی نہ سمجھے تو اپنا سر کھائے اس ارادے سے وہ پہلے مردانے مکان مین آ کر ٹھیرا اور جب کلیم اس کو نظر نہ آیا تو اُس نے نوکرون سے پوچھا مگر کسی نے جواب صاف نہ دیا تب وہ نوکرون پر خفا ہوا کہ تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجھکو اس بدبخت کا ٹھیک پتہ نہین دیتے تم اپنی پندار مین اُس کے حق مین خیر خواہی کر رہے ہو مگر مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تمہاری رازداری نہ صرف اس کم نصیب کے حق مین زبون ہے تمہارے حق مین بھی اس کا نتیجہ اچھا نہین مین جانتا ہون اُس کی عادت اسقدر سویرے اُٹھنے کی نہین سبب ضرور ہے کہ تم نے اُس کو جگا کر کہین ٹالدیا ہے۔ مین نے تم کو اپنی آسایش کیلیئے خاص خاص خدمتون پر مامور کر رکھا ہے اگر تمہاری سستی سے انتظام خانہ داری مین خلل واقع ہو تو تم میرے نوکر نہین ہو بلکہ دشمن ہو ملازم نہین ہو بلکہ بدخواہ ہو۔ اگر مین اُس ناشدنی کو فرزندی سے عاق کر دون گا تو تم سب کو بھی اُس کے ساتھ نوکری سے برطرف۔ نصوح کا یہ کلام سنکر اعلیٰ ادنیٰ سب نوکر تھرا اُٹھے اور جو اُن مین سب سے زیادہ سلیقہ مند تھا دست بستہ ہو کر بولا حضور کا عتاب غلامون کے سر و چشم پر مگر شب کو مکان زنانہ رہا اور خانہ زادون کو اجازت ہوئی کہ اپنے اپنے گھر جا کر سوئین اُسوقت تک صاحبزادے صاحب گھر مین تشریف رکھتے تھے نمکخوارون نے صبح کو آنکر جمال نہین دیکھا جناب بیگم صاحب سے حضور اس کا حال دریافت فرمائین خانہ زادون سے ایسی کورنمکی نہ ہوگی کہ حضور سے کوئی بات مخفی رکھین یہ سنکر نصوح اندر گیا اور حسب عادت سب لوگ اُس کو سلام صبح کرنے کے واسطے جمع ہو گئے فہمیدہ اُس وقت تک تلاوت مین مصروف تھی مگر تھوڑی دیر مین فارغ ہو گئی تو نصوح نے کہا کیون صاحب بی صالحہ گئین فہمیدہ کبھی کی اب تک تو وہ گھر بھی پہنچ گئی ہون گی نصوح۔ اور یہ دوسری ڈولی کس کی تھی فہمیدہ۔ تمہاری بڑی صاحبزادی

نصوح ـ سنکر گئین ـ یا بگڑ کر ـ فہمیدہ ـ کچھ سنکر کچھ بگڑ کر ـ نصوح ـ یہ کیا ـ فہمیدہ ـ صالحہ نے خدا اُس کو جزائے خیر دے بہت کچھ سمجھایا اور آدھی رات تک اپنا سر خالی کیا باعث اُس کے کہنے سے اُنھون نے اپنا ٹھہری روزہ تو افطار کیا لڑکے کو دودھ بھی پلایا یہ تو اُن کا منانا تھا مگر ٹھانا یہ کہ صبح کو بے ملے بے رخصت ہوئے ڈولی مین بیٹھ چلدین مین صالحہ سے باتین کرتی رہی مین نے اُس کو جاتے بھی نہ دیکھا ـ نصوح ـ خیر ان سے تو خدا نے سبکدوش کیا اب صاحبزادے صاحب کی کہو وہ کہان ہین ـ سب چھوٹے بڑون نے کانون ہاتھ رکھے کہ ہم کو مطلق خبر نہین ـ نصوح ـ کب سے غائب ہین ـ فہمیدہ ـ مغرب کے بعد سے برابر میرے پاس بیٹھا تھا مین اُس کو سمجھاتی رہی تمہارا خط آیا اُس کو پڑھا اتنے مین صالحہ کی ڈولی آ پہنچی مین اُس سے باتین کرنے لگی پھر لوگون کو کھانا دیا لایا اس مین کوئی ڈیڑھ پہر رات چلی گئی سونے کو جو گئی تو دیکھا کہ مکان خالی پڑا ہے ـ نصوح ـ الحمد للہ نفس کم جہان پاک ـ لیکن مین تم سے پوچھتا ہون کہ اس مین کس کی خطا ہے میری یا اس کی ـ فہمیدہ ـ خطا تو سراسر اُسی کی ہے خواہ مخواہ بھی تمہاری خطا بتاؤ دن تم نے اُس کو ایک دفعہ چھوڑ دو دفعہ بلایا خط لکھا بس حد ہوگئی علیم نے بہتیرا سمجھایا مین نے بہت کچھ کہا سنا وہ اپنی شاعری کے آگے کس کی سنتا ہے تم تک جانے ہی کی اُس نے ہامی بھری مین نے کہا تھا کہ کھانے پینے سے فراغت پا کر پھر اُس کے ساتھ سر مارون گی اسی غرض سے مردانے مکان مین پردہ کرایا مگر وہ پہلے ہی سے نکل گیا کوئی کیا کرے اپنی اپنی تقدیر ـ نصوح ـ جس طرح یہ نالائق میرے ساتھ پیش آیا نعیمہ نے تمہارے ساتھ اُس کا دسوان حصہ بھی نہین کیا ـ اس کے بعد نصوح نے منجھلے بیٹے علیم سے کہا کہ بھلا تم نے اُس کے بچھونے یا کتابون مین تو دیکھا ہوتا شاید وہ کچھ لکھکر رکھ گیا ہو ـ افسوس [illegible] کے نفس سرکش نے اُس کو مجھ تک نہ آنے دیا ورنہ مین تو ہر طرح اُس کی عذرات کو سنتے اور اُس [illegible] وجوہات پر لحاظ کرنے اور معقولیت کے ساتھ اُس کو سمجھانے کے لئے موجود تھا ـ علیم ـ بات میرے ذہن [illegible] نہین گذری مگر مین اب ان کی چیزون مین دیکھے لیتا ہون اگرچہ مجکو اب بھی ایسی [illegible] وہ [illegible] لکھکر رکھ گئے ہون کیونکہ اگر لکھنا ہی اُن کو منظور ہوتا تو وہ آپکے خط کا جواب ہی [illegible] فرصت کہان ملی کل شام کو اسبات کا چرچا شروع ہوا اور مین جانتا ہون کہ ما [illegible] گئے اس اثنا مین برابر مین اُن کے پاس تھا اور میرے چلے جانے کے بعد [illegible] پھر بھی مین اس کو داخل اتمام حجت سمجھکر چاہتا ہون کہ احتیاطاً اُس کی چیزون مین دیکھ لیا جائے چلو مین بھی تمہارا شریک

رہون گا باہر دالانے مین آکر نصوح نے نوکرون سے پوچھا کہ کلیم کا اسباب کس جگہ رہتا ہے۔ نوکر حضور صاحبزادے صاحب نے دو کمرے لے رکھے ہین اس کن دالے کمرے کا نام اُنھون نے بہری تو ہین عشرت منزل رکھ چھوڑا ہے جب اُن کے ہمجولی آتے ہین تو سب اسی کمرے مین بیٹھکر کھیلا اور باتین کیا کرتے ہین اُتر دالے کمرے کو خلوتخانہ فرمایا کرتے ہین اُس مین اُن کے پڑھنے لکھنے کی کتابین وغیرہ ہین نصوح عشرت منزل اور خلوت خانہ کا نام سنکر چونکتا ہوا اور اُس نے نوکرون سے کہا اچھا پہلے اس عشرت منزل کو کھولو چنانچہ عشرتخانہ کھولا گیا تو ایک تکلف خانہ تھا کمرے کے بیچ مین چوکیون کا فرش اُس پر دری اُسپر سفید چاندنی اس خوش سلیقے کے ساتھ تنی ہوئی کہ کہین جھٹے یا سلوٹ کا نام نہین صدر کی جانب گجرات کا نفیس قالین بچھا ہوا گاؤ تکیہ لگا ہوا سامنے اگالدان لب قالین بیچوان چوکیون گرداگر کرسیان نہین تو لاکڑی کی لیکن آئینہ کیطرح صاف اور چمکتی ہوئی چھت مین پٹاپٹی گوٹ کا پنکھا لٹکا ہوا ہلانے کیواسطے نہین دکھانے کے لیے اُس کے پہلوؤن مین جھاڑ جھاڑون کے بیچ مین رنگ برنگ کی ہانڈیان چھت کیا تھی بلا مبالغہ آسمان کا نمونہ تھا جس مین پنکھا بجائے کہکشان کے تھا جھاڑ بمنزلہ آفتاب و ماہتاب اور ہانڈیان ہو بہو جیسے ستارے چھت کے مناسب حالت دیوارین تصویرون اور قطعات اور دیوارگیریون سے آراستہ تھین نصوح اس سازوسامان کو تھوڑی دیر ایک سکتے کے عالم مین کھڑا دیکھتا رہا اس کے بعد ایک آہ کھینچکر بولا کہ افسوس کتنی دولت خداداد اس بیہودہ نمایش اور تکلف و آرایش مین ضائع کی گئی ہے کیا اچھا ہوتا کہ یہ روپیہ محتاجون کی امداد اور غریبون کی کاربرآری مین صرف کیا جاتا اس کے بعد اُس کی نگاہ مقابل صدر جا پڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ آمنے سامنے دو میزین لگی ہین ایک پر گنجفہ شطرنج چوسر تاش کھیل کی چیزین اور ارگن باجے رکھے تھے دوسرے پر گلدان عطردان وغیرہ کے علاوہ ایک نہایت عمدہ طلائی جلد کی موٹی سی کتاب نصوح نے نہایت شوق سے اُس کو کھولا تو وہ تصویرون کا البم [illegible] خداپرست کی نہین لکھوا لکھا دجی تان رس خان گویا میر ناصر احمد بین نواز سمد خان پہلوان کہدو بھانڈ حیدر علی قوال تھوا ہیجڑا قاری محمد علی بھکر محمد وجواری اس قسم کے لوگون کی شیشہ آلات کیوجہ سے نصوح نے دیوار والی تصویرون کو بغور نہین دیکھا اب البم کو دیکھکر اُسے خیال آیا آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہے تو وہ تصویرین اور بھی بیہودہ تھین قطعے اور طغرے اگرچہ اُن کا سواد خط پاکیزہ تھا مگر مضمون و مطلب دین کے خلاف مذہب کے برعکس نصوح نے وہین سے ایک

میز فرش اُٹھا کر ان سب کی خبر لینی شروع کی اور بات کی بات مین کل چیزون کو توڑ پھوڑ برابر کیا اور جو کچھ باقی رہا اس کو صحن مین آگ لگادی اور نوکرون کو حکم دیا کہ اچھا اب خلوتخانہ کھولو اُس مین تکلف کے معمولی سازوسامان کے علاوہ کتابون کی ایک الماری تھی دیکھنے مین اتنی جلدین تھین کہ انسان اُن کی فہرست چاہے تو سارے دن مین بھی تمام نہ ہو لیکن کیا اُردو کیا فارسی سب کی سب کچھ ایک ہی طرح کی تھین جھوٹے قصے بیہودہ باتین فحش مطلب کچے مضمون اخلاق سے بعید حیا سے دور نصوح اُن کتابون کی جلد کی عمدگی خط کی پاکیزگی کاغذ کی صفائی عبارت کی عمدگی طرز ادا کی برجستگی پر نظر کرتا تھا تو کلیم کا کتابخانہ اُس کو ذخیرہ بے بہا معلوم ہوتا تھا مگر معنے مطلب کے اعتبار سے ہر ایک جلد سوختنی اور دریدنی تھی۔ اسی تردد مین اُس کو دوپہر ہوگئی کئی مرتبہ کھانے کے لیئے گھر سے طلب ہوئی مگر اس کو فرصت نہ تھی بار بار کتابون کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتا اور رکھ رکھ دیتا تھا آخر یہی راے قرار پائی کہ انکا جلا دینا ہی بہتر ہے چنانچہ بھری الماری کتابین لکڑی کنڈے کی طرح اوپر تلے رکھ آگ لگادی نصوح کا یہ برتاؤ دیکھ کر اندر سے باہر تک تہلکہ اور زلزلہ پڑگیا علیم دوڑا دوڑا جا اپنا کلیات آتش اور دیوان شرر اُٹھا لایا اور باپ سے کہا کہ جناب میرے پاس بھی یہ دو کتابین اسیطرح کی ہین۔ نصوح نے ان کتابون کو بھی دو چار جگہ سے کھولکر دیکھا اور کہا کہ واقع مین ان کے مضامین بھی جہانتک مین دیکھتا ہون بُرے اور بیہودہ ہین لیکن تمہاری نسبت مجکو خدا کے فضل سے اطمینان ہے چاہو تو اپنی کتابون کو بسنے دو اگرچہ انکا مطالعہ میرے نزدیک خالی از معصیت نہین ہے۔ علیم۔ کتاب جبکہ دیکھنے اور پڑھنے کے لائق نہین تو اُس کا رکھنا بے سود بلکہ خطرناک ہے۔ بہتر ہوگا کہ اُن کو بھی جلا دیا جاوے۔ نصوح۔ شاید تم میری خاطر سے کہہ رہے ہو اور تم کو پیچھے تاسف ہو علیم مجکو ہرگز تاسف نہوگا بلکہ خوشی ہوگی۔ جلائی جاوے وہ عمدہ نصیحت کی کتاب جو مجکو پادری صاحب نے دی تھی اور رہین یہ خرافات مین جانتا ہون کہ بھائی جان کی کتابون پر یہ اُسی پادری صاحب والی کتاب کا وبال پڑا۔ ڈرنے کا مقام اور عبرت کی جگہ ہے۔ نصوح۔ لیکن کیا ضرور ہے کہ تمہاری کتابین بھی اُس وبال مین ہون۔ علیم۔ ان کے نام بھی جلنا جلنا پکارتے ہین ارشاد ہو تو جھونک دون۔ نصوح تمہاری بھی مرضی ہے تو بسم اللہ علیم نے آتش کو دہکتی آگ اور شرر کو جلتے انگارون مین پھینک دیا۔ علیم کی دیکھا دیکھی میان سلیم نے بھی واسوخت امانت لا باپ کے حوالے کی اور کہا کہ ایکدن کوئی کتاب فروش

کتابین بیچنے لایا تھا بڑے بھائی جان نے فسانۂ عجائب۔ قصۂ گل بکاؤلی۔ آرائش محفل۔ مثنوی۔ میر حسن۔ مضحکات نعمت خان عالی۔ منتخب غزلیات جرأت۔ ہزلیات جعفر زٹلی۔ قصائد ہجویہ مرزا رفیع سودا۔ دیوان جان صاحب۔ بہار دانش باتصویر۔ اندر سبھا۔ دریائے لطافت میر انشاء اللہ خان۔ کلیات ناسخ وغیرہ بہت سی کتابین اُس سے لی تھین مین بھی بیٹھا تھا مجکو دیکھکر بولے کیون سلیم تم بھی کوئی کتاب لوگے۔ مین جو کچھ آپ تجویز فرمائین۔ بھائی جان۔ کونسی کتاب تم کو لے دون یہ کتابین جو مینے لی ہین اول میرے شوق کی ہین دوسرے تمکو ان کا مزا نہین ملے گا۔ کتاب والے کی ساری گٹھری مین سے سودا سوخت اور دیوان نظیر اکبرآبادی دو کتابین اُنھون نے میرے لئے نکالین اور کہا کہ یہ واسوخت تو خیر مگر یہ دیوان بڑی عمدہ کتاب ہے میان ہدہد کے اشعار آجتک کسی نے جمع نہین کئے تھے اس کے حاشیے پر وہ بھی ہین چونکہ بھائی جان نے دیوان کی بہت تعریف کی تھی مین نے اس کو نہایت شوق سے کھولا پہلے ہی چوہون کا اچار نکلا اُس کے مضمون سے میری طبیعت کچھ ایسی کھٹی ہوئی کہ مین نے دونون کتابین پھیر دین مگر بھائی جان نے یہ واسوخت زبردستی میرے سر منڈھ ہی دیا ایکدن اتفاق سے حضرت بی صاحب کے بڑے نواسے نے اس کو جزدان مین دیکھکر پوچھا کہ آہا میان سلیم تم بڑے چھپے رستم نکلے۔ مین۔ کیون۔ حضرت بی کا نواسہ۔ تم کو ایسی کتابون کا بھی شوق ہے۔ مین مجکو بھائی جان نے لے دی ہے کیون کیا یہ کتاب اچھی نہین۔ حضرت بی صاحب کا نواسہ۔ اچھی بُری تو مین نہین جانتا لیکن اگر نانی امان دیکھ پائین گی تو شاید ہم لوگون کو تمہارے پاس اُٹھنے بیٹھنے کی ممانعت کرین۔ بھلا کوئی ایسی گندی باتون کی کتاب بھی پڑہتا ہے تب سے مینے اس کتاب کو لا کر ردی مین ڈالدیا تھا آج مجکو یاد آگئی تو مین نے کہا کہ یہ بھی اپنی مراد کو پہنچ جائے جب کلیم کا خرمن عیش و عشرت جل بھنکر خاک سیاہ ہو لیا تو نصوح اندر گھر مین گیا اور بیوی نے اُس سے پوچھا کیون جس پرچے کی جستجو تھی ملا۔ نصوح۔ نہین۔ پرچہ تو نہین نہین ملا لیکن میرا مطلب حاصل ہو گیا۔ فہمیدہ۔ وہ کیا۔ نصوح۔ مجکو اس بات کی تلاش تھی کہ کلیم کے دلی خیالات معلوم کرون کہ آخر اُس کو جو اسقدر گریز ہے کہ میرے پاس تک آنیسے بھی اُسنے انکار کیا تو اس کی وجہ کیا ہے فہمیدہ پھر تمنے کیا وجہ دریافت کی۔ نصوح۔ وجہ کیا دریافت کی اُس کی سلسلہ ہی حقیقت معلوم ہو گئی بلکہ شاید رو در رو گفتگو کرنیسے بھی یہ بات پیدا نہ ہوتی جو مجکو اب حاصل ہے۔ فہمیدہ آخر کچھ مین بھی سنون۔ نصوح مینے اُس کے عشرت منزل اور خلوتخانہ کو دیکھا اور اُس کے کتابخانہ کی سیر کی۔ فہمیدہ۔ عشرت منزل و خلوتخانہ

کیسا۔ نصوح۔ تم تو کچھ مجھسے بھی زیادہ بیخبر ہو آج تک تم کو یہ بھی معلوم نہین کہ صاحبزادہ بلند اقبال نے دو کمرے اپنے واسطے خاص کر رکھے ہین ایک کا نام عشرت منزل رکھ چھوڑا ہے اور دوسرے کا خلوتخانہ جس کمرے مین اُن کے شیاطین الانس جمع ہوتے ہین وہ عشرتخانہ ہے اور جہان استراحت فرماتے ہین وہ خلوتخانہ اور اُسی خلوتخانہ مین کتابخانہ بھی ہے فہمیدہ اتنی بات تو مین بھی جانتی ہون کہ کلیم نے دو کمرے لے رکھے ہین مگر عشرت منزل اور خلوتخانہ مین نے آج ہی سُنا ہے۔ نصوح تمنے اُن کمرون کو اندر سے بھی کبھی دیکھا۔ فہمیدہ۔ نہین۔ مردانے مین کبھی کاہیکو جانے کا اتفاق ہوتا ہے کل رات کو البتہ علیم کے اصرار سے پردا کرا کے گئی تھی۔ نصوح۔ خوب ہوا کہ تم نے اُن کے کمرون کو نہ دیکھا۔ فہمیدہ۔ کیون۔ نصوح۔ اب مین ان کمرونکی تمام تر تفضیح تم سے کیا بیان کرون بس مولانائے روم قدس اللہ سرہ العزیز کا شعر ؎ از برون چون گور کافر پر حلل ٭ اندرون قہر خدائے عزوجل۔ گویا اُنھین کمرون کی شان مین ہے ظاہر آباد باطن خراب۔ فہمیدہ۔ کوئی کہتا تھا کہ تم نے غصہ مین آکر دیوانخانہ مین آگ لگا دی۔ نصوح۔ اگرچہ وہ مکان جس مین فرخیون کے سے کام ہوتے ہین اسی قابل ہے مگر مینے مکان مین آگ نہین لگائی۔ فہمیدہ۔ کچھ دھوان سا تو مردانے مین ضرور اُٹھ رہا تھا۔ نصوح۔ وہ تو چند کتابین تھین جن کو مینے بیہودہ سمجھکر جلا دیا۔ فہمیدہ۔ ایسے غصے سے بھی خدا پناہ مین رکھے۔ نصوح۔ غصے کی تو اس مین کوئی بات نہ تھی۔ فہمیدہ۔ کتاب کا جلانا غصے کی بات نہین تو کیا عقل کی بات ہے مینے تو سُنا ہے کہ کاغذ کا جلانا بڑا گناہ ہے نہ کہ کتاب کا لوگ کہین ذرا سا پرزہ پڑا پاتے ہین تو اُٹھا کر آنکھون سے لگاتے ہین کتابون کو بھولے سے ٹھوکر لگجاتی ہے توبہ توبہ کرکے چومتے اور ماتھے چڑھاتے ہین۔ نصوح۔ تم سچ کہتی ہو مگر یہ لوگون کی زیادتی ہے کاغذ بھی کپڑے کی طرح ایک بیجان چیز ہے کتاب کے عمدہ مضامین جن مین دینداری اور خدا پرستی اور نیکوکاری کا بیان ہوتا ہے وہ البتہ قابل ادب ہین۔ فہمیدہ۔ خیر کچھ ہی سہی مگر کتاب ہے تو ادب کی چیز پھر تم نے جلائی کیون۔ نصوح جن کتابون کو مینے جلایا اُن کے مضامین شرک اور کفر اور بیدینی اور بیحیائی اور فحش اور بدگوئی اور جھوٹھ سے بھرے ہوئے تھے۔ فہمیدہ۔ کتابون مین ایسی بُری بُری باتین بھی ہوتی ہین۔ نصوح کتابین بھی آدمی بناتے ہین اور آدمی ایسا مخلوق سرکش ہے کہ اُس نے تمام دنیا مین بدی اور خدا کی نافرمانی پھیلا رکھی ہے کیا تم شعر شاعری کے نام سے واقف نہین ہو۔ فہمیدہ۔ واقف کیون نہین کتابون مین اکثر شعر ہوتے ہین مگر اُن مین تو کوئی بُری بات دیکھنے مین نہین آتی سُنتی ہون کہ کلیم کو شعر بنانے کا

بڑا شوق ہے اور مردوں میں یہ بڑی تعریف کی بات گنی جاتی ہے۔ نصوح۔ شاعری اپنی ذات سے بری نہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ زباندانی کی عمدہ لیاقت کا نام شاعری ہے ضرور تعریف کی بات ہے لیکن لوگوں نے ایک عام دستور قرار دے رکھا ہے کہ اس لیاقت کو ہمیشہ برے اور بیہودہ خیالات میں صرف کرتے ہیں اسوجہ سے دینداروں کی نظر میں شاعری عیب و گناہ ہے اب شاعری اسی کا نام ہے کہ کسی کی ہجو کہیے کہ وہ داخل غیبت ہے یا مدح بیجا کہیے کہ وہ کذب و بطالت ہے یا عشق و عیاشی کے ناپاک خیالات میں کوئی مضمون سوچیے کہ وہ خلاف شریعت ہے یا مسائل دین اور اہل دین کے ساتھ تمسخر و استہزا کیجیے کہ وہ کفر و معصیت ہے۔ فہمیدہ۔ یہ مجکو آج معلوم ہوا کہ پڑھنے لکھنے کی چیزوں میں بھی لوگوں نے خرابیاں پیدا کی ہیں۔ نصوح۔ کیا تم کو اپنا گلستان پڑھنا یاد نہیں۔ فہمیدہ۔ یاد کیوں نہیں جسدن حمیدہ کا دودھ چھڑایا ہے اُس کے اگلے دن مینے گلستان شروع کی تھی۔ نصوح۔ بھلا تم کو یہ بھی یاد ہے کہ میں تمہارے سبق سے آگے آگے جابجا سطروں کی سطروں پر سیاہی پھیر دیا کرتا تھا بلکہ بعض دفعہ صفحے کے صفحے ایسے آپڑے ہیں کہ مجکو اوپر سے سادہ کاغذ لگا کر اُن کو چھپانے کی ضرورت ہوئی۔ فہمیدہ۔ خوب اچھی طرح یاد ہے چوتھائی کتاب سے کم تو نہ کٹی ہوگی۔ نصوح۔ تم پڑھتیں تھیں تب چوتھائی بھی کٹی اگر کوئی دوسری عورت یا لڑکی پڑھتی ہوتی تو میں آدھی کی خبر لیتا۔ وہ تمام بیہودہ باتیں تھیں جن کو میں کاٹتا اور چھپاتا تھا۔ فہمیدہ۔ سچ کہو تو میں سمجھی مشکل جانکر چھڑوا دیتے ہیں۔ نصوح۔ بڑی مشکل یہ تھی کہ میں اُن واہی اور فحش باتوں کو تمہارے روبرو بیان نہیں کرسکتا تھا پھر یہ اس کتاب کا حال ہے جو پند و اخلاق میں ہے اور تصنیف بھی ایسے بزرگ کی ہے کہ کوئی مسلمان ایسا کمتر نکلے گا کہ انکا نام لے اور شروع میں حضرت اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہ العزیز نہ کہے یعنی اُن کا اعتقاد اولیاء اللہ میں ہے اور جو کتابیں میں نے جلائیں کتابیں کاہیکو تھیں گالی پھکڑ ہزلیات تمسخر بکواس ہذیان خرافات میں نہیں جانتا ان میں سے کونسا نام اُن کے لیے زیادہ زیبا ہے۔ فہمیدہ۔ مگر جلانا کیا ضرور تھا پڑی رہنے دی ہوتیں بک بکا جاتیں آخر داموں کی چیز تھی۔ نصوح۔ شاید اگلی گرمیوں کا ذکر ہے کہ بدرو میں سانپ نکلا تھا اُس کو دیکھکر چھوٹے بڑے سب ایسے خوف زدہ ہو گئے تھے کہ صحن کا نکلنا بیٹھنا چھوڑ دیا تھا اور کیسا کچھ تقاضا تھا کہ جس طرح ہو سکے سانپ کو پکڑ کر مار ڈالنا چاہیے۔ سانپ کی نسبت تم نے ہرگز نہیں کہا کہ پڑا بھی رہنے دو شاید کوئی سنپیرا دو چار ٹکے پیسے دیکر مول لیجائے گا میں

تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ کتابیں اُس سانپ سے زیادہ موذی اور اس سے کہیں زیادہ خطرناک تھیں اور اُن کی قیمت چوری اور ٹھگی کے مال سے بڑھکر حرام کلیم کو اور پھٹکار کیا ہے اسی سانپ کا زہر اس کو چڑھا ہوا ہے اور شیطان نے یہی منتر اُس پر پڑھکر پھونکدیا ہے۔ فہمیدہ۔ پھر آخر اس زہر کا تریاق اور منتر کا توڑ بھی کچھ ہے یا نہیں۔ کیوں نہیں دین و اخلاق کی کتابیں مگر کوئی اُن کو دیکھنے والا بھی ہو نہ یہ کہ زور نے سانپ سے کٹواتے جاؤ اور تریاق سے بھاگو اور نفرت رکھو تو کیا انجام ہوگا ؟ ہلاکت ❊

کلیم کا پہلے اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ اور پھر اپنے ایک قرابت دار فطرت کے یہان جاکر رہنا اور دونوں مرتبہ تک اُٹھانا اور قید ہونا آخر کار باپ ہی کی سفارش سے رہائی پانا

اب ہم کو کلیم اور نعیمہ دونوں بھائی بہنوں کا حال بیان کرنا چاہیے کہ باپ کے گھر سے نکلکر انپر کیا بیتی سو چونکہ کلیم پہلے نکلا پہلے اسی کا حال بیان کرتے ہیں کئی بار اس کو باپ نے بلوایا یہانتک کہ ہار کر رقعہ لکھا ماں نے بہتیرا سمجھایا بھائی نے بہت کچھ کہا سنا لیکن وہی رد براہ نہوا اور جب دیکھا کہ فہمیدہ صالحہ کے اتروانے میں مصروف ہے آنکھ بچا بے پوچھے بے کہے گھر سے اس طرح نکل کھڑا ہوا کہ گویا اُس کو تعلق ہی نہ تھا اُسکے اُس کے ذہن میں یہ بات اُسوقت تک گزری ہوئی کہ وہ عمر بھر کیواسطے گھر سے جا رہا ہے اور عزیز و اقارب جنسے وہ لیسے سرسری طور پر جدا ہوتا ہے جیتے جی اُن کو نہ دیکھ سکیگا یہ نکلنا اسکا نیا نکلنا نہ تھا بلکہ معمولی عادت اور ہمیشہ کی خصلت تھی گھر سے نکل جانے کی اُس نے یہانتک مشق بہم پہنچائی تھی کہ ذرا ذرا سی ادعائے ناخوشی پر دہ آئے دن بھاگا کرتا تھا اُس کا نکلنا معلوم ہوا اِدھر نوکر دنکے جاسوس اُسکی جستجو میں دوڑنے شروع ہوئے شروع شروع میں تو نوکروں کے بلانیسے چلا آتا تھا پھر چندے یہ معمول رہا کہ خود میاں نصوح جاتے تو صاحبزادے بلند اقبال کو منا لاتے اب تھوڑے دنوں سے نصوح کے عمل میں بھی تاثیر گھٹ گئی تھی تو بی فہمیدہ کی ڈولی دربدر ماری پھرا کرتی تھی اسدفعہ بھی وہ ضرور یہ توقع جی میں لیکر نکلا کہ گلی سے نکلتے نکلتے نوکر اُس کے پیچھے دوڑیں گے اور اس امید میں اُس نے اپنے مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر پہنچتے پہنچتے کوئی سیکڑوں ہی مرتبہ پیچھے پھر پھر کر دیکھا مگر واقع میں یہ اُس کی غلط فہمی تھی اب کلیم کے سوائے بقول نعیمہ گھر کا باوا آدم بدلا ہوا تھا نہ پہلی سی ماں نہ اگلا سا باپ۔ نوکر

ڈھونڈین کیون اور دو دین کس لیے۔ پھر بھی کلیم سے بیخبر نہ تھا کہ اس مرتبہ ایک خاص طرح کا بگاڑ ہے وہ جانتا تھا کہ دینداری کا چرچا گھر مین ہو رہا ہے۔ خلاف توقع نعیمہ ایک تھپڑ کھا چکی ہے سلیم اور حمیدہ جو گھر مین چھوٹے ہونیکی وجہ سے کلیم اور نعیمہ کے تختۂ مشق تھے اب سب سے زیادہ باپ اور ماں دونوں کے چہیتے ہو رہے ہیں یعنی جن کی بڑی لمبی چوڑی عزت تھی وہ ذلیل ہین اور جو بے وقعت تھے اُن کا طوطی بول رہا ہے پہلے جب کبھی کلیم گھر سے ناخوش ہو کر نکلتا تو کھانے کپڑے روپئے پیسے کے لین دین پر مان یا بھائی بہنون سے لڑائی جھگڑے کے سبب۔ لیکن اس دفعہ دین کی بحث تھی نہ لین دین کی۔ باپ سے لڑائی تھی نہ بھائی بہنون سے ذرا سی عقل معاملہ فہمی بھی کلیم کو ہوتی تو وہ ایسی حالت مین گھر سے نکلنے پر دلیری نہ کرتا لیکن جیسا کہ نصوح نے تجویز کیا تھا اسیر شاعری کی پھٹکار تھی اور سر پر شامت اعمال سوار واقع مین جو انسان شبانہ روز داد تحسین کی فکر مین منہمک رہے گا تو ضرور ہے کہ خود پسندی خود بینی خود ستائی کے عیوب اس کی طبیعت مین راسخ ہون۔ شعر و سخن کے اعتبار سے ہم بھی کلیم کو شاباش دیتے ہین کیونکہ ہم دیکھتے ہین معاملہ اچھا باندھتا ہے تضمین مین گرہ خوب لگاتا ہے۔ بندش بھی خاصی ہوتی ہے قصیدہ بھی برا نہین طبیعت مضمون آفرینی پر بھی مائل ہے مثنوی تو خیر مگر رباعی اُس کی لاجواب ہوتی ہے۔ مقطع مین تخلص کا نباہ یا تو متاخرین مین مومن مرحوم مین دیکھا یا اب ماشاء اللہ میان کلیم مین صنائع لفظی کے اتنے التزام پر بے ساختگی ادا قابل آفرین ہے قصیدے کی تشبیب بعد چندے سودا کے لگ بھگ ہونیوالی ہے چشم بد دور چھ سات برس کی مشق مین دو دیوانون کا مرتب ہو جانا کچھ تھوڑی بات نہین ہے شہر مین بھلا کچھ نہین دو سو غزلین لوگون کے زبان زد ہون گی سچ ہے قبول سخن خدا داد بات ہے الغرض شاعری مین کلیم کی لن ترانیان چندان بیجا نہ تھین لیکن دنیا کے معاملات مین ازبسکہ اس کو غور اور خوض کرنے کی عادت نہ تھی اسی وجہ سے اکثر اُسکی راے غلطی پر ہوتی تھی وہ گھر سے نکلکر ایسا بے تکلف مرزا ظاہردار بیگ کی طرف کو مڑا جیسے مطلق العنان گھوڑا تھان کیطرف رخ کرتا ہے مرزا کی ظاہرداری نے اُس کو اس قدر دھوکا دے رکھا تھا کہ وہ اُن کو مان باپ بھائی بہن خویش و اقارب سب سے بڑھکر اپنا خیرخواہ سب سے زیادہ اپنا دوست سمجھتا تھا اور بے امتحان بے آزمایش اُس کو مرزا پر ایسا تکیہ اور اعتماد تھا کہ شاید دانشمند آدمی کو متواتر تجربون کے بعد کسی دوست پر نہین ہو سکتا بات اصل یہ ہے کہ مردم شناسی کی جو ایک صفت ہے کلیم مین مطلق نہ تھی مرزا سے زیادہ اُس کو اپنی نسبت مغالطہ تھا

اور اُس نے اپنے تئین ایسا عزیز الوجود فرض کر رکھا تھا کہ ایک سے ایک لائق نوکری کی جستجو مین مارے مارے پھرتے ہین اور نہین ملتی اور کلیم کے ذہن مین از خود یہ خناس سمایا ہوا تھا کہ گویا تمام ہندوستانی سرکارین اُس کے قدوم میمنت لزوم کے متمنی اور منتظر ہین اور جس طرف کو چل کھڑا ہوگا وہان کا والی ملک اُس کی تشریف آوری کو بس غنیمت سمجھیگا گھر سے نکلا تو محض تہیدست۔ لیکن اس خیال سے مگن کاب کوئی دم جاتا ہے کہ مالک خزائن الارض بننے والا ہون چلا جوتیان چٹخاتا ہوا مگر اس تصور مین مست کہ فیل کوہ پیکر مع ہودج زر اُس کی سواری کے لئے آرہا ہے باوجودیکہ شب خوابی کے کپڑون کے سوائے بدن پر کچھ نہ تھا تاہم خلعت ہفت پارچہ کی امید مین ؎ نظر اُس کی نخوت کے زینے پہ تھی * کہ شانون سے اُتری تو سینے پہ تھی * قصہ کوتاہ کلیم شیخ چلی کے سے منصوبے سوچتا اپنے دوست مرزا کے مکان پر پہنچا۔ ہرچند ابھی کچھ ایسی بہت رات نہین گئی تھی۔ لیکن مرزا جیسے نکمے بیفکرے کبھی کی لمبی تانکر سو چکے تھے کلیم نے جو دروازے پر دستک دی تو جواب ندارد۔ اس مقام پر مرزا کا تھوڑا سا حال لکھدینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص کی کیفیت یہ تھی کہ شاید اس کا نانا وہ بھی حقیقی نہین ابتدائے عملداری سرکار مین صاحب رزیڈنٹ کی اردلی کا جمعدار تھا اول تو ایسی عالی جاہ سرکار۔ دوسرے باعتبار منصب اردلی کا جمعدار تیسرے اُن دنون کی بے عنوانی۔ اُسپر خود اُس کی رشوت ستانی بہت کچھ کمایا یہانتک کہ اُس کا اعتداد دہلی کے زردارون مین ہوگیا مرزا کی مان اوائل عمر مین بیوہ ہوگئی جمعدار نے باوجودیکہ دور کی قرابت تھی حسبتہً للہ اُس کا تکفل اپنے ذمے لیا جمعدار اپنی حیات مین تو اتنا سلوک کرتا رہا کہ مرزا کو یتیمی اور اس کی مان کو بیوگی بھولکر بھی یاد نہ آئی ہوگی لیکن جمعدار کے مرنے پر اُس کے بیٹے پوتے نواسے کثرت سے تھے اُنھون نے بے اعتنائی کی اور اگرچہ جمعدار بہت کچھ چھوڑ کر مرے تھے مگر اُن کے ورثا نے بہزار دقت محلسرا کے پہلو مین ایک چھوٹا سا قطعہ اُن کو رہنے کو دیا اور سات روپے مہینے کے کرایہ کی دکانین مرزا کے نام کر دین یہ تو حال تھا کہ مرزا مرزا کی مان مرزا کی بیوی تین آدمی اور سات روپے کی کل کائنات اُسپر مرزا کی شیخی اور نمود یہ مستحق داستق چاہتا تھا کہ جمعدار کے بیٹون کی برابری کرے جن کو صدہا روپے ماہوار کی مستقل آمدنی تھی اگرچہ جمعدار والے اس کو منہ نہین لگاتے تھے مگر بے غیرت زبردستی اُن مین گھستا تھا کسی کو بھائی جان کسی کو ماموجان کسی کو خالو جان بناتا وہ لوگ اس کے ادعائی رشتہ ناتون سے جلتے اور دق ہوتے اونچی حیثیت کے لوگون مین بیٹھنا

اس کے حق مین اور بھی زبون تھا اُن کی دیکھا دیکھی اُس نے تمام عادتین امیرزادون کی سی اختیار کر رکھی تھین مگر امیرزادگی نہ تھی تو کیسے نبھے دو کانین گروی ہوتی جاتی تھین ماں بیچاری بہتیرا بکتی مگر کون سنتا تھا مرزا کو جب دیکھو پاؤن مین ڈیڑھ حاشیہ کی جوتی سر پر دوہری بیل کی بھاری کامدار ٹوپی بدن مین ایک چھوڑ دو انگرکھے اوپر شبنم یا ہلکی تنزیب نیچے طرحدار ساڑھا کے کا نینون جاڑا ہوا تو بانات مگر ستار وپے گز سے کم نہین خیر یہ تو صبح و شام او تیسرے پہر کا شانی مخمل کی آصف خانی جس مین حریر کی سنجاف کے علاوہ گنگا جمنی کمخواب کی عمدہ بیل ٹنکی ہوئی سُرخ نیفہ کا پائجامہ اگر ڈھیلے پائچون کا ہوا تو کلی دار اور اس قدر نیچا کہ ٹھوکر کے اشارے سے دو قدم آگے اور اگر تنگ موہریکا ہوا تو نصف ساق تک چوڑیان اور اوپر جلد بدن کی طرح مڑھا ہوا۔ ریشمی ازار بند گھٹنون مین لٹکتا ہوا اور اُس مین بے قفل کی کنجیون کا گُچھا غرض دیکھا تو مرزا صاحب اس ہئیت کذائی سے چھیلا بنے ہوئے سر بازار چھم چھم کرتے چلے جاتے ہین۔ کلیم سے اور مرزا سے محفل مشاعرہ مین تعارف پیدا ہوا شدہ شدہ مرزا صاحب کلیم کے مکان پر تشریف لانے لگے یہانتک کہ اب چند روز سے تو دونون مین ایسی گاڑھی چھننے لگی کہ گویا ایک جان دو قالب تھے کلیم کو تو مرزا کے مکان پر جانے کا کبھی بھی اتفاق نہین ہوا مگر مرزا شام کو تو کبھی کبھی لیکن صبح کو بلا ناغہ آتے اور تمام دن کلیم کے پاس رہتے مرزا نے اپنا حال اصلی کلیم پر ظاہر نہین ہونے دیا کلیم یہی جانتا تھا کہ جمعدار کا سب ترکہ مرزا کو ملا اور وہ جمعدار کی محلسرا کو مرزا کی محلسرا اور جمعدار کے دیوانخانہ کو مرزا کا دیوانخانہ اور جمعدار کے بیٹے پوتون کے نوکرون کو مرزا کے نوکر سمجھتا تھا اور اسی غلط فہمی مین وہ گھر سے نکلا تو سیدھا جمعدار کی محلسرا کی ڈیوڑھی پر جا موجود ہوا بار بار کے پکارنے اور کنڈی کھڑکھڑانے سے دو لونڈیان چراغ لئے ہوئے اندر سے نکلین اور اُن مین سے ایک نے پوچھا کہ کون صاحب ہین اور اتنی رات گئے کیا کام ہے۔ کلیم۔ جاؤ مرزا کو بھیجدو۔ لونڈی۔ کون مرزا۔ کلیم۔ مرزا ظاہر دار بیگ جن کا مکان ہے اور کون مرزا۔ لونڈی۔ یہان کوئی ظاہر دار بیگ نہین ہے اتنا کہکر قریب تھا کہ لونڈی پھر کواڑ بند کر لے کہ کلیم نے کہا کیون جی یہ جمعدار صاحب کی محلسرا ئے نہین ہے۔ لونڈی ہے کیون نہین۔ کلیم پھر تم نے کیا کہا کہ یہان کوئی ظاہر دار بیگ نہین کیا ظاہر دار بیگ جمعدار کے وارث اور جانشین نہین ہین۔ لونڈی۔ جمعدار کے وارثون کو خدا سلامت رکھے موا ظاہر دار بیگ

جمعدار کا وارث بننے والا کون ہوتا ہے دوسری لونڈی۔ اری کمبخت یہ کہین مرزا بانکے کے بیٹے کو نہ پوچھتے ہون وہ ہر جگہ اپنے تئین جمعدار کا بیٹا بتایا کرتا ہے۔ کلیم کی طرف مخاطب ہوکر۔ کیون میان وہی ظاہر دار بیگ جنکی رنگت زرد و زرد ہے آنکھین کرنجی چھوٹا قد دُبلا ڈیل اپنے تئین بہت بنائے سنوارے رہا کرتے ہین کلیم۔ ہان ہان وہی ظاہر دار بیگ۔ لونڈی۔ تو میان اس مکان کے پچھواڑے اُپلون کی ٹال کے برابر ایک چھوٹا سا کچا مکان ہے وہ اُس مین رہتے ہین۔ کلیم نے جا آواز دی تو کچھ دیر بعد مرزا صاحب ننگ دھڑنگ جانگھیا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور کلیم کو دیکھکر شرمائے اور بولے آہا آپ ہین معاف کیجیے گا مین سمجھا کوئی اور صاحب ہین بندہ کو کپڑا پہنکر سونیکی عادت نہین مین ذرا کپڑے پہن آؤن تو آپکے ہمرکاب چلون۔ کلیم چلیے گا کہان مین آپ ہی کے پاس تک آیا تھا۔ مرزا بھرا اگر کچھ دیر تشریف رکھنا منظور ہو تو مین اندر پردہ کرا دون۔ کلیم۔ مین آج شب کو آپ ہی کے یہان رہنے کی نیت سے آیا ہون۔ مرزا۔ بسم اللہ تو چلیے اسی مسجد مین تشریف رکھیے بڑی فضا کی جگہ ہے مین ابھی آیا۔ کلیم نے جو مسجد مین آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نہایت چھوٹی سی مسجد ہے وہ بھی مسجد ضرار کیطرح ویران وحشت ناک نہ کوئی حافظ ہے نہ ملا نہ طالب علم نہ مسافر ہزارہا چمگدڑین اس مین رہتی ہین کہ اُن کی تسبیح بے ہنگام سے کان کے پردے پھٹے جاتے ہین فرش پر اسقدر بیٹ پڑی ہے کہ بجائے خود کھڑنجے کا فرش بنگیا ہے مرزا کے انتظار مین کلیم کو چار و ناچار اُسی مسجد مین ٹھیرنا پڑا مرزا آئے بھی تو اتنی دیر مین کہ جب کلیم مایوس ہو چکا تھا قبل اس کے کہ کلیم شکایت کرے مرزا صاحب بطور دفع دخل مقدر فرمانے لگے کہ بندہ کے گھر مین کئی دن سے طبیعت علیل ہے خفقان کا عارضہ اختلاج قلب کا روگ ہے اب جو مین آپکے پاس سے گیا تو اُن کو غشی مین پایا اسوجہ سے دیر ہوئی پہلے تو یہ فرمایئے کہ اسوقت بندہ نوازی فرمانے کی کیا وجہ ہے کلیم نے باپ کی طلب اپنا انکار بھائی کی التجا مان کا اصرار تمام ماجرا کہہ سُنایا۔ مرزا پھر اب ارادہ کیا ہے۔ کلیم۔ سوائے اس کے کہ اب گھر لوٹکر جانے کا تو ارادہ نہین ہے اور جو آپ کی صلاح ہو۔ مرزا خیر نیت شب حرام صبح تو ہو۔ آپ بے تکلف استراحت فرمایئے مین جاکر بچھونا وغیرہ بھیجے دیتا ہون اور مجکو مریضہ کی بیماری کے لیے اجازت دیجیے کہ آج اُس کی علالت مین اشتداد ہے۔ کلیم۔ یہ ماجرا کیا ہے تم تو کہا کرتے تھے کہ ہمارے یہان دوہری محل سرائین متعدد دیوانخانے۔ کئی پائین باغ ہین حوض اور حمام۔ کٹڑے اور گنج اور دکانین اور سرائین مین جانتا ہون عمارت کی قسم سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس کو

تم نے اپنی ملکیت بتایا ہویا یہ حال ہے کہ ایک متنفس کے واسطے ایک شب کے لئے تم کو جگہہ میسر نہین جو حالات
تم نے اپنی زبان سے بیان کیے ان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ جمعدار کے تمام ترکہ پر قابض اور
متصرف ہو لیکن اس تمام جاہ و حشمت کا ایک شمہ بھی نہین دیکھتا - مرزا - آپ کو میری نسبت سخن
سازی کا احتمال ہونا سخت تعجب کی بات ہے اتنی مدت مجھ سے آپ سے صحبت رہی مگر افسوس ہے
آپنے میری طبیعت اور میری عادت کو نہ پہچانا - یہ اختلاف حالات جو آپ دیکھتے ہین اس کی ایک وجہ ہے
بندہ کو جمعدار صاحب مرحوم مغفور نے متبنے کیا تھا اور اپنا جانشین کر مرے تھے شہر کے کل رؤسا
اس سے واقف و آگاہ ہین ان کے انتقال کے بعد لوگون نے اس مین رخنہ اندازیان کین بندہ کو
آپ جانتے ہین کہ بکھیڑے سے کوسون بھاگتا ہے صحبت ناملائم دیکھکر کنارہ کش ہو گیا لیکن کسی کو
انتظام کا سلیقہ بند و بست کا حوصلہ نہین اسی روز سے واویلا مچی ہوئی ہے اور اس بات کے مشورے
ہو رہے ہین کہ بندہ کو منا لیجائین - کلیم - لیکن آپنے اس کا تذکرہ بھی نہین کیا - مرزا - اگر مین آپ سے یا کسی سے
تذکرہ کرتا تو استقلال مزاج سے بے بہرہ اور غیرت وحمیت سے بے نصیب ٹھیرتا - اب آپ کو کھڑے
رہنے مین تکلیف ہوتی ہے اجازت دیجئے کہ مین جا کر بچھونا بچھوا دون اور رفیقہ کی بیمارداری کرون -
کلیم - خیر مقام مجبوری ہے پہلے ایک چراغ تو بھجوا دیجئے تاریکی کی وجہ سے طبیعت اور بھی گھبراتی ہے
مرزا - چراغ کیا مینے تو لمپ روشن کرانے کا ارادہ کیا تھا لیکن گرمی کے دن ہین پروانے بہت جمع
ہو جائین گے اور آپ زیادہ پریشان ہو جیئے گا اور اس مکان مین ابابیلون کی کثرت ہے روشنی دیکھکر
گرنے شروع ہون گی اور آپ کا بیٹھنا دشوار کر دین گی تھوڑی دیر صبر کیجئے کہ ماہتاب نکلا آتا ہے - کلیم
جب گھر سے نکلا تو کھانا تیار تھا لیکن وہ اسقدر طیش مین تھا کہ اس نے کھانے کی مطلق پروانہ کی اور
بے کھائے نکل کھڑا ہوا مرزا سے ملنے کے بعد وہ منتظر تھا کہ آخر مرزا خود پوچھین ہی گے تو کہدون گا
مرزا کو ہرچند کھانے کی نسبت پوچھنا ضرور تھا کیونکہ اول تو ایسی رات زیادہ نہین گئی تھی دوسرے
یہ اس کو معلوم ہو چکا تھا کہ کلیم گھر سے لڑکر نکلا ہے تیسرے دونون مین بے تکلفی غایت درجہ کی تھی -
لیکن مرزا قصداً اس بات سے متعرض نہوا اور کلیم بیچارے کا بھوک کے مارے یہ حال کہ مسجد مین
آنے سے پہلے اس کی انتڑیون نے قل ہو اللہ پڑھنی شروع کر دی تھی جب اس نے دیکھا کہ مرزا کسی طرح
اس پہلو پر نہین آتا اور عنقریب تمام شب کے واسطے رخصت ہوا چاہتا ہے تو بیچارے نے بے غیرت

بنکر خود کہا کہ سنو یار مین تے کھانا بھی نہین کھایا مرزا یہ سچ کہتے ہو۔ نہین جھوٹ بہکلتے ہو۔ کلیم۔ تمہارے سر کی قسم۔ مین بھوکا ہون۔ مرزا۔ مرخدا تو آتے ہی کیون نہین کہا اب اتنی رات گئے کیا ہو سکتا ہے دوکانین سب بند ہو گئین اور ایک دو کھلی بھی ہین تو باسی چیزین رہ گئی ہون گی جن کے کھانے سے فاقہ بہتر ہے گھر مین آج آگ تک نہین سُلگی مگر ظاہر ا تم سے بھوکھ کی سہار ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے دیو اشتہا کو زیر کرنا بڑی ہمت والون کا کام ہے۔ ایک تدبیر سمجھ مین آتی ہے کہ جاؤن چھدامی بھڑبھونجے کے یہان سے گرم گرم خستہ چنے کی دال بنوالاؤن بس ایک دھیلے کے مجکو تم کو دونون کو کافی ہون گے رات کا وقت ہے ابھی کلیم کچھ کہنے بھی نہین پایا تھا کہ مرزا جلدی سے اُٹھ باہر گئے اور چشم زدن مین چنے بھنوالائے مگر دھیلے کے کہکر گئے تھے یا تو کم کے لائے یا راہ مین دو چار پھنکے لگائے اسواسطے کہ کلیم روبرو تین مٹھی سے چنے زیادہ نہ تھے۔ مرزا۔ یار ہو تو تم بڑے خوش قسمت کہ اسوقت بھاڑ مل گیا ذرا واللہ ہاتھ تو لگاؤ دیکھو تو کیسے بھلس رہے ہین اور سوندھی سوندھی خوشبو بھی عجب ہی دلفریب ہے کہ بس بیان نہین ہو سکتا تعجب ہے کہ لوگون نے خس اور مٹی کا عطر نکالا مگر بھُنتے ہوئے چنون کی طرف کسی کا ذہن منتقل نہین ہوا۔ کوئی فن ہو کمال بھی کیا چیز ہے دیکھئے اتنی تو رات گئی ہے مگر چھدامی کی دکان پر بھیڑ لگی ہوئی ہے بندے نے بتحقیق سُنا ہے کہ حضور والا کے خاصے مین چھدامی کی دکان کا چنا بلاناغہ لگ کر جاتا ہے اور در واقع مین ذرا آپ غور سے دیکھئے کیا کمال کرتا ہے کہ بھوننے مین چنونکو سوڈول بنا دیتا ہے بھئی تمہین میرے سر کی قسم سچ کہنا ایسے خوبصورت خوش قطع سوڈول چنے تم نے پہلے بھی کبھی دیکھے تھے دال بنانے مین اُس کو یہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانہ پر خراش تک نہین ٹوٹنے پھوٹنے کا کیا مذکور اور دانون کی رنگت دیکھئے کوئی بسنتی ہے کوئی پستئی۔ غرض دونون رنگ خوشنما یون صدہا قسم کے غلّے اور پھل زمین سے اُگتے ہین لیکن چنے کی لذت کو کوئی نہین پاتا۔ آپنے وہ ایک ظریف کی حکایت سُنی ہے۔ کلیم۔ فرمایئے۔ مرزا چنا ایک مرتبہ حضرت میکائیل کی خدمت مین جن کو رزق عباد کا اہتمام سپرد ہے فریاد لیکر گیا یا حضرت مینے ایسا کیا قصور کیا ہے کہ جون ہین سر زمین سے نکالا تیر ستم چلنے لگا ماکولات اور بھی ہین مگر جیسے جیسے ظلم مجھپر ہوتے ہین کسی پر نہین ہوتے نشو و نما کے ساتھ تو میری قطع و برید ہونے لگتی ہے میری کوپلون کو توڑ کر آدمی ساگ بناتے اور مجھے کچے کو کھا جاتے ہین جب بارور ہوا تو خدا جھوٹ نہ بلوائے آدمی بکری بنکر لاکھون ہی بوٹ چر جاتے

ہین اس سے نجات ملی تو ہولے کرنے شروع کردیے پکا تو شاخ و برگ بھس بنکر بیلون اور بھینسون کے دوزخ شکم کا اندہن ہوا ساداد انہ اُس کو چکی مین دلین گھوڑون کو کھلائین بھاڑمین بھونین بیسن بنائین کھولتے ہوئے پانی مین اُبالین گھنگھنیان پکائین غرض شروع سے آخر تک مجھپر طرح طرح کی آفتین نازل رہتی ہین چنے کا حضرت میکائیل کے دربار مین اس طرح بہ بیباکانہ چٹر پٹر بولنا سنکر حاضرین دربار اسقدر ناخوش ہوئے کہ ہر شخص اُسے کھانے کو دوڑا چنا یہ ماجرا دیکھکر بے انتظار حکم اخیر رخصت ہوا سو حضرت یہ چنے ایسے لذت کے بنے ہین کہ فرشتون کے دندان آز بھی ان پر تیز ہین۔ افسوس ہے کہ اسوقت نمک مرچ بہم نہین پہنچ سکتا ورنہ میر مدو کے کبابون مین یہ خستگی اور یہ سوندھا پن کہان غرض مرزا نے اپنی چرب زبانی سے چنون کو گھی کی تلی دال بناکر اپنے دوست کلیم کو کھلایا۔ کلیم بھوکا تو تھا ہی اُس کو بھی ہمیشہ سے کچھ زیادہ مزیدار معلوم ہوئے۔ مرزا نے گھر جاکر ایک میلی دری اور ایک کثیف سا تکیہ بھیجدیا دو ہی گھڑی مین کلیم کی حالت کا متغیر ہوجانا عبرت کا مقام ہے یا تو خلوتخانہ اور عشرت منزل مین تھا اب ایک مسجد مین آکر پڑا اور مسجد بھی ایسی جس کا حال تھوڑا سا ہمنے اوپر بیان کیا۔ گھر کے الوان نعمت کو لات مار کر نکلا تھا تو پہلے ہی وقت چنے چبانے پڑے نہ چراغ نہ چارپائی نہ بہن نہ بھائی نہ مونس نہ غمخوار۔ نہ نوکر نہ خدمتگار مسجد مین اکیلا ایسا بیٹھا تھا جیسے قیدخانے مین حاکم کا گنہگار یا قفس مین مرغ نوگرفتار اور کوئی ہوتا تو اسی حالت پر نظر کر کے تنبہ پکڑتا اپنی حرکت سے توبہ اور اپنے افعال سے استغفار کرتا اور اُسی وقت نہین تو سویرے گجر دم باپ کے ساتھ نماز صبح مین جا شریک ہوتا لیکن کلیم کو اور بہت سے مضمون سوجھنے تھے اُس نے رات بھر مین ایک قصیدہ تو مسجد کی ہجو مین طیار کیا اور ایک مثنوی مرزا کی شان مین صبح ہوتے آنکھ لگ گئی تو نہین معلوم مرزا یا محلہ کا کوئی اور عیار ٹوپی جوتی رومال چھڑی تکیہ دری یعنی جو چیز کلیم کے بدن سے منفک اور اُس کے جسم سے جدا تھی لیکر چنپت ہوا یون بھی کلیم بہت دیر تک سوتا رہتا تھا اور آج تو ایک وجہ خاص تھی کوئی پہر سوا پہر دن چڑھے جاگا تو دیکھتا کیا ہے کہ فرش مسجد پر پڑا ہے اور نیند کی حالت مین جو کروٹین لی ہین تو سیرون گرد کا بھبوت اور چمگادڑون کی بیٹ کا ضماد بدن پر تھپا ہوا ہے حیران ہوا کہ قلب ماہیت ہوکر مین کہین بھتنا تو نہین بنگیا مرزا کو ادہر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتہ نہین مسجد تھی ویران اُس مین پانی کہان صبر کر کے بیٹھ رہا کہ کوئی اللہ کا بندہ ادھر کو آنکلے تو اُس کے ہاتھ مرزا کو بلواؤن اور یا منہ ہاتھ دہو کر خود مرزا تک جاؤن

اس مین دوپہر ہونے آئی بارے ایک لڑکا کھیلتا ہوا آیا جو مین زینے پر چڑھا کہ کلیم اُس سے عرض مطلب کرنے کے لیے لپکا وہ لڑکا اُس کی ہیئت کذائی دیکھ ڈر کر بھاگا خدا جانے اُس نے اِس کو بھوت سمجھا یا سڑی خیال کیا۔ کلیم نے بہتیرا پکارا اُس لڑکے نے پیٹھ پھیر کر نہ دیکھا ناچار کلیم نے بہزار مصیبت دوسرے فاقے سے شام پکڑی اور جب اندھیرا ہوا تو اُلو کی طرح اپنے نشیمن سے نکلا رسیدہا مرزا کے مکان پر گیا آواز دی تو یہ جواب ملا کہ وہ بڑے سویرے سے قطب صاحب سدھارے ہین کلیم نے چاہا کہ اپنا تعارف ظاہر کرکے ممکن ہو تو منہ دھونے کو پانی مانگے اور مرزا کی پھٹی پرانی جوتی اور ٹوپی تاکہ کسی طرح گلی کوچے مین چلنے کے قابل ہو جائے یہ سوچکر اُس نے کہا کیون حضرت آپ مجھ سے بھی واقف ہین اندر سے آواز آئی کہ ہم تمہاری آواز نہین پہچانتے اپنا نام ونشان بتاؤ تو معلوم ہو کلیم۔ میرا نام کلیم ہے اور مجھ سے اور مرزا ظاہر دار بیگ سے بہت دوستی ہے بلکہ مین شب کو مرزا صاحب ہی کی وجہ سے مسجد مین تھا۔ گھر والے وہ دری اور تکیہ کہان ہے جو رات تمہارے سونے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تکیہ اور دری کا نام سنکر تو کلیم بہت چکرایا اور ابھی جواب دینے مین متامل تھا کہ اندر سے آواز آئی مرزا زبردست بیگ دیکھنا یہ مردا کہین چل نہ دے دوڑکر تکیہ دری تو اس سے لو کلیم یہ بات سُنکر بھاگا ابھی گلی کے نکڑ تک نہین پہنچا تھا کہ زبردست نے چور چور کرکے جا لیا ہرچند کلیم نے مرزا ظاہر دار بیگ کے ساتھ اپنے حقوق معرفت ظاہر کیے مگر زبردست کا ٹھینگا سر پر اُس نے ایک نہ مانی اور پکڑکر کوتوالی لیگیا۔ کوتوال نے سرسری طور پر دونون کا بیان سُنا اور کلیم سے اُس کا حسب و نسب پوچھا۔ ہرچند کلیم اپنا پتہ بتانے مین چھپتا تھا مگر چار و ناچار اُس کو بتانا پڑا لیکن اسکی حالت ظاہری ایسی ابتر ہو رہی تھی کہ اس کا سچ بھی جھوٹھ معلوم ہوتا تھا کوتوال نے سنکر ہی کہا کہ میان نصوح جن کو تم اپنا والد بتاتے ہو مین اُن کو خوب جانتا ہون اور یہ بھی مجکو معلوم ہے کہ اُن کے بڑے بیٹے کا یہی نام ہے جو تمنے اپنا بیان کیا محلہ کا پتا گھر کا نشان بھی جو تم نے کہا سب ٹھیک ہے مگر کلیم تو ایک مشہور و معروف آدمی ہے آج شہر مین اُس کی شاعری کی دھوم ہے تمہاری یہ حیثیت کہ ننگے سر ننگے پاؤن بدن پر پھٹی ہوئی۔ مجکو باور نہین ہوتا اچھا اب رات کو کیا ہو سکتا ہے جرم سنگین ہے انکو حوالات مین رکھو صبح ہو مین ان کے والد کو بلواؤن تو انکے بیان کی تصدیق ہو۔ کلیم یہ سُنکر رو دیا اور کہا کہ مین وہی بدنصیب ہون جس کی شعر گوئی کا شہرہ

آپنے سُنا ہے اور آپ کو یقین نہ ہو تو مین لپنے افکار تازہ آپ کو سُناؤن چنانچہ کل شب کو جو کچھ مسجد و مرزا کی شان مین کہا تھا سُنایا اِسپر کوتوال نے اتنی رعایت کی کہ دو سپاہی کلیم کے ساتھ کیئے اور اُن کو حکم دیا کہ ان کو میان نصوح کے پاس لیجاؤ اگر وہ ان کو اپنا فرزند بتائین تو چھوڑ دینا ورنہ واپس لاکر حوالات مین قید رکھنا - کلیم پر اس کیفیت سے باپ کے روبرو آنا جیسا کچھ شاق گذرا ہوگا ظاہر ہے مگر کیا کر سکتا تھا سپاہی اُس کو کشان کشان لے ہی گئے محلہ کی مسجد جس مین نصوح نماز پڑھا کرتا تھا اُس کے گھر سے بہت قریب تھی صحن مسجد مین ایک شاداب چمن تھا اور چمن کے بیچون بیچ ایک مرتفع چبوترہ ق عجب تفریح کا مقام تھا - نصوح بیشتر نماز عشا کے بعد خصوصًا چاندنی راتون مین اس چبوترے پر بیٹھکر گھیو بوٹون مین خداوند تعالی کی صنعت ملاحظہ کیا کرتا تھا اُس کو بیٹھا دیکھ دوسرے نمازی بھی جمع ہو جاتے تھے اور نصوح کو وعظ و پند کے طور پر اُن کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع ملتا تھا نصوح اور اُس کے مستمعین مسجد کے چبوترے پر جمع ہونے جاتے تھے کہ کوتوالی چبوترے کے سپاہی کلیم کو لئے آپہنچے - یہ اتفاق منجانب اللہ شاید اسوجہ سے پیش آیا کہ جو لوگ کلیم کی نظر مین صرف اسوجہ سے ذلیل تھے کہ وہ اپنے خالق کی پرستش کرتے تھے ان کے سامنے اُس کی گردن نخوت نیچی ہو اب وہ اُنھین قلا ئوذیون اور مردہ شوئیون اور بھک منگون اور ٹکڑ گداؤن کے روبرو اس حیثیت سے کھڑا تھا کہ منکر نکیر کی طرح دو سپاہی اُس کی گردن پر سوار تھے نہ سر پر ٹوپی نہ پاؤن مین جوتی دو وقت کے فاقے سے منہ سوکھکر ذری سا نکل آیا تھا - آنکھون مین حلقے پڑ گئے تھے - ہونٹون پر پپڑیان جم رہی تھین کپڑون کا وہ حال تھا کہ ایسے لباس سے ننگا ہوتا تو بہتر تھا جون نصوح کی نظر بیٹے پر پڑی گویا تیر سا کلیجے مین لگ گیا اگر پہلا نصوح ہوتا تو نہین معلوم عورتون کی طرح ڈاڑھین مار کر روتا یا سر پیٹنے لگتا یا دوڑ کر بیٹے کو لپٹ جاتا سپاہیون سے بے پوچھے گچھے دست و گریبان ہو پڑتا خدا جانے اضطراب جاہلانہ مین کیا کرتا مگر اب اُس کی جملہ حرکات و سکنات سعلم دینداری کے مطیع اور رعب خدا پرستی کے تابع تھین اُسنے ایک دم سرد بھر کر انا للہ و انا الیہ راجعون تو کہا اور اُف بھی نہ کی سپاہیون نے اُس سے کلیم کی نسبت پوچھا تو اُس نے آنکھین نیچی کر کے کہا کہ جب حضرت نوح لپنے بیٹے کو ڈوبتے دم تک بیٹا بیٹا پکارے گئے تو بھی اُس کے فرزند ہونیسے کیونکر انکار کر سکتا ہون سپاہی تو اتنا سنکر رخصت ہوئے اور کلیم کو رفقائے نصوح مین سے کسی نے ہاتھ پکڑ کر اپنے پہلو مین بٹھالیا نصوح بیٹے کیطرف مخاطب ہو کر بولا

کیون کلیم مینے ایسا کونسا قصور کیا تھا کہ تم کو میری طلعت منحوس تک کبھی گوارا نہ ہوئی تم اس بات سے انکار نہین کرسکتے کہ شفقت اولاد مان باپ کی طینت مین مخمر اور اُن کی جبلت مین داخل ہے ۔ وہ شفقت جو اس وقت مجکو اس بات کی محرک ہوئی کہ مین سپاہیون کے پنجے سے تمھاری نجات کا باعث ہوا وہی شفقت مجکو اس بات پر بھی مجبور کرتی تھی اور کرتی ہے اور کرے گی کہ مین تم کو ایسی راہ نہ چلنے دون جو تمھاری ابدی ہلاکت کا باعث اور دائمی تباہی کا موجب ہو مینے تمسے نہین کہا کہ میرے لیئے کمائی کرو میری آسایش کیواسطے اپنے اوپر تکلیف اوٹھاؤ اور اگر مین ایسا کہتا بھی تو مجکو اس کا منصب اور حق تھا ۔ مین نے جس کمائی کو کہا وہ تمھارے ہی کام آوے گی اور جس محنت کی تم کو تکلیف دی وہ تمہین کو آرام دیگی ۔ اگر کسی بیمار کا طبیب مہربان سے پرہیز کرنا کسی سیاح کا بدرقہ خیرخواہ سے گریز کرنا روا ہے تو بیشک تم بھی مجھ سے نفرت رکھ سکتے ہو ۔ کیون کلیم کیا ہمیشہ تمھاری خوشی مجکو منظور ۔ تمہاری رضاجوئی مجکو ملحوظ نہین رہی ۔ اب جو تم نے مجکو اپنا دشمن قرار دیا اپنا عدو ٹھیرایا تو دشمنی کا سبب ۔ عداوت کا موجب ۔ مینے سُنا ہے کہ تم مجکو دیوانہ اور مجنون اور مختل الحواس تجویز کرتے ہو سو مین تمھاری اس تشخیص صحیح اور تجویز درست اور اس فراستِ صائب پر جرح نہین کرتا مین باؤلا اور سڑی اور پاگل سہی لیکن اگر کوئی باؤلا تمھارے راہ مین کانٹے پڑے دیکھکر تم کو آگاہ کرے تو کیا اُس کی بات نہ سُننا اس کی نصیحت کو نہ ماننا اُس کی فریاد کی طرف ملتفت نہ ہونا شیوۂ دانشمندی ہے پھر تم کو یہ بھی سوچنا چاہتا تھا اور چاہیئے کہ آیا مین اکیلا اس جنون مین مبتلا ہون یا اور بندگان خدا بھی میری ہی سی راے میرے ہی سے خیالات رکھتے ہین کلیم مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جتنے بزرگان دین ہو گذرے ہین خدا اُن کی پاکیزہ اور مطہر روحون پر رحمت کا مینہ نازل کرے اور جتنے نیک بندے اب موجود ہین خدا اُن کی حیات مین برکت دے کوئی اس جنون سے خالی نہین بلکہ جس کو جتنا یہ جنون زیادہ اسی قدر وہ برگزیدہ اور خدا رسیدہ زیادہ ۔ کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے ہین اور اُس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جس نے ہم کو پیدا کیا جو ہم کو روزی دیتا ہے جو ہم کو جلاتا اور مارتا ہے جو پانی برساتا اور زمین پر ہمارے لیے سرمایۂ حیات اُگاتا ہے جس نے ہماری جانون کی شادابی اور تازگی کے لیے آب شیرین و خوشگوار کی سوتین زمین مین جاری کر رکھی ہین اور روحون کے انبساط کیلیئے ہوا کا ذریعہ کافی مہیا فرمایا ہے جس کے

حکم سے چاند سورج اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں تاکہ کام کرنے کے لیئے دن ہو اور آرام لینے کے لیے رات جس نے دنیا کی قوی ہیکل اور زبردست جانوروں کو ہمارا مطیع و منقاد بنایا ہے کہ ان سے ہم سواری لیتے انپر ہم اپنا بوجھ لادتے اُن کے گوشت اور پوست اور دودھ سے مستفید ہوتے ہیں جس نے انسان کو گویائی و بیان کی قوت عطا کی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنا مافی الضمیر اپنے ابنائے جنس پر ظاہر کرسکتا ہے جس نے انسان ضعیف البیان کو عقل کی قوت اور دانش کی طاقت دیکر روئے زمین کا بادشاہ اور مخلوقات کا حاکم بنایا ہے جس نے کائنات میں سے ہر موجود کو اُس کی مناسب حالت خلق کیا ہے اگر دنیا کے سارے درخت قلموں میں صرف کر دیئے جائیں اور ساتوں سمندر کا پانی سیاہی کی جگہ کام میں لایا جائے اور یہ پڑھے لکھے لوگ جتنے ابتدائے آفرینش سے ابتک ہو چکے اور اب موجود ہیں اور آیندہ پیدا ہونیوالے ہیں سب کے سب ملکر اُس کی تعریف اُس کے احسانات اُس کے انعامات روز قیامت تک بیٹھے لکھا کریں تو گھستے گھستے درخت ہو چکیں سمندر سوکھ جائیں لکھنے والے تھک کر بیٹھ رہیں مگر اُس کے حق واجب کا ایک عشر عشیر بھی ادا ہو کلیم۔ غرضا ایک ایسی بدیہی بات ہے کہ دنیا میں کوئی اُس کا منکر نہیں اور نہ اُس سے انکار ممکن ہیضہ کی وبا کو دفع ہوئے برس نہیں گذرے تمہارے دیکھتے دیکھتے کیسے کیسے لوگ ہٹے کٹے توانا اچھے نیچے چلتے پھرتے امیر و غریب عالم و جاہل بھلے و بُرے سبھی طرح کے صدہا ہزارہا ہدف تیر قضا ہو گئے سدا رہے نام اللہ کا وبا پر کیا منحصر ہے دعدے سے دم زیادہ نہ کم مرنا برحق۔ اچھا پھر مرے پیچھے کیا ہوگا وہی عقیل ہے وہی فہیم وہی زیرک دانشمند ہے جو اس سوال کا جواب معقول دے جو اس معمے کو حل کرے جو یہ پہیلی بوجھے کلیم۔ انسان کی خاص طرح کی خلقت یعنی اس کا وجود عاقل ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ ضرور اس سے کوئی بڑی خدمت متعلق اور اس کے ذمہ زیادہ جوابدہی ہے اگر اس کا صرف یہی کام ہوتا کہ پیٹ بھر لے اور سو رہے اور گرمی سردی سے اپنے تئیں بچائے تو اس کے لیئے زیادہ عقل کی ضرورت نہ تھی جانور اپنے بڑے بڑے جثوں کی پرداخت پر بخوبی قادر ہیں عقل سے بے بہرہ اور دانش سے بے نصیب ہیں پس اِس خدمت اور ذمہ داری کو دریافت کرنا شرط انسانیت ہے نصوح کا وعظ سنکر اس کے ہمراہیوں کے دلوں میں دینداری کے ولولے اور خداپرستی کے جوش تازہ ہو گئے حاضرین میں کلیم کے سوائے کوئی متنفس نہ تھا کہ جسپر تھوڑی یا بہت رقت طاری نہ ہوئی ہو لیکن کلیم بقول سعدی شیرازی ؎ سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ÷ نرود میخ آہنی در سنگ ÷ سکوت کیا

حالت مین سرنگون تھا اُس کا سکوت یا تو اسوجہ سے تھا کہ نصوح کا سلسلہ سخن بلافصل تھا اور اُس کو بیچ مین بات کہنے کا موقع نہین ملتا تھا یا وہ دوسرے منصوبے سوچ رہا تھا اس کا سرنگون ہونا بھی کچھ گناہ کی ندامت سے نہ تھا بلکہ اپنی حالت کی شرمندگی سے جب نصوح نے دیکھا کہ وہ ہان یا نہین کچھ بھی نہین کہتا تو اُس نے ذرا گرم ہو کر اتنی بات کہی کہ بڑی دقت مجکو تمہارے معاملہ مین یہ درپیش ہے کہ تمہارا مافی الضمیر مجھپر منکشف نہین ہوتا شروع مین تم نے میرے سامنے آنیسے گریز کیا اور اب مواجہہ بھی ہوا تو بمیسودا بھی تک کوئی لفظ کلیم نے منہ سے نہین نکالا تھا کہ نصوح کے ہمراہی جو کلیم کے حالات سے واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ وہ دینداری کی تاکید پر گھر سے نکل گیا ہے بول اُٹھے کہ اے حضرت میان کلیم ماشاء اللہ بڑے ذہین اور زیرک اور عاقل ہین جو کچھ آپنے فرمایا اُنھون نے گرہ باندھا اگرچہ باقتضائے سن ابتک لہو ولعب کی طرف متوجہ تھے مگر اب آپ دیکھیے گا کہ انشاء اللہ ایسے جوان صالح اور متشرع اور متقی بنین گے کہ اپنے ہمعمرون کے لیے نمونہ ہون گے آپ گھر مین تشریف لیجایئے یہ بھی آپ کے ساتھ جائین کپڑے بدلین اور آپ کی نصیحت پر عمل کرین جس مین دنیا اور دین دونون کا فائدہ ہے نصوح نے پھر کلیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا ہان صاحب کچھ تم بھی تو اپنے دل کا ارادہ بیان کرو۔ کلیم مجکو آپ اتنی اجازت دیجیے کہ مین گھر سے اپنی ضرورت کی چند چیزین منگوالون۔ نصوح سخت افسوس ہے کہ تم دنیا کی چند روزہ اور عارضی ضرورتون کا تو اہتمام کرتے ہو اور دین کی بڑی ضرورت سے غافل ہو۔

ع غمِ دین خور کہ غمِ غمِ دین است ✦ ہمہ غمہا فروتر از این است ضرورت کی چیزین منگوالینا کیا معنی تم شوق سے گھر مین چلو۔ غالباً میری نسبت کہ تم کو اُس گھر مین زیادہ دنون رہنا ہے پس وہ میرا گھر کیون فرض کر لیا گیا ہے۔ تمہاری مان بہت بیتاب ہے چھوٹے بڑے سب فکرمند ہین میرے جرم کی سزا دوسرون کو دینا شیوۂ انصاف سے بعید ہے۔ کلیم۔ مجکو معلوم ہے کہ آپ چند روز سے دینداری وخدا پرستی کے نام سے نئے نئے دستور نئے نئے طریقے نئے نئے قاعدے گھر مین جاری کرنے چاہتے ہین اور اس جدید انتظام مین جیسا کچھ اہتمام آپ کو منظور ہے مین کیا گھر مین کوئی متنفس اُس سے بیخبر نہین ہر شخص اس بات کو اچھی طرح سے جان چکا ہے کہ اس انتظام جدید کی مخالفت کے ساتھ گھر مین رہ نہین سکتا مینے اپنی طرف سے بہتیری کوشش کی کہ مجکو اپنی مخالفت آپکے روبرو ظاہر کرنے کی ضرورت نہو مگر آپکے اصرار نے مجکو مجبور کر دیا اور اب ناچار مجکو کہنا پڑا کہ مین شروع سے

اس انتظام کا مخالف ہون اور میرا گریز ہی رائے کے ظاہر کر دینے کے لیے کافی تھا مین ایک بال کی برابر اپنے طرز زندگی کو نہین بدل سکتا اور اگر جبرًا اور سخت گیری کے خوف سے مین اپنی رائے کی آزادگی باقی نہ رکھہ سکون تو تُف ہے میری ہمت پر اور نفرین ہے میری غیرت پر اور مین اس مین بھی کلام نہین کرتا کہ آپ کو اپنے گھر مین ہر طرح کے انتظام کا اختیار خاص ہے مگر اس جبری انتظام کے وہی لوگ پابند ہو سکتے ہین جن کو اُس کی واجبیت تسلیم ہو یا جو اُس کی مخالفت پر قدرت نہ رکھتے ہون اور چونکہ مین دونون شقون سے خارج ہون مین نے اپنی عافیت اس مین سمجھی کہ گھر سے الگ ہو جاؤن اور اگرچہ میری اسوقت کی حالت پر یہ کہنا زیب نہین دیتا لیکن ذرا مجکو دہلی سے نکلنے دیجیے تو پھر آپ اور سب لوگ دیکھ لین گے کہ مین کیا تھا اور کیا ہو گیا قاعدہ ہے کہ وطن مین آدمی بیقدر ہوتا ہے چنانچہ آپ کے نزدیک بھی یہ بات ثابت ہے کہ مجکو گھر سے نکلنے پر بھیک مانگے نہین ملے گی لیکن مین کہتا ہون کہ یہی آپ کا فرزند نالائق و ناخلف ہوگا اور کسی امیر کی مصاحبت ہوگی یا کسی ریاست کی مسند وزارت۔ مین ایسا بھی احمق نہین ہون کہ آپ پر نامہربانی کی تہمت لگاؤن آپ وہی بات فرماتے ہین جو آپ میرے حق مین بہتر سمجھتے ہین لیکن میری بے ادبی اور گستاخی معاف مین اپنے تئین محتاج تعلیم و ہدایت نہین سمجھتا۔ رہا گھر سو اُس مین صرف اسی شرط سے چل سکتا ہون کہ آپ میرے نیک و بد سے بحث۔ میرے بھلے بُرے سے تعرض نہ کرنیکا قول واثق اور وعدہ حتمی کرین۔ نصوح۔ اس کا یہ مطلب کہ تم نے مجکو منصب پدری سے معزول کیا۔ کلیم۔ نہین آپ نے مجکو فرزندی سے عاق فرمایا۔ اس کے بعد نصوح گھر مین آنے کی نیت سے اُٹھا اور اُس کا ارادہ تھا کہ طوعًا کرہًا جسطرح ممکن ہو کلیم کو ساتھ لائے مگر کلیم نہین معلوم کیونکر نصوح کے بطون کو تاڑ گیا کہ اُس کو اُٹھتا دیکھ چبوترے سے جست کی تو صحن مین تھا اور صحن سے تڑپا تو احاطے کے باہر۔ لوگون نے دوڑ کر دیکھا تو وہ بازار کے پرلے سرے سے جا چکا تھا یہ دیکھکر نصوح ہکا بکا سا ہو کر رہگیا اور جس طرح اُس نے بیٹے کو سپاہیون کے ہاتھون مین گرفتار دیکھکر انا للہ کہا تھا اب بیٹے سے جدا ہوتے وقت بھی وہ انا للہ کہکر چپ ہو رہا۔ غرض کلیم نہ گھر گیا اور نہ گھر سے اُس کو کوئی چیز لینی نصیب ہوئی اسی طرح اُلٹے پاؤن پھر کر چلا گیا۔ نصوح کے پہنچتے پہنچتے یہ ماجرا کسی نے گھر مین جا کر کہا اور مستورات مین بیٹھے بٹھلائے ایک کُہرام مچ گیا فہمیدہ بیتاب ہو کر باؤلون کی طرح دروازے مین آ کھڑی ہوئی اور قریب تھا کہ پردے سے باہر نکل آئے کہ نصوح جا پہنچا

بی بی کو دروازے مین کھڑا دیکھ حیران ہوکر پوچھا خیر تو ہے کہان کھڑی ہو۔ فہمیدہ میان کو دیکھکر بلک گئی اور گھبرا کر پوچھا کہ میرا کلیم کہان ہے۔ نصوح۔ میرا کلیم اگر کلیم تمہارا ہوتا تو تمہارے گھر مین ہوتا اور تمہارے اور باپ اور بھائی کے لتنے اصرار اور لتنے سمجھانے اور اتنی منت اور اتنی خوشامد پر بے پوچھے بے کہے گھر سے نہ چلا جاتا۔ فہمیدہ۔ اچھی خدا کے لیئے ذرا مجکو اُس کی صورت دکھا دینے سُنا ہے کہ سر سے ننگا ہے پاؤن مین جوتی نہین اُس نے کا ہے کو کبھی زمین پر پاؤن رکھا تھا کنکر تلوؤن مین چُبھتے ہون گے کون سے وہ موئے سپاہی تھے میرے بچے کے پکڑنے والے گھور اہو تو آہی دیدے پھوٹین ہاتھ لگایا ہو تو خدا کرے پور پور سے کوڑھ ٹپکے دارے تھے وہ سپاہی اور قربان کیا تھا وہ کوتوال۔ میرا بچہ اور چوری کرنے قابل۔ نصوح کیسی بدعقلی کی باتین کرتی ہو چلو گھر مین چلکر بیٹھو باہر گلی مین تمہاری آواز جاتی ہے تمہاری اس بیتابی کی محبت نے اولاد کو دنیا اور دین دونون سے کھو دیا اب دیکھئے کیا کرے گی۔ فہمیدہ۔ اچھا پھر کلیم گیا تو کہان گیا۔ نصوح جانے میری جوتی کہان گیا مجھسے پوچھکر گیا ہو تو بتاؤن۔ نہین معلوم خدائی خوار کہان تھا اور کیسے لوگون مین تھا کہ جو رسوائی ہفتاد پشت سے نہین ہوئی تھی وہ اس مردک کیوجہ سے ہوئی اب مجکو شہر مین مُنہ دکھانا مشکل ہے یا تو خدا اس کو نیک ہدایت دے یا مین اس کو تو کیا بدعا دون مجکو ایمان سے اُٹھالے کہ ان تکلیفون سے مجکو نجات ہو۔ فہمیدہ۔ کیونکر تمہارے دل نے صبر کیا اور کن آنکھون سے تمنے بیٹے کو اس حالت مین دیکھا۔ نصوح جس طرح اس کی اس گستاخی پر صبر کیا تھا کہ مینے بار بار بلایا اور وہ نہ آیا اسی طرح مینے اُس کی وہ حالت دیکھکر صبر کیا اور جن آنکھون سے اُس کے خلوتخانے اور عشرت منزل و کتب خانے کی رسوائی اور خرابی اور تفضیح کو دیکھا تھا اُنھین آنکھون سے اس کو کھُلے سر ننگے پاؤن چور بنا ہوا سپاہیون کی حراست مین دیکھا ع جو کچھ خدا دکھائے سو ناچار دیکھنا ÷ فہمیدہ تمسے اتنا ہو سکا کہ اُس کو مجھ تک لے آتے نصوح۔ اگر مین اُس کو تم تک لا سکا تو مجھ سے پہلے تم اُس کو مجھ تک نہین لا سکین اور نہ تم اُس کو جانیسے روک سکین۔ فہمیدہ۔ کہان تم مرد اور کہان مین عورت۔ نصوح۔ تو کیا تمہاری مرضی یہ تھی کہ مین اُس سے کُشتی لڑتا پس ایسے اخلاق سے مجکو معاف رکھیئے غرض نصوح سمجھا بجھا کر بی بی کو گھر مین لیگیا اور یہ بات اُس کے ذہن نشین کر دی کہ رونے اور رنج کرنیسے مطلق فائدہ نہین البتہ خدا سے اُس کے حق مین زار و نالہ کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے

کہ بامراد اُس کو واپس لائے۔ اُدھر کلیم نے خالہ کے یہان جانے کا ارادہ کیا مگر اُس وقت تک اُس کو نعیمہ کا حال معلوم نہ تھا اگر کہین خالہ کے یہان چلا گیا ہوتا تو سب سے بہتر بات تھی سردست اُس کی ہمدرد دیکھو نعیمہ وہان موجود تھی اور چونکہ اُس کی خالہ کا سارا خاندان نیک اور دیندار تھا کلیم کو نصوح کے خیالات سے مانوس کرنے کے لیئے وہان ہر طرح کا موقع تھا لیکن عصیان خدا کا وبال اور عقوق والدین کی شامت ابھی بہت سی گردشین اس کی تقدیر مین تھین جون گلی کے باہر نکلا کہ میان فطرت اُس کو مل گئے یہ حضرت میان نصوح کے چچازاد بھائیون مین تھے اور اُن سے اور نصوح سے موروثی عداوت تھی جیسے کہ دنیادار خاندانون مین اکثر ہوا کرتی ہے رشتہ داری کی وجہ سے ایک کے حالات دوسرے سے مخفی نہ تھے فطرت سُن چکا تھا کہ نصوح کو دینداری کا نیا خبط اُچھلا ہے جس کی وجہ سے اُس کے تمام خاندان مین ایک کھلبلی مچ رہی ہے۔ جو دقتین بیچارے نصوح کو اصلاح خاندان مین پیش آتی تھین فطرت کو سب کی خبر لگتی تھی اور یہان کے تذکرون کا ایک مضحکہ ہوتا تھا۔ کلیم کی عادت سے تو واقف تھا ہی فطرت اپنے یہان خود کہا کرتا تھا کہ میان نصوح لاکھ دینداری جتائین مگر جب جانین کہ بڑے بیٹے کو اپنی راہ پر لائین کلیم کو جو ننگے سر ننگے پاؤن سر بازار جاتے ہوئے دیکھا تو فطرت نے چھیڑ کر پوچھا کیا میان کلیم تمنے ابھی سے احرام حج باندھ لیا۔ کلیم۔ احرام حج نہین احرام ہجرت فطرت۔ یہی تو کہون مجکو تمہاری وضعداری اور دانشمندی سے شیخ وقت کی تقلید نہایت مستبعد معلوم ہوتی تھی کلیم۔ جی نہین شیخ کی خدمت مین جیسی ارادت شاگردون کو ہے معلوم۔ فطرت۔ بس یہی دیکھ لو کہ بھائی نصوح کا اپنی اولاد کے ساتھ اور اولاد مین بھی تمہارے ساتھ کہ آج ماشاءاللہ فخر خاندان ہو یہ طرز مدارات ہے پھر ہم لوگ تو خیر کہنے کو اجنبی اور غیر ہین۔ ایسی ہی بدمزاجیون نے کنبہ والون سے میل ملاپ چھڑایا ورنہ انصاف شرط ہے ہمارا ان کا کیا بانٹے اپنا کھانا اپنا پہننا لڑائی کس لیئے اور جھگڑا کیون اور طرہ یہ ہے کہ جسقدر حضرت سن رسیدہ ہوتے جاتے ہین مزاج جوان ہوتا جاتا ہے بھائی صد آفرین ہے تمہاری والدہ کو نہین معلوم ایسے آتش مزاج بیمروت آدمی کے ساتھ اس نیکبخت نے کیونکر نباہ کیا مگر عورت ذات موذی کے پنجۂ غضب مین گرفتار ہے کرے تو کیا کرے میان کلیم تم اس کو سچ جاننا تم لوگون کی مصیبت کو خیال کر کے بھائی ہمارا تو گھر بھر بیچین رہتا ہے یہ خون کا جوش ہے ورنہ ملنا ملانا ترک۔ آنا جانا موقوف سلام پیام مسدود۔ کیا کرین کچھ بس نہین چلتا۔ پھر اس حالت سے تم جاتے کہان ہو۔ کلیم۔ خالہ جان کے یہان جانیکا ارادہ ہے۔ فطرت۔ تمہارے باپ کے ڈر سے دیکھا ہی چاہیئے کہ گھر مین گھسنے دین۔ کلیم۔ نہین

اُن سے تو ایسی توقع نہین ہے۔ فطرت۔ مگر ذات شریف خود نہ تشریف لیجائین اس کی کیا روک ہے
کلیم۔ اس کا خدشہ تو ضرور ہے کہ دیوار پھاندنے مین دیکھوگے کام میرا ٭ جب دھم سے آنکھون کا
صاحب سلام میرا۔ فطرت۔ مین کہہ تو نہین سکتا لیکن سمجھو تو ہم بھی خدانخواستہ کوئی تمہارے یا بھائی
نصوح کے دشمن نہین ہین۔ آرے میان رشتہ دارون ہی مین کھٹ پٹ بھی ہوا کرتی ہے
شکوہ غیر کا نہین کرتے۔ گلہ اوپر سے نہین ہوتا جو ہم کو تمہارا اور تم کو ہمارا درد ہوگا وہ خالہ خالو کو نہین ہوسکتا
بھائی نصوح ابھی جب وبا مین بیمار پڑے خدا شاہد ہے دونون وقت مین خود محلہ مین آکر خبر لیجاتا تھا
ہماری امان جان ہمیشہ حلال خوری سے تمہارے یہان کے حالات پوچھا کرتی ہین مجھ سے تو رسوائی گوارا نہین ہوسکتی کہ تم اس
حالت سے ایسے بیوقت خالہ کے یہان جاؤ چلو شکو ہمارے یہان آرام کرو ایسا ہی ہوگا تو صبح کو خالہ کے یہان بھی چلے جانا
لو یہ میرا دوپٹہ تو سر کو لپیٹ لو لوگ آتے جاتے ہین ادر چلو پاس کے پاس اسی چھتے سے ہوکر نکل چلین غرض میان
فطرت للو پتو کرکے کلیم کو اپنے گھر لے گئے اور نصوح کی جلن سے اُس کی ایسی بزرگداشت کی کہ کسی کے
گھر والے بھی نہ کرتے ہون گے کلیم نے جب سے دینداری اور اصلاح وضع کی چھیڑ چھاڑ سنی تھی کیا مان
باپ کیا بھائی سب کو اپنی رائے سے برخلاف پایا اب جو فطرت نے بغرض دلجوئی اور خاطر داری کے
اس کی ہان مین ہان ملائی اور نصوح کو مجنون اور بد مزاج اور سخت گیر ٹھیرایا ماں یہ احمق سمجھا کہ بس
فطرت اور اُس کے گھر والون سے بڑھکر کوئی اُس کا خیر خواہ نہین اب تک تو وہ مان باپ سے صرف اختلاف
رائے رکھتا تھا اب اُس کو باپ سے ایک نفرت و عداوت پیدا ہوئی۔ فطرت نے جلی کٹی باتین لگا کر یہ خیال
اُس کے دل سے بالکل دور کر دیا کہ نصوح کو اُس کے دین نے اولاد کے ساتھ روک ٹوک کرنے پر مجبور کیا ہے
اور چونکہ کلیم اپنی پندار مین یہی سمجھتا تھا کہ اسوقت تک مین ہی اکیلا گھر سے نکلا ہون فطرت کے بہکا دینے سے
اُس کو یقین ہوگیا کہ دینداری اور خداپرستی کا حیلہ تھا ورنہ فی الاصل باپ کو اس کا گھر سے نکالدینا مرکوز خاطر تھا
کلیم۔ اسوقت دو مخالفون کی کشمکش مین تھا باپ اُس کو صراط مستقیم کیطرف کھینچتا تھا اور فطرت گمراہی اور
ضلالت کی طرف۔ لیکن فطرت حریف غالب تھا اسواسطے کہ اول تو خود کلیم کا میلان طبع اس کی جانب
تھا دوسرے نصوح ایک نئی اور نامانوس اور دشوار گذار راہ پر اُس کو لیجانا چاہتا تھا جس مین زہد و ریاضت
اور اتقا و نفس کشی اور انکسار اور فروتنی اور خوف عاقبت کی چند در چند تکلیفین اور مصیبتین درپیش تھین
اس راہ مین کلیم کو بدرقہ و راہ نما تو خیر رفیق اور ہم سفر کا ملنا بھی مشکل تھا برخلاف اس کے فطرت کو ایک

شارع عام دکھاتا تھا ایسا آباد کہ گویا اس سرے سے اُس سرے تک بازار لگا ہے اور نہ صرف منزل بمنزل بلکہ قدم بقدم۔ تن آسانی اور عیاشی اور خود پسندی اور کبر اور بیفکری اور مطلق العنانی طرح طرح کی آسائشین اور انواع و اقسام کی راحتین موجود و مہیا تھین۔ اس راہ مین کلیم کو میلے کا حظ یعنی سفر مین حضر کا لطف حاصل تھا غرض کلیم میان فطرت سے شیر و شکر کی طرح ملا۔ نصوح نے جب یہ خبر سُنی تو سخت افسوس کیا نہ اس وجہ سے کہ وہ فطرت سے عداوت رکھتا تھا کیونکہ عداوت تو دینداری کے اعتبار بڑا گناہ ہے اور نصوح سے اُس کے ارتکاب کی امید نہین کیجا سکتی تھی لیکن اس کا یہ خدشہ کچھ بیجا نہ تھا کہ فطرت اصلاح مین کچھ کوشش نہین کرے گا فطرت کے یہان کلیم کو اور تو کسی طرح کی تکلیف نہ تھی مگر اُسکی مرضی کی کتابین یہان نہین ملتی تھین تب اُس نے فطرت سے بیان کیا کہ دن بھر خالی بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرایا کرتی ہے اگرچہ مینے اپنے حالات مین ایک مثنوی کہنی شروع کردی ہے اور سو سوا سو شعر بھی ہوگئے مگر فکر سخن بے اطمینان خاطر بن نہین پڑتا اگر آپ صلاح دین تو مین اپنی چند کتابین گھر سے منگوا بھیجون۔ فطرت۔ مجکو بھائی نصوح سے توقع نہین کہ وہ اتنی رعایت بھی تمہارے حق مین جائز رکھین خصوصاً اس حال مین کہ تم میرے گھر ہو میرے نزدیک تمہارا یہ جُرم اُن کے مذہب مین تکفیر کے لئے کافی ہے مگر ہان اپنی والدہ سے کہلا بھیجو اُن کا قابو چلے گا تو البتہ دریغ نہ کرین گی۔ کلیم تو متردد تھا کہ کس سبیل سے کتابین منگوائے مگر فطرت ازبسکہ عیاری اور چالاکی کے پُتلے اس کے مطیع تھے خود بول اُٹھا کہ اجی یہ کونسی بڑی بات ہے مجھ سے کہئے تو بھائی نصوح کی چارپائی اُٹھوا منگواؤن اور اُن کے فرشتون کو خبر نہو غرض فطرت نصوح کے گھر گیا اور کسی ڈھب سے اُس نے سارا حال معلوم کیا اور وہ آگ جو نصوح نے کلیم کی کتابون مین لگائی تھی فطرت نے کلیم سے جا لگائی۔

ایک تو خانہ ویرانی اُسپر فطرت کی آتش بیانی۔ کلیم پر اس آتش زنی کی خبر نے وہ اثر کیا جو حضرت موسیٰ پر آتش طور نے کیا تھا سنتے کے ساتھ ایسا بیخود ہوگیا کہ گویا بجلی گری آپے مین آیا تو مزاج ایسا برافروختہ تھا کہ شاید نصوح اُس وقت موجود ہوتا تو یہ مردک دست و گریبان ہو کر لپٹ جاتا کوئی ناگفتنی۔ جلی کٹی بات اُس نے اُٹھا نہین رکھی مگر لال پیلا ہو کر خاموش ہو رہا اور اس بات کے درپے ہوا کہ باپ سے اس کا انتقام لے۔ کلیم نے جو طریقے انتقام کے سوچے تھے وہ سخت بیہودہ تھے جب اُس نے اپنی تدبیرون کو فطرت پر عرض کیا تو اُس نے سب کی تحقیق کی اور کہا کہ ابھی صاحبزادے

مین تم کو ایسی تدبیر بتاؤن کہ ہم گینہ دہم خزینہ۔ کلیم۔ وہ کیا۔ فطرت گاؤن پر آخر تمہارا نام چڑھا ہوا ہے اُسپر دخل کرو۔ کلیم ع این خیال ست ومحال ست وجنون۔ ان کے متعدد کارندے اور نوکر چاکر اُسپر مسلط ہین۔ فطرت۔ گانون تمہارا ہے تو نوکر اور کارندے تمہارے یا اُن کے۔ کلیم۔ لیکن مین صرف اسم فرضی ہون۔ فطرت۔ اس کا ثبوت۔ کلیم۔ اُن کا قبض و دخل اور اُن کے روپے سے گانون کا خرید ہونا۔ فطرت اُن کا قبض و دخل عین تمہارا قبض و دخل اور اُن کا روپیہ عین تمہارا روپیہ ہے بلکہ لینے تمہارے نام سے رسید دی گاؤن مین پٹہ قبولیت تمہارے نام سے ہوتا ہے خزانہ سرکار مین مالگزاری تمہارے نام سے سیاہہ ہوتی ہے۔ کلیم۔ جب سرے سے اسم فرضی ہون تو نام کا ہونا میرے حق مین کچھ بھی مفید نہین ہوسکتا۔ فطرت۔ اگر اسم فرضی ہونے سے انکار کیا جاوے تو اُس کی تردید کچھ آسان نہین ہے۔ کلیم۔ میری سمجھ مین تو نہین آتا کہ کیونکر ایک امر واقعی کی تکذیب ہوسکتی ہے فطرت۔ ہان یہ شاعری نہین ہے دنیا داری ہے اُس کو ایک خاص سلیقہ درکار ہے۔ کلیم۔ غرض اس تدبیر کا پیش رفت ہونا تو ممکن نہین معلوم ہوتا کوئی اور بات سوچیے۔ فطرت۔ جب تم سے ایسے سہل کام کا سرانجام نہین ہوسکتا تو گھر سے نکلنے کا حوصلہ تم نے ناحق کیا۔ یہی اسم فرضی کا حق مجکو حاصل ہوتا تو سیر دکھاتا۔ کلیم۔ فرض کر لیجیے کہ آپ کو حاصل ہے۔ فطرت۔ کیونکر فرض کر لون جیسے تم اسم فرضی مالک ہو ویسا ہی ایک فرضی بیعنامہ میرے نام کر دو تو البتہ مین فرض کر سکتا ہون۔ کلیم۔ اگر ملکیت فرضی کا بیعنامہ کچھ بکار آمد ہوسکتا ہے تو گاؤن کی کیا حقیقت ہے مین تو سلطنت روم کا بیعنامہ آپکے نام لکھدون ع بخال ہندوش بخشم سمرقند وبخارا را ٭ فطرت۔ بھلا گاؤن تم کتنے پر بیع کروگے۔ کلیم۔ کسی فرضی قیمت پر۔ فطرت۔ بھلا اس کا اندازہ بھی۔ کلیم۔ فرض کیجیے کہ سو روپیہ۔ فطرت۔ مجھسے ہزار نقد لیجیے۔ کلیم۔ بیچ۔ فطرت بیچ۔ کلیم۔ واللہ بیچا۔ فطرت۔ واللہ لیا۔ کلیم کو فطرت کی قسم پر بھی اعتبار نہوتا تھا فطرت نے گھر مین جا ہزار روپے کا توڑا سامنے رکھدیا۔ ادھر روپے گنے گئے اور اُدھر بیعنامہ لکھ پڑھ کر طیار ہوگیا۔ کلیم نے سوچا کہ مین نے یہ سودا کیا کیا ایک غنیمت بارد مفت ہاتھ آئی اسوقت تو بات کی پیچ کر کے فطرت نے روپیہ دیدیا ہے ایسا نہو کہ پھر چیند کرے بہتر ہے کہ چلتا بنیے یہ سوچ روپیہ کا توڑا بغل مین داب کلیم رخصت ہوا تو سیدھا چاندنی چوک مین آیا محلدار خان کا کمرہ اُسی روز خالی ہوا تھا اُسے ترقلی جادی۔ دہلی جیسا شہر اور کلیم جیسا ناعاقبت اندیش اور مسرف اور مطلق

مال مفت بات کی بات مین فرش فروش جھاڑ فانوس ساز و سامان نوکر چاکر سب کچھ موجود ہو گیا یہان تک
کہ اگلے ہی دن پہلے مشاعرہ کی محفل اُس کے بعد ناچ کا جلسہ ٹھیرا جتنے یار آشنا تھے سب کے نام رقعے
تقسیم ہوئے اور کلیم کے سارے شیاطین الانس پھر بدستور جمع ہو گئے حتے کہ مرزا ظاہردار بیگ بھی
اتنے بڑے بیعزت کہ خبر سنکر دوڑے آئے اور کلیم اتنا بڑا احمق کہ ایسا دھوکہ کھا کر پھر اُن سے صاف ہو گیا
جس کیفیت سے کلیم نے دو مہینے گزارے ناگفتہ بہ ہے وہ بدکرداری کی تپ کہنہ رکھتا تھا اب یہ دو مہینے گویا
بحران کے تھے ہزار روپیہ کی کل جمع پونجی اور ایسا بیدریغ خرچ تیسرا مہینا شروع نہین ہوا تھا کہ ہزار تمام ہوئے
پہلے سے بھی بزاز۔ درزی۔ حلوائی۔ کبابی۔ نانبائی۔ میوہ فروش گندھی بساطی وغیرہ کا حساب باقی تھا
نوکرون کا دو ماہہ چڑھ چکا تھا اب آٹا دال اُدھار آنے لگا شدہ شدہ ہر طرف سے طلب تقاضا شروع ہوا
استعمال سے پہلے اسباب خانہ داری کے بکنے کی نوبت پہنچی تو کلیم خواب غفلت سے بیدار ہوا لیکن اب
اس کا نتیجہ کچھ چندان سودمند نہ تھا اُس کے یار دوست دستور کے موافق اُس کے پاس کا آنا جانا قاطبۃً
ترک کر چکے تھے نوکر چاکر بھی گھر بیٹھ رہے تھے اور جو تھے وہ تنخواہ کے نہ ملنے سے ایسے گستاخ ہو گئے تھے کہ
کار خدمت تو درکنار سو در رو جواب دیتے تھے جو چیز جس کی تحویل مین تھی وہ ہیکڑی سے اُس کو اپنا مال
سمجھتا تھا کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ دو چار قرضخواہ اُس کے در دولت پر نہون کلیم نے چاہا کہ چپکے سے
چلدے مگر اُس کے بغلی دشمنون یعنی نوکرون کی وجہ سے اُس کا منصوبہ فاش ہو گیا اور جون پھر رات گئے
وہ نوکرون کا لباس بدلکر باہر نکلا تھا کہ سرہنگان دیوانی کے پنجہ غضب مین گرفتار ہو گیا اس غفلت شعار کو
اب معلوم ہوا کہ کئی ڈگریان یکطرفہ اسپر جاری ہین۔ ان پیادون کی حراست مین جس کیفیت سے کلیم نے
رات گذاری وہ ایسی سخت و ناگوار تھی کہ اُس کو بار بار ظاہردار بیگ کی مسجد کا اعتکاف شبینہ حسرت کے ساتھ
یاد آتا تھا اگلے دن کچہری کیوقت پیادون نے کلیم کو لیجا کر حاکم عدالت کے روبرو حاضر کیا احاطہ کچہری مین پہنچتے ہی
پہلے نصوح سے مٹ بھیڑ ہوئی کلیم باپکو دیکھکر بے اختیار رو دیا۔ مگر پیادون کے خوف اور اپنی ندامت کے سبب
کچھ کہہ نہ سکا نصوح کا کچہری مین آنا بھی نہین حضرت کیوجہ سے تھا فطرت نے اُس بیعنامہ فرضی کا ایک طومار
بنا کر کھڑا کیا اور دو چار نمک حرام کارندون کو گانٹھا اور چند کاشتکارون کو بیگھہ پیچھے دو دو چار چار آنے کمی کرکے
استمراری پٹے کر دیئے دلی شہر کے چند بازاری آبرو باختہ غنڈے ساتھ لے گاؤن پر زبردستی دخل کر لیا نوبت
بعدالت پہنچی مقدمہ مین کچھ ایسے پیچ پڑ گئے کہ دروغ کو فروغ ہو گیا کلیم نے اپنے نزدیک ایک کھیل کیا تھا نصوح

بیچارے کو مفت پانچ چھ ہزار کا گاؤن ہارنا پڑا - اسی تقریب سے نصوح حاضر کچہری تھا کہ کلیم اُس کو دوسری مرتبہ سرکاری پیادون کے ہاتھ مین گرفتار نظر آیا - گو باپ بیٹون مین بالمشافہ بات چیت تو درکنار دعا سلام کا بھی اتفاق نہین ہوا لیکن ایک کو دوسرے کی کیفیت معلوم ہوگئی باپ نے ابھی کچہری کے احاطہ سے پاؤن باہر نہین رکھا تھا کہ بیٹا جیلخانہ جا داخل ہوا کلیم نے ہر چند شاعری اور امیرزادگی کے چند در چند استحقاق ثابت کیے مگر مالکان مجلس نے ایک نہ مانی اور اُس کو ایسا ایسا رگیدا کہ دوسرے ہی دن چین بول گیا اس بیکسی مین کلیم کو باپ یاد آیا اور اگرچہ اپنی حرکات پر نظر کرنے سے اُس کو بالکل نا امیدی تھی مگر اَلْغَرِیْقُ یَتَشَبَّثُ بِالْحَشِیْشِ مرتا کیا نہ کرتا بیغیرتی کا ٹھیکرا آنکھون پر رکھکر باپ کو ایک خط لکھا وہ یہ تھا - مجکو حیرت ہے کہ مین کون ہون اور کس کو یہ خط لکھتا ہون اور یقین ہے کہ اس خط کے پہنچنے پر مجھ سے زیادہ حیرت آپ کو ہوگی اتنی گستاخی اتنی نافرمانی اتنی بیحیائی اتنی مخالفت پر جو مجھ نالائق ناہنجار کشتنی گردن زدنی ننگ خاندان ع بدنام کنندۂ نکونامے چند سے سرزد ہوئین مین کیا کوئی بھی نہین کہہ سکتا کہ مجکو آپ کے ساتھ نسبت فرزندی باقی رہی پس نہ تو یہ خط خط ہے اور نہ بیٹے کی طرف سے ہے اور نہ باپ کے نام ہے بلکہ معذرت نامہ ہے عرضی اعتراف ہے توبہ کا وثیقہ اور استغفار کی دستاویز ندامت کا اقرار اور حاجتمندی کا اظہار ہے گنہگار روسیاہ - شرمسار ظالم جفاکار تنبہ روزگار کلیم کی طرف سے صاحب کرم عمیم و خلق عظیم بردبار حلیم رؤف و رحیم محسن ولی نعمت مہربان سراپا شفقت نیکوکار کم آزار خیر خواہ بلا اشتباہ کے نام ہر چند میری رسوائی یہانتک پہنچی کہ جیسے مردود مطرود ہوا طرح طرح کی خرابیون مین مبتلا اور انواع و اقسام کی ذلتون مین گرفتار ہون لیکن یہ سمجھنا کہ مین نے جیسا کیا ویسا پایا بیجا اور غلط ہے - کیا ہزار تو پایا ایک کیا من تو بھگتا چھٹانک بلکہ ایک چھٹانک بھی حاشا نہین زنہار نہین ہر چند مین معذرت کرتا ہون اور جو کچھ میرے دل مین ہے وہ کہین زیادہ ہے اُس سے جو عبارت مین ہے لیکن خود مجکو اپنی توبہ سے تشفی اور ندامت سے تسلی نہین اسواسطے کہ میری توبہ درماندگی کی توبہ اور ندامت حالت ابتلا کی ندامت ہے توطیہ بر طرف تمہید یکسو نہ مجکو توبہ پر تکیہ نہ ندامت پہ ناز خدا کے بعد جس کا مین آپ سے بڑھکر گنہگار ہون اپنا شفیع قرار دیتا ہون ع او ر دیکھتا ہون تا کرا و چہا کنند اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ قطعہ شاہا ز کرم بر من درویش نگر + بر حال من خستہ و دل ریش نگر + ہر چند نیم لائق بخشایش تو + بر من منگر بر کرم خویش نگر + سلیم کسی ہم درسی سے ایک مذہبی کتاب لے آیا تھا اس مین اتفاق سے ایک جملہ مجکو نظر پڑا اور پسند آیا اور وہ یہ تھا کہ توبہ

رہبر ہے اور گناہ مبطل کی تحریر۔ پس جبکہ توبہ و ندامت نے مجکو آلودگی گناہ سے پاک کر دیا تو پھر مین آپ کا برخوردار ہون اور آپ میرے والد بزرگوار مجکو آپسے ہر طرح کا دعویٰ اور آپ کو مجھ سے ہر قسم کی توقع سات سو روپیہ کی عوض مین اسوقت میری جان پر بنی ہے آپ اگر مجکو للتہ صدقہ زکوۃ خیرات جانکر دین تو قرض حسنہ دین قیدی کے چھڑانے غلام کے آزاد کرنے کا ثواب آپ پر مخفی نہین ہے اگر روپیہ کل تک نہین آیا تو میری زندگی دشوار ہے۔ کلیم شاعر تو تھا ہی باتون کا جادو بنانیکی اُس نے یہانتک مشق بہم پہنچائی تھی کہ اُس کے جھوٹے ڈھکوسلون پر تمام مجلس کو وجد ہوتا تھا باپ کے لئے اُس نے توبہ ریائی کا ایسا مضمون سوچا کہ اُس کا خط گویا سات سو روپیہ کی درشنی ہنڈی تھی جانیکی دیر تھی اور روپیہ ملنے کی دیر نہ تھی لیکن مشکل یہ تھی کہ قاصد نہین نامہ بر نہین۔ خط جائے تو کیسے جائے۔ ہانسی حصار کیطرف کا ایک سپاہی کچھ حرف آشنا سا تھا اور جب اس کو پہرہ وغیرہ سے فراغت ہو تو وہ قصہ شاہ روم سپاہی زادہ بنجارہ نامہ۔ کنز المصلی منظوم اس قسم کے اردو کے رسالے نثر کو پریشان نظم کو ناموزون کر کے اپنی کرخت سنگ لاخ بولی مین پڑھا کرتا تھا کلیم کو شاعری کے ذریعہ سے اُس سپاہی کے ساتھ تعارف پیدا کر لینا کچھ دشوار نہ تھا منت سماجت سے کلیم نے اُس کو خط پہنچا دینے پر آمادہ کیا اور اُجرت یہ ٹھیری کہ کلیم اُس کے اور اُس کے دونون بیٹون کے نام کے سجعے بنادے نام اُن کم بختون کے اتفاق سے ایسے ٹیڑھے تھے کہ بیچارہ کلیم بہتیرا غور کرتا تھا کسی ڈھب سے نہین کھپتے اور واقع مین ننھے خان چمن خان بدھو خان کے نامون کے سجعے کوئی کہے تو کیا کہے اسپر خرابی یہ کہ ننھے خان جاہل کندہ ناتراش پسند کرنیوالا سخن فہم کلیم بہتر سے بہتر سجع کہکر لیجاتا وہ سُنکر ہنس دیتا اور کہتا کہ بھائی جی یہ تو ٹھیک نہین بیٹھا بڑی خرابیون سے کوئی چھ سات دن مین کلیم نے ننھے خان کی فرمایش پوری کی غرض کلیم کا خط باپ تک پہنچا۔ وہ اس طرح کی طلب تھی کہ اسمین امروز فردا کی گنجایش ہو نصوح نے خط پڑھتے کے ساتھ سات سو کے سات سو روپے بیعذر گن دیئے کلیم اس مرتبہ بھی باپ سے نہ چوکا ضرورت تھی پانسو کی اور منگوائے سات سو پانسو دیکر تو رہائی پائی باقی بچے دو سو اُس مین کھڑے کھڑے سامان سفر درست کر اُسی وقت دولت آباد کا رستہ لیا۔

کلیم نوکری کی جستجو مین دولت آباد گیا اور فوج مین بھرتی ہوگیا لڑائی مین زخمی ہوا اور مُردون کیطرح چار کہارونپر لدکر دہلی آیا

یہ ایک چھوٹی سی ہندوستانی ریاست ہے البتہ کوئی پانچ چھ لاکھ روپیہ سال کا محال اس مین ہو سکتا ہو تھا لیکن ایک نوجوان ناتجربہ کار مسند نشین ہوا خوشامدی صلاح کار لچے مصاحب موقع پاکر آ جمع ہوئے اور دولت آباد کو چھوٹا لکھنؤ بنا دیا۔ یہان جہان اس مذاق کے لوگ تھے سب کو فری میشن کی طرح ریاست دولت آباد کے حالات معلوم تھے کلیم بھی سن سنکر دولت آباد کا ایسا مشتاق تھا جیسے زاہد مرتاض جنت کا غرض کلیم دو منزلہ طے کرتا ہوا دولت آباد آ پہنچا اور قبل اس کے کہ کسی سے تعارف پیدا کرے اُس نے اپنا سامان ظاہر درست کر پھر ایک مرتبہ سرائے مین امیری ٹھاٹھ لگا دیئے مدح رئیس مین قصیدہ تو اُس نے سفر ہی مین کہنا شروع کر دیا تھا صرف عرض حال اور قطعہ دعائیہ باقی تھا جلدی جلدی تمام کر اُسی قصیدہ کو ذریعہ تقریب قرار دے در دولت پر جا حاضر ہوا مگر شامت اعمال اور باپ کی ناخوشی کا وبال اس کی کوئی تدبیر کارگر نہین ہونے دیتا تھا اسکے دولت آباد مین پہنچنے سے پہلے یہان بساط اُلٹ چکا تھا بدنظمی ریاست کی خبرین صاحب رزیڈنٹ کو پہنچین اور اُنھون نے بذات خاص دولت آباد پہنچکر رئیس سے کل اختیارات منتزع کر کے امور ریاست کا اہتمام ایک کمیٹی کو تفویض کیا جس مین ریاست کے چند قدیم نمکخوار تھے کہ وہ رئیس کی بے اعتدالیان دیکھکر ترک خدمت کر کے گھر بیٹھ رہے تھے اور اس کمیٹی کے ممبر مجلس انتظام الدولہ نواب بیدار دل خان والی عاقبت نگر قرار دیئے گئے کہ وہ رشتہ مین رئیس دولت آباد کے ماموں بھی ہوتے تھے اور اُن کا حسن انتظام ان اطراف مین ضرب المثل تھا اور خود صاحب رزیڈنٹ بہادر بھی بلاناغہ ماہ بماہ اپنی شرکت سے کمیٹی کی آبرو افزائی کیا کرتے تھے۔ رئیس کو مصارف ضروری کیلئے کمیٹی سے دست برداشتہ کچھ روپیہ ملتا تھا ناکارہ مصاحب ایک ایک کر کے نکالے جا چکے تھے غرض جس چاٹ پر کلیم دوڑا آیا تھا وہ بات اب باقی نہ تھی ناواقفیت کیوجہ سے کلیم نے اطلاع کرائی تو فوراً صدا کی طرح طلبی آئی یہ تو اس توقع پر خوشی خوشی اندر گیا کہ بانکے ٹیڑھے رنگیلے بیچیلے وضعدار لوگ دیکھنے مین آئین گے مگر جا کر دیکھتا ہے کہ بڑے بڑے ریشائیل پگڑ اور عمامے باندھے بیٹھے ہین کوئی درس دے رہا ہے کوئی کتاب دیکھ رہا ہے کوئی اوراد مین مصروف ہے اندر قدم رکھتے ہی کلیم نے یہ برجستہ مطلع پڑھا

جاتے تھے جستجوئے تبخانہ و صنم مین ✦ بہکے تو جا کے نکلے ہم بھی کہان حرم مین ✦

مولویون کی شکل دیکھکر قریب تھا کہ کلیم اسطرح بھاگ کھڑا ہو جیسے لاحول سے شیطان مگر اس کو خیال ہوا کہ امیرون کے کارخانہ مین عجب کیا ہے کہ کوئی خانقاہ بھی ہو

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے ✦

چلو ذرا حال تو دریافت کرین بارے

قریب جاکر اُسنے ایک پیر مرد کو (مجرا عرض کرتا ہون) کہکر سلام کیا لفظ مجرا سُنکر اُن بزرگ کے کان کھڑے ہوئے اور فوراً
آنکھ سے عینک اُتار سیدھے ہو کر کلیم کو دیکھنے لگے تب اُس نے زلیداز رکوع جھککر اُن کو سلام کیا یعنی اپنا مجرا دکھایا
اُس بزرگ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ فِیْ اَیِّ دَارٍ قَالَكَ اَحْسَنَ اللّٰہُ بِحَالِكَ کلیم - حضرت قبلہ
مین فہم عربی سے قاصر ہون - مولوی صاحب - کہان سے اتفاق آمد ہوا - کلیم - دہلی سے - مولوی صاحب تقریب
کلیم - امتحان بخت و آزمایش نصیب - مولوی صاحب علم و عمل - کلیم - جہت طرازی ارباب دول - مولوی صاحب
غرض و غایت - کلیم - تحصیل جاہ و ثروت - تب اُس بزرگ نے مختصر طور پر کلیم کو وہان کے حالات سے مطلع کر دیا اور کہا کہ رئیس الشئے
محض ہے وہ بھی لا بشرط شئے نہین بلکہ بشرط لا شئے اور بے اجازت خاص مولانا صدر اعظم کے کسی کو اُس تک پہنچنے کا
امکان نہین - کلیم - صدر اعظم صاحب کہان تشریف رکھتے ہین - مولوی صاحب - دیکھو یہین کہین ہونگے - کلیم -
اُن کی شناخت - مولوی صاحب - سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کلیم - مین نہین سمجھا - مولوی صاحب
ایک شخص ہے منحنی سے آدمی ہین نیلی لنگی اوڑھے ہوئے حجرہ شمالی کے صحن مین طلبہ کو درس دے رہے ہونگے یا فصل
خصومات مین مصروف ہونگے - کلیم - اُنکو کیا خدمت ہے - مولوی صاحب - جیسے حرف ندا لفظ ادعو کا قائم مقام ہوتا ہے
اسی طرح مولانا صاحب ادام اللہ فیوضہم نائب الرئیس ہین - کلیم - مین اُن کی خدمت مین جا سکتا ہون - مولوی صاحب
لا باس بہ - غرض کلیم صدر اعظم صاحب کی خدمت مین گیا تو وہ اُس کی نظر مین کچھ بھی نہ جچے یہ سمجھا تھا کہ وزیر اعظم
اور نائب الرئیس مین تو بڑے کر و فر کے ساتھ ہونگے وہان جاکر دیکھا کہ ولایتی نما ایک بڈھے سے مولوی ہین وراثت کا
ایک جھگڑا اُن کے روبرو درپیش ہے اور بیٹھے اپنے ہاتھ سے حساب مناسخہ لگا رہے ہین کلیم کو ایک اجنبی صورت
دیکھکر اُنھون نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا کہ ان لوگون سے فارغ ہون تو آپ سے بات کرون جبتک مقدمہ
پیش رہا کلیم غور سے دیکھتا اور سنتا رہا مولوی صاحب بلا کی موشگافیان کر رہے تھے تو کلیم نے سمجھا کہ
واقع مین یہ شخص بڑی پایگاہ کا آدمی ہے اور منصب وزارت کے قابل ہے - بارے جب مقدمہ طے ہو چکا تو صدر اعظم صاحب
کلیم کیطرف مخاطب ہوئے کہ ہان حضرت فرمایئے - کلیم - بندہ ایک غریب الوطن ہے رئیس کے جود و سخا کا شہرہ سُنکر مدت سے
مشتاق تھا چلا آیا ہے باقی میری صورت سوال ہے - صدر اعظم - آپ کی سماعت صحیح لیکن اگرچہ جود و صفت محمود ہے
مگر اعتدال شرط ہے شامت اسراف سے غنی باقی نہ رہا فرنگیون نے حفظ ریاست کی نظر سے رئیس کو ممنوع التصرفات
مسلوب الاختیارات کر رکھا ہے - کلیم - مین طالب گنجینہ سائل خزینہ نہین ہون ؎ صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ
چشمہ یم سے ❊ بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے ❊ کلیم نے اس طرح کڑک کر بیدھڑک شعر پڑھا

کہ تمام حاضرین اُس کی یہ حرکت خارج از سیاقِ ادب دیکھکر متعجب ہوگئے صدرِ اعظم صاحب کا منصب انکا علم و فضل انکی پیری اور وہ ہیبت جو اُن کی تہذیب کو لازم تھی یعنی صدر اعظم صاحب کی حالت مجموعی اور اس سے قطع نظر خود کلیم کی حالت اس کی مقتضی تھی کہ وہ پاس ادب ملحوظ رکھتا مگر وہ ایسی بیباکی کو ہنر لسانی و صفت حاضر جوابی سمجھتا تھا شعر اس کا تکیہ کلام تھا بات کہتا تو مقفٰے کلام کرتا تو موزون گفتگو سے روزمرہ مین بھی اس کی یہی کیفیت تھی اور جو کوئی کبھی اس کو ٹوکتا تو جواب دیتا کہ ع شاعری تو شعار ہے اپنا + کلیم کو صدر اعظم کے حضور مین بیباکانہ شعر پڑہتے ہوئے دیکھکر لوگون کو حیرت ہوئی لیکن جو امر انکی حیرت کا موجب تھا وہی اُن کو کلیم کے روکنے اور یاد رکھنے سے بھی مانع تھا یعنی صدر اعظم صاحب کی ہیبت لوگون سے زیادہ صدر اعظم صاحب کو حیرت ہوئی ہوگی مگر اُن کی تہذیب اس درجہ کی تھی کہ اُنھون نے کلیم کو نظر بھر کر بھی تو نہین دیکھا اظہار ناخوشی و ناپسندیدگی تو بڑی بات ہے صدر اعظم۔ رئیس سے تو توقع عبث ہے مگر انتظام جدید پیش ہے اگر مین سمجھون کہ کوئی خدمت آپ انجام دے سکین گے تو انشاء اللہ مجلس شوری مین جس کو لوگ کمیٹی منتظمہ ریاست کہتے ہین آپکے استحقاق پیش کر دیے جائین گے اور غالب ہے کہ کوئی خدمت آپ کو مفوض ہو جائے۔ متعدد مناصب خالی ہین خصوصاً انتظام فوجداری حدود ریاست مین۔ کلیم۔ چندے حضور مجکو اپنی خدمت خاص مین رکھین اور اس نالائق کی ہنرمندی و بے ہنری حضور پر منکشف ہو جائے پھر جس خدمت خاص کیلئے ارشاد ہوگا بسر و چشم اُس کو بجا لائیگا اگرچہ خدمت فوجداری ہی کیون نہو ؎ طالب ہین علم کا کہ علم سے ہے ہم رقم + نیزہ سمجھ کے لیتا ہون مین ہاتھ مین قلم + صدر اعظم۔ فرنگیون نے جو انتظام کیا ہے وہ ایسی تنگ و رزی کے ساتھ کیا ہے کہ اسمین بہت تھوڑی گنجایش ہے پس قبل اس کے کہ مین آپ کو اپنے پاس کی کوئی خدمت دون مجکو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کس کام کی انجام دہی پر قدرت رکھتے مین کلیم۔ بقول غالب ؎ آج مجھسا نہین زمانے مین + شاعر نغز گو و خوش گفتار + صدر اعظم۔ لیکن انتظام جدید کے مطابق ریاست مین کوئی خدمت شاعری باقی نہین۔ کلیم۔ گر سخن گو نہین تو خاک نہین + سلطنت عروس بے زینت۔ صدر اعظم۔ جو کچھ آپ سمجھین۔ کلیم۔ لیکن ریاست پر کیا منحصر ہے حضور بھی تو وزیر اعظم اور نائب الرئیس ہین آپ کی سرکار مین کیا کمی ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + صدر اعظم نعوذ باللہ من آفات اللسان مین بیچارہ نام کا نائب الرئیس اور وزیر ہون ورنہ فی الحقیقۃ ایک ذرہ حقیر ہون۔ کلیم۔ حضور کا کسر نفس ہے بقول ظہوری سر خدمت بر آستان دارد + پایۂ رفعت بر آسمان دارد + مین بھی اس

بلاد دور دست اور دیار اجنبی مین اتفاق سے آنکلا ہون اور مین دیکھتا ہون تو آپ کی سرکار باقتدار مین ایک شاعر کی بھی ضرورت ہے جو آپکے محامد اوصاف کو مشتہر کرکے خیرخواہان دولت کو راسخ العقیدت اور دشمنان روسیاہ کو مبتلائے ہیبت کرتا ہے - صدر اعظم - یہ آپ کی کریم النفسی ہی ورنہ من آنم کہ من دانم - مجکو اگر ضرورت ہے تو ایسے شخص کی ہے جو مجکو میرے عیوب پر مطلع کیا کرے - کلیم - اگر مدح و ستایش پسند نہین ہے تو بندہ وصل و ہجر و شوق و انتظار و ناز و سوخت و رباعی و تاریخ و سجع و چیستان و معاملہ بندی و تضمین و محاکمہ و رزم و بزم و تشبیہہ و استعارات و تجنیس و تمثیلات و سراپا ہر طرح مضامین پر قادر ہے جو طرز مرغوب طبع ہو اسی مین طبع آزمائی کرے گا ٥ رکھتا اگرچہ عیب تعلی سے عار ہون + بس متنعم ہون منتخب روزگار ہون - صدر اعظم - آپکے ہنرمند بینظیر وبے مانند ہونے مین شک نہین - لیکن افسوس ہے کہ مجکو اس فن کی طرف رغبت نہین - کلیم - آپ جیسے عالم باکمال کا ایسے فن شریف سے ٤ کہ ہم حظ نفس است وہم قوت روح رغبت نہ رکھنا میری قسمت کی نارسائی ہے + صدر اعظم - اگرچہ مین اپنے نفس مین انواع و اقسام کی خباثتین پاتا ہون لیکن خداوند کریم کا اتنا شکر گزار ہون کہ اب تو خیر ایسی باتون سے محترز رہنے کی عمر ہے نہین عنفوان شباب مین بھی خدا کے فضل سے ایسی باتون کو نہایت ناپسند کرتا تھا - کلیم ٤ سبب کیا وجہ کیا موجب جہت کیا + صدر اعظم - جہانتک مین سمجھتا ہون ایسے مضامین مین اشتغال و انہماک رکھنے سے ذہول و غفلت استخفاف معصیت استحسان لہو و لعب اختیار مالایعنی کے سوائے کچھ اور بھی حاصل ہے - کلیم - اب اس خصوص مین کچھ عرض کرنا سوء ادب ہے وہی خدمت فوجداری مجکو تفویض فرمائی جاوے صدر اعظم - مجکو کچھ عذر نہین - مگر آپ مجھسے استشارہ کرین تو بحکم المستشار موتمن مین صلاح نہین دیسکتا اسواسطے کہ رئیس کے ضعف حکومت نے اُن ٹھاکرون کو جو مستقر الریاست سے دور رہتے ہین ایسا عسیر الانقیاد کر رکھا ہے کہ کوئی قسط بے جنگ و جدل وصول نہین ہوتی اور لوازمات فوجداری کو ہمیشہ اُن کے ساتھ معرکہ آرائی کرنی پڑتی ہے آپکے ذمہ ریاست کے حقوق سوابق نعمت ثابت نہین کیا ضرورت ہے کہ ابتداءً ایسی خطرناک خدمت اختیار کیجائے - کلیم - حالت اضطرار کو کیا کیا جائے صدر اعظم اگر اضطرار ہے تو بیس روپیہ ماہانہ کا جمع خرچ نویس مداخل ایک منصب جدید ہونیوالا ہے جبتک آپ اُسپر قناعت کرین میرے نزدیک کنج عافیت کے یہ بیس فوجداری کے پچاس پر ترجیح رکھتے ہین - کلیم - یہ حضور کی مسافرنوازی ہے لیکن بندہ اس خدمت سے باز رکھا جائے ٤ ہر کسے را بہر کارے ساختند + یہ کچھ لالہ بھائیون ہی کو زیبا ہے - صدر اعظم مین تماماً للحجہ پھر آپ سے کہتا ہون کہ جس خدمت کے آپ خواستگار ہین فی نفسہ خصوصاً اسوقت مین محل خطر ہے - کلیم ٤ از خطر نیندیشد ہر کہ ہمتش عالیست - صدر اعظم - اچھا تو آپ ال صحیح کیجیے پھر دیکھا جائے گا - غرض کلیم صدر اعظم

سے رخصت ہو کر پھر اپنی جگہہ واپس آیا مگر حصول مطلب سے مایوس۔ صدر اعظم سے بدعقیدت۔ یہان سرائے مین بعض لوگون نے اس سے صدر اعظم کی ملاقات کی کیفیت پوچھی تو اُس نے نہایت حقارت سے کہا اجی بس شعر فہمی عالم بالا معلوم شد آواز دُہل دور چون دم بر داشتم مادہ خر بر آمد کوڑمغز۔ جسد بے روح جماد جیسے افسردہ دل مردہ ع سگ نشیند بجائے گیپائی۔ زمانہ ناہنجار کے انقلاب دیکھئے ایوان ریاست کیا ہے فتحپوری کی مسجد ہے اگرچہ کلیم کو ایسی دل برداشتگی بہم پہنچی تھی کہ وہ کسی طرح ایسی ریاست کی نوکری پسند نہین کرتا تھا مگر مجبوری یہ تھی کہ اُس کے پاس اتنا خرچ نہ تھا کہ کسی دوسری جگہہ کا قصد کرے۔ حاجت اُس کو صدر اعظم کے پاس جانے پر مجبور کرتی تھی مگر مخالفت رائے اُس کو مانع ہوتی تھی یہانتک کہ اسی حیص بیص مین پورے دس دن گذر گئے اور کمیٹی منتظم ریاست کے انعقاد کا وقت آپہنچا لیکن اس بندۂ خدا نے صدر اعظم کیطرف رخ نکیا بارے یکایک نہین معلوم کیا خیال اُس کے دل مین آیا کہ سپاہیانہ لباس پہن ہتھیار لگا مونچھون پر تاؤ دے خدمت فوجداری کا امیدوار بنکر کمیٹی کے روبرو جا کھڑا ہوا آدمی تھا ماشاء اللہ وجیہ اور اُسپر لسّان ایکدم سے فوج کا کپتان مقرر ہو گیا شاعرون کو ایک پھٹکار یہ ہوتی ہے کہ اکثر خود پسند ہوتے ہین کیونکہ ہمیشہ تعریف و آفرین اور داد و تحسین کے امیدوار رہتے ہین کلیم بھی اس مرض مین مبتلا تھا اب جو اس کو دفعۃً منصب کپتانی مل گیا تو اُس کی نخوت کو تائید مزید پہنچی۔ مصرع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا۔ جب دیکھو اردلی مین دس پندرہ سوار شہر مین گھوڑے کداتے پھر رہے ہین۔ چار پانچ مہینے کلیم نے بڑے چین مین گذارے اور چونکہ باپ کو چھیڑنا منظور تھا دہلی مین دوست آشناؤن کے پاس کپتان صاحب کے خط پر خط چلے آتے تھے یہانتک کہ زور آور سنگھ ایک ٹھاکر نے اپنے علاقہ کی قسط وقت پر ادا نہ کی تنگ طلبی ہوئی تو وہ پھر بیٹھا اُس کی سرکوبی کیواسطے دولت آباد سے فوج روانہ ہوئی اُس مین کلیم بھی تھا جوانی کی عمر نئی نئی نوکری مزاج مین بیباکی و تہور پہلے ہی حملہ مین میان زخمی ہوئے تو کیسے سخت کہ دشمن بخیر گھٹنے کی چپنی پر گولی بیٹھی تو اندر ہی اندر بن ران تک تیر گئی۔ نہین معلوم نسون مین کسطرح کا تعلق خدائے تعالی نے رکھا ہے کہ ایک پاؤن کے مجروح ہونیسے اُس کا سارا دھڑ بیکار ہو گیا۔ قاعدہ فوج کے مطابق میدان جنگ سے لوتھ کو اٹھا کر دار الشفا مین پہنچایا جراحون نے زخم کو دیکھا تو ایسا کاری پایا کہ فوراً پاؤن کا کاٹنا لازم آیا۔

اگرچہ بروقت جراحون نے پاؤن کو جان کا فدیہ تجویز کیا لیکن کلیم بیچارہ ناز و نعمت کا پلا ہوا تھا اُس صدمہ کا تحمل نہو سکا اور روز اُس کی حالت ردی ہوتی گئی تپ آنے لگی زخم بگڑا ناسور پڑے اتنا بڑا دھوجوان ایک ہی مہینے مین گھل گھل کر پلنگ سے لگ گیا جب پاؤن کی طرح اُس کی زیست کی اُمید منقطع ہو گئی تو چارہ گرون نے اُس کو دہلی مین پہنچانیکی

صلاح کی اور یہ بھی خیال ہوا کہ گھر جانے کی مسرت اور تبدیل آب و ہوا کی فرحت سے عجب نہین کہ اُس کے دل کو تقویت پہنچے صدر اعظم صاحب حسبۃً للہ متکفل مصارف ہوئے اور دولت آباد سے دہلی تک برابر کہارون کی ڈاک بیٹھ گئی کلیم دہلی مین پہنچا تو گو راہ مین اُنیس بیس کا فرق اُس کی حالت مین ہو گیا تھا مگر ناتوانی اس درجہ کی تھی کہ دن رات مین سات پہر بیہوشی مین گذرتے تھے جب کہارون نے اُس کی ڈولی نصوح کے دروازے جا اُتاری تو اُسپر غشی طاری تھی نصوح بالاخانہ پر مصروف عبادت تھا پہلے زنانخانہ مین خبر ہوئی فہمیدہ بیتاب ہو کر بےحجاب باہر نکل آئی جو پالکی کے پٹ کھولکر دیکھا تو بیٹے پر مُردنی چھائی ہوئی اس طرح بلک کر روئی کہ سننے والون کے کلیجے ہلگئے فہمیدہ نے جو اس بیقراری مین بیان کیے اُن کے لکھنے سے پہلے قلم کا سینہ شق ہے اور چشم دوات سے اشک جاری ہین خلاصہ یہ کہ فہمیدہ کے قلق و اضطراب نے محلے مین حشر برپا کر دیا اگرچہ نصوح گریہ و بکا کی آواز سنکر کھٹکا تھا مگر وہ اسطرح کا مستقل مزاج ضابط آدمی تھا کہ ترتیل کے ساتھ معمولی تلاوت کو پورا کیا اُس کے بعد نیچے اُتر کر باہر پالکی کے پاس آیا فہمیدہ کا رونا سنکر اور بیٹے کی ردی حالت دیکھکر بے اختیار اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو چلے جاتے تھے اور بار بار ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھرتا تھا مگر نہ کچھ بولتا تھا نہ چالتا تھا آدھے گھنٹے کامل اُس کی یہی کیفیت رہی اس کے بعد اُس نے اپنے آنسو پونچھے اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْہِ سَکَرَاتِہٖ وَکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ اس کے بعد بی بی کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ مین تم کو رنج کرنے سے منع نہین کرتا تمہارا رنج ایک اقتضائے طبیعت ہے کہ انسان اس مین مجبور ہے لیکن مجھکو تمہارا اضطرار دیکھکر اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ مبادا تمہارے خیالات منجر بکفران ہو جائین اگر مصیبت کیوجہ تمہارے دل مین نعوذ باللہ منہا بوئے نارضامندی بھی خداوند بے نیاز کیطرف سے پیدا ہو تو پھر کہین اُس کا ٹھکانا نہین خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ کیا ہم نئے آدمی اور یہ انوکھی مصیبت [illegible] دین پر اس سے کہین زیادہ مصیبتیں نازل ہوئین زندہ دہکتی ہوئی آگ مین جھونک دیئے گئے سر پر آرے چلے سولی چڑھے قتل ہوئے قید رہے مارین پڑین کوڑے سہے گالیان کھائین بیگارین بھگتین ذلتین اُٹھائین رسوائیان جھیلین مگر خدا اُن کو جزائے خیر دے کیسے سچے بندے تھے کہ رضا و تسلیم کے حبل متین کو ہاتھ سے نہ دیا کچھ مصیبت اور دل رضا جوئے حضرت ربوبیت یہ کچھ ایذا اور زبان سپاس گذار منت شکر کا مقام ہے کہ خداوند کریم نے ہمارے ضعف پر رحم فرما کر ہمکو امتحان سخت مین مبتلا نہین کیا۔ اگر بندہ صرف یسر و رفاہ

کیحالت مین خدا سے راضی ہے اور تکلیف و اذیت مین شاکی تو وہ بندہ بندۂ خدا نہین بلکہ بندہ غرض و
مطلب پرست ہے۔ لے بی بی سچ کر و لیکن صبر کے ساتھ اور مصیبت پر رو و لیکن شان عبودیت لیے ہوئے
دنیا مین جتنی ایذا اور جتنی مصیبت ہے پاداش گناہ و وبال معصیت ہے اسی واسطے توبہ استغفار کو لکھا ہے کہ
اس سے مشکلین آسان ہوتی ہین سب سے بہتر ہمدردی جو ہم اس شخص کی اس تباہ حالت مین کر سکتے ہین یہ ہے کہ اس کے
گناہون کی معافی کے لیے خداوند کے حضور مین بمنت و سماجت دعا کرین۔ یہ شخص (تم بھی اس بات کو تسلیم کرو گی) اپنے
ہاتھون اس نوبت کو پہونچا کہ جو اس کو دیکھے گا بمقتضائے انسانیت تاسف کرے گا مین تم سے سچ کہتا ہون تمام
دنیا کا رحم خدا کی رحمت کاملہ کے آگے ہزارون لاکھوان حصہ بھی نہین ہے اگرچہ ہم لوگون کے دیکھنے مین اسکی
حالت بہت ہی زبون ہے لیکن کوئی شخص اس سے بڑھکر خوش قسمت نہین اگر اس کی یہ تکلیفین عند اللہ
اس کے گناہون کا کفارہ سمجھی جائین نصوح کے وعظ کا سحر حلال ایسا نہ تھا کہ کوئی اس کو سنے اور متاثر نہ ہو فہمیدہ
منہ پوچھ سیدھی ہو بیٹھی اور اب میان بی بی لگے آپس مین صلاح کرنے کہ کیا کیا جائے۔ نصوح۔ اس کو محلہ کے
شفاخانہ مین پہنچا دینا چاہیے ہر وقت ڈاکٹر کے پیش نظر رہے گا مکان بہت پرفضا ہے اس کی طبیعت کو بھی
تفریح ہوگی۔ فہمیدہ۔ سچ ہے اور میرا دل کیونکر صبر کرے گا۔ نصوح۔ تمہارا یہ کہنا بھی واجب ہے مگر بیمار کی حالت
ایسی ردی ہے کہ کسی وقت اس سے طبیب کا مفارقت کرنا مناسب نہین۔ فہمیدہ۔ حکیم جی شوق سے آئین جائین مین در
پردہ کئے بیٹھی رہون گی۔ نصوح۔ زخمون کا علاج کچھ ڈاکٹرون ہی سے خوب بن پڑتا ہے۔ یونانی طبیب تو اس
کوچے سے نابلد ہین۔ رہے جراح ان کو دو چار مرہم ضرور معلوم ہین مگر تشریح سے جیسے یونانی طبیب بیخبر ویسے ہی
جراح ناواقف بہتر ہوگا کہ اس کو نعیمہ کے گھر لے چلین شفاخانہ بھی قریب ہے اور میان عیسی کہ اس وقت ہندوستانی
جراحون مین اپنا ثانی نہین رکھتے دیوار بیچ ان کا گھر ہے فہمیدہ نے بھی اس صلاح کو پسند کیا اور کیسا سامان اور
کس کی تیاری گھر کا گھر کلیم کی پالکی کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ یہان سے کوئی چھ سات پیسے ڈولی نعیمہ کی
سسرال تھی کہارون نے پالکی اٹھائی تو کہین کندھا تک نہین بدلا ادھر نعیمہ کے گھر جا اتاری یاد ہوگا کہ نعیمہ مان سے
لڑ کر بیلے صالحہ کے ساتھ خالہ کے یہان چلی گئی تھی پھر چار مہینے وہان رہی نیک لوگون کے ساتھ رہنے کی برکت سے
خدا نے اس کو ہدایت دی اور وہ بھی نیک بنگئی ؎ سگ اصحاب کہف روزے چند ٭ پئے نیکان گرفت مردم شد
نیک ہوئے پیچھے ممکن نہ تھا کہ وہ مان باپ کی نارضامندی گوارا کرتی اس نے مان باپ کو شاد اور خدا نے اس کو اپنے گھر مین آباد کیا
اس کو سسرال گئے دوسرا مہینا تھا کہ کلیم کو جا کہارون نے کندھون پر لادکے اس کے گھر لیگئے چونکہ نعیمہ کے گھر آباد ہونے کا تذکرہ آگیا مناسب

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نعیمہ کا حال لکھا جائے اور کلیم کو جو دنیا مین اب مہمان چند روزہ ہے پیچھے دیکھ لیا جائے +

نعیمہ خالہ کے یہان رہکر خود بخود درست ہوگئی اُس نے مان باپ سے اپنی خطا معاف کرائی اور خدا نے اُس کا مدتون کا اُجڑا ہوا گھر پھر آباد کیا۔ کلیم نے بہن کے گھر وفات پائی قصہ کا خاتمہ +

نعیمہ اور کلیم اس اعتبار سے دونون کی کچھ ایک ہی سی کیفیت تھی کہ زیادہ عمر ہو جانے کی وجہ سے دونون کی عادتین راسخ ہو چکین تھیں بیاہے ہوئے اور صاحب اولاد دونون تھے۔ کلیم کو بی بی سے کچھ اُنس نہ تھا تو نعیمہ کا شوہر سے بگاڑ تھا نعیمہ اگرچہ کلیم کی طرح سب مین بڑی تھی مگر بڑی بیٹی تھی پھر بھی کلیم فولاد تھا تو نعیمہ کو اُس کے مقابلہ مین سیسہ بلکہ رانگا سمجھنا چاہیئے کلیم مرد تھا قسی القلب نعیمہ عورت نرم دل کلیم باہر کا چلنے پھرنے والا سیکڑون آدمیون سے تعارف اور جان پہچان نعیمہ بیچاری پردے کی بیٹھنے والی میل ملاپ سمجھو تو اور پیار اخلاص سمجھو تو مان بہن خالہ نانی کنبہ کی عورتین وہ بھی گنتی کی۔ کلیم اور نعیمہ دل دونون کے بیمار تھے لیکن کلیم کے دل کو ذاتی روگ کے علاوہ عمدہ بیماریان اُس قسم کی تھیں جو متعدی کہلاتی ہین یعنی ایک سے اُڑ کر دوسرے کو لگجاتی ہین پس کلیم کے مزاج مین چند در چند خرابیان تھیں جو اُس نے بُری صحبتون مین بیٹھکر اپنے پیچھے لگائی تھیں نعیمہ مین جو کچھ بُرائی تھی وہ مان باپ کے لاڈ پیار۔ علم کی ناداری اور عقل کی کوتاہی کی وجہ سے تھی۔ کلیم دلیر و بیباک اور عیار و چالاک تھا۔ نعیمہ بیوقوف بھولی اور ڈرپوک دل کی بودی۔ کلیم کے سر پر ایک سخت بلا مسلط تھی اُس کے جلیس و ہمنشین اور نعیمہ اس سے بالکل محفوظ تھی کلیم مین اس قسم کے بیہودہ عیوب تھے جن مین آجکل کے کمبخت نوجوان شریف زادے کثرت سے مبتلا پائے جاتے ہین یعنی عورتون کی طرح دبے لپٹے تحسین پہننا اور بناؤ سنگھار رکھنا پھر دن چڑھے سو کر اُٹھے ضرورتون سے فارغ ہو کر آئینہ کی تلاوت شروع ہوئی تو دوپہر کر دیا اگرچہ رات کو مانگ پٹیون کے لحاظ سے رومال باندھکر اور سر کو الگ تھلگ رکھکر سوئے تھے مگر آئینہ مین دیکھا زلف کی پریشانی پر اسقدر تاسف کیا کہ سر اسحاق نیوٹن صاحب نے بھی اپنے اوراق کی ابتری پر اتنا افسوس نہ کیا ہوگا ہائے اگر اصلاح کا دن نہوا تو گھنٹون کی محنت مین وہ بھی اپنے لیکھے کی نہین بال ٹھکانے لگے اور مانگ درست ہوئی اور اگر کہین اصلاح کا روز منحوس ہوا تو سارا دن گذر گیا ایک وضع خاص پر سر جھکائے جھکائے گردن شل ہو گئی ڈاڑھی اور مونچھون کے ترشوانے مین منہ کو لقوہ مار گیا حجام کی آنکھون کے تلے اندھیرا آنے لگا مگر پھر بھی ان کا خط خاطر خواہ نہ بنا۔ کپڑے بدلنے کی نوبت پہنچی ٹوپی قالب سے اُتر کر آئی تو سر پیٹ لیا مگر ایسی احتیاط سے کہ بال نہ بگڑین اس کے بعد انگرکھے کی چھینٹ پر چین بجبین ہوئی پھر تو ادھر انگرکھے کی

آستینون پر اور اُدھر پائجامہ کی تنگ موہری کی ساتھ ہاتھا پائی ہونی شروع ہوئی مشکل یہ آ کر پڑی کہ کپڑا مہین کشاکش کا
متحمل نہین ذرا زور پڑا اور مسکا اور رہا تہ پاؤن کہتے ہین کہ ہم ان چیونٹی کے بلون مین گھسنے کے نہین حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ
سَمِّ الْخِیَاطِ بارے کاغذ کے سہارے سے ہولے ہولے پھسلاتے پھسلاتے کہین پہردن مین جا کر مشکل آسان ہوئی
اب ملبوس خاص زیب تن تو ہوا مگر کس کیفیت سے کہ تنگی اور چستی کے مارے مشکین الگ کسی ہوئی ہین پاؤن علیحدہ
جکڑے ہوئے ہین اور سارا بدن گویا شکنجہ مین ہے۔ کھانسنا چھینکنا جمائی انگڑائی تو درکنار گھنڈی تکمہ کے
لحاظ بندون کے پاس خاطر سے اچھی طرح سانس بھی نہین لے سکتے غور کرنیکی بات ہے کہ لباس سے غرض اصلی بدن کا ڈھانکنا
اور آسایش پہنچانا ہے اس مین کبر و نخوت کو دخل دیکر کیناس مارا ہے کہ غرض اصلی گئی گذری ہوئی اور تکلیف و ایذا
اُلٹی مڑھی گئی مقصود تھی پردہ پوشی ان بزرگ ذاتون نے اس مین خراش تراش اور وضعداری کو ایسا شامل کیا کہ پردے نے
اندرون دل تک کا لفافہ اُدھیڑ کر رکھدیا۔ اب ان کے حالات لکھنے کی ضرورت نہین ع صورت ببین حالش مپرس
کلیم بھی ایک اسی طرح کا چھیلا تھا بدوضع آوارہ جسکی اطوار و عادات جابجا لکھے جاچکے ہین اخص خصوص مین نعیمہ شرفا کی بہو
بیٹیون کی طرح کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ محفوظ و مصون تھی اس مین اور کلیم مین بمبالغہ فرشتہ اور شیطان کی نسبت سمجھنی
چاہیے غرض نعیمہ کا روبراہ ہونا دشوار تھا مگر نہ کلیم کی طرح محال مشکل البتہ تھا لیکن نہ کلیم کی مانند متعذر۔ خالہ کے
یہان ڈولی سے اُتری تو جون خالہ کی شکل دور سے نظر پڑی بھون بھون رونا شروع کیا دیہات کی مستورات کا تو قاعدہ ہے
کہ اگر کوئی مہمان یا مسافر بہت دنون کے بعد آتا ہے تو اُس سے ملکر رونے لگتی ہین اسواسطے کہ اسوقت اُن کو
مفارقت کی سختیان اور تکلیفین اور یادگاری کی رنجتین یاد آتی ہین مگر دہلی کا یہ دستور نہین ہے یہان کی عورتین
اُسی حالت مین روتی ہین جبکہ طرفین مین سے کسی کا عزیز و قریب ان جدائی مین مرگیا ہو یون مہمان و مسافر کے
آنے پر رونا دلی والیان منحوس سمجھتی ہین گو خالہ کو دیکھکر نعیمہ کے دلمین جوش پیدا ہوا تھا مگر اس کو ضبط کرنا
چاہیے تھا لیکن نہ تو نعیمہ کو اتنی عقل تھی کہ اتنی بات سمجھتی اور شاید سمجھتی بھی ہو تاہم وہ دل پر اسقدر ضابطہ نہ تھی
خالہ نے جو اُس کو روتے دیکھا سخت تعجب کیا بھانجی کی عادت سے واقف تھین سمجھ گئین کہ ماں سے روٹھکر آئی ہے
اُسی کا یہ رونا ہے لیکن جلدی سے دوڑ بھانجی کو گلے لگا لیا اور پیار چمکار کر بہت کچھ تسلی دی اور سمجھایا کہ
اللہ رکھے بیٹے کی ماں ہو مین اب تمہاری عمر بچون کی طرح رونے کی نہین ہے ہمسایہ کی عورتین سنین گی تو کیا
کہین گی جانے دو بس کر طبیعت کو سنبھالو جی کو مضبوط رکھو۔ نعیمہ۔ امان نے مجھے مارا دن اون۔
خالہ۔ مارا تو کیا ہوا مان باپ ہزار بار دولار کرتے ہین تو نصیحت کیواسطے مار بھی بیٹھتے ہین مان باپکی مار

تھین سنوارہے تمہاری نانی خدا جنت نصیب کرے بڑی ہتھ چھٹ تھین تم اس بات کو سچ ماننا کہ ا
اُن کی مار کو ترستے ہین مان باپ کی مار کیا ہر ایک کو نصیب ہوتی ہے جنھین خدا کو بہتر کرنا منظور ہ
وہ مان باپ کی مار کھاتے ہین بھلا تم نے اس بات کا خیال کیا ہوش مین آؤ لو دیکھو تمہارا بیٹا بھی
رونے پر ہنستا ہے (ننھے بچہ کی طرف مخاطب ہوکر) کیون جی بڑے میان تم کچھا مان جان کو نہین سمجھا
بچہ۔ آغون۔ خالہ۔ آغون غونٹے دودھ پی پیکر میان گھومو مٹے۔ غرض خالہ نے نعیمہ کے رونے کو باتو
ڈالدیا چندے نعیمہ جھینپتی سی رہی مگر پھر تو ہنسی خوشی رہنے لگی اگرچہ خالہ نے بھانجی سے رونے کا سبب مصلحۃً
نہین دریافت کیا مگر موقع سے صالحہ کو الگ لیجاکر ساری حقیقت پوچھی اور جب اس کو بہن کے گھر دیندا
چھیڑ چھاڑ کا ہونا معلوم ہوا تو اُس کو اسقدر خوشی ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی اور اُس نے مصمم ارادہ کر
جبتک نعیمہ کو پکی دیندار نہ بنادے گھر سے رخصت نکرے خالہ کے گھر آکر نعیمہ کی عادتون کا خود بخو
ہوجانا عمدہ مثال ہے اس کی کہ صحبت سے بڑھکر تعلیم کا کوئی اچھا طریقہ نہین۔ مان کے گھر چند خاص باتی
نعیمہ کی اصلاح مین خلل انداز تھین اوّل تو اُس نے مان اور تمام خاندان کو بیدینی کیحالت مین مدتون زندگی
بسر کرتے ہوئے دیکھا تھا پس بالضرور مان کی نصیحت کو وہ وقعت نہین ہوسکتی تھی جو یہان خالہ کی باتو
تھی دوسرے مان کے گھر بہن بھائی نوکر چاکر پاس پڑوس والے کتنے لوگ تھے جو نعیمہ کو ابتداء عمر سے ایک
طرز خاص پر دیکھ چکے تھے نعیمہ کو اُن کے روبرو طرز جدید اور جدید بھی کیسا کہ طرز سابق سے مخالف اختیار
کرتے ہوئے عار آتی تھی تیسرے مان کے یہان اتفاق سے اُس کو ایک سختی بھی پیش آگئی تھی اور وہ سختی
اس کی حالت کو کسی طرح مناسب تھی چوتھے اس کو مان پر بڑا ناز تھا یعنی انکی خدمت مین بڑی گستاخ تھی
اور اُن کے کہنے کی مطلق پروا نہین کرتی تھی خالہ کے یہان آکر رہی تو کسی نے بھولکر بھی اُس سے تذکرہ
نہ کیا کہ دینداری بھی کوئی چیز ہے یا خدا کی پرستش بھی انسان کا ایک فرض ہے مگر تھا کیا کہ چھوٹے بڑے
ایک رنگ مین صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور ان کی تمام حرکات و سکنات شان دینداری کی
لیے ہوئے تھین اُن کی نشست و برخاست اُن کی رفتار و گفتار اُن کا قول و فعل اُن کی بات چیت
اُن کا میل جول اُن کا لڑائی جھگڑا کھانا پینا اُن کی خوشی اُن کا رنج کوئی ادا ہو وہ ایک نرالی دیندارانہ
ادا تھی نعیمہ کو خالہ کا گھر ایک نئی دنیا معلوم ہوتا تھا اگرچہ ابتداءً وہ یہان کے اوضاع کو حقارت سے دیکھتی تھی
لیکن جون جون وہ اِن دستورات سے مانوس ہوتی گئی ان کی عمدگی اور بہتری اسکے ذہن مین بیٹھتی گئی

آخر اُس کو ثابت ہوا کہ بیدین زندگی محض ایک بے اطمینان بے سہارے زندگی ہے اگر رنج و ایذا ہے تو کوئی وجہ تسلی کوئی ذریعہ تشفی نہیں اور اگر آرام و خوشی ہے تو اُس کو ثبات نہیں فاقہ ہے تو صبر نہیں کھانا ہے تو سیری نہیں بدی کی سزا نہیں نیکی کی جزا نہیں بیدین آدمی ایسا ہے جیسے بے نکیل کا اونٹ بے ناتھ کا بیل بے لگام کا گھوڑا بے ملاح کی ناؤ بے رگیولیٹر کی گھڑی بے شوہر کی عورت بے باپ کا بچہ بے نگینہ کی انگوٹھی۔ بے لالی کی مہندی بے خوشبو کا عطر بے باس کا پھول بے طبیب کا بیمار بے آئینہ کا سنگھار یعنی دین نہیں تو دنیا و مافیہا سب ہیچ اور عبث اور فضول اور پوچ اور لچر ہے نعیمہ نے رفتہ رفتہ خود بخود خالہ کی تقلید شروع کی وہ ہمیشہ پہر سوا پہر دن چڑھے سو کر اُٹھتی تھی اور یہاں گھر بھر چھوٹے بڑے منہ اندھیرے اُٹھ ضرورتوں سے فارغ ہو عبادت الٰہی میں مصروف ہوتے تھے گھر بھر کا اُٹھنا اور وہ بھی نرا اُٹھنا اور چارپائیوں پر لدے بیٹھے رہنا نہیں بلکہ چلنا پھرنا کام کاج کرنا ہر چند نعیمہ کی وجہ سے احتیاط کیجاتی تھی مگر کہاں تک کچھ نہ کچھ آہٹ کی آواز ہوتی ہی تھی بعد چندے نعیمہ کی آنکھ بھی سب کے ساتھ کھلنے لگی اور جاگی تو ممکن نہ تھا کہ اُس کو اپنی حالت پر تنبہ [illegible] اسواسطے کہ وہ اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ بچے کی نجاست میں لتھڑی ہوئی پڑی انگڑائیاں لے رہی ہے شکستہ اداس مضمحل نیند کے خمار سے کسلمند اور دوسرے ہیں کہ چاق چوبند چست و چالاک پاک صاف خدا کی درگاہ میں شکر کے سجدے کر رہے ہیں کہ رات امن چین سے کٹی اور دعائیں مانگ رہے ہیں کہ بار آلہا ہم کو روزی دے اتنی کہ فراغت سے کھائیں رزق دے ایسا کہ دوسرے کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں حاجت نہ لیجائیں بار خدایا بیماروں کو شفا دے گمراہوں کو ہدایت قیدیوں کو رہائی مسافروں کو امن بھوکوں کو روزی قحط زدوں کو ارزانی تشنہ کاموں کو پانی مایوسوں کو امید ناکاموں کو کامیابی کی امید مفلسوں کو قناعت تونگروں کو سخاوت بے اولادوں کو اولاد نامرادوں کو مراد جاہلوں کو علم عالموں کو عمل زاہدوں کو اخلاص حاکم وقت کو توفیق عدل و داد رعیت شاد ملک آباد کیا اپنے کیا غیر کل جہان کی خیر تنبہ ہوتے پیچھے نعیمہ کی صلاح ہوئی ہوا کی تھی تھوڑے ہی دنوں میں وہ دیندار خدا پرست بن گئی نماز روزے کی پابند وعظ و نصیحت کی دلدادہ منکسر متواضع ملنسار صلح جو نیک خو شائستہ باوجودیکہ نعیمہ ایک آسودہ حال گھر کی بیٹی تھی اور اُس نے ناز و [illegible] پرورش پائی تھی اور ماں باپ سے اس کی دلجوئی اور خاطر داری ہمیشہ ملحوظ رہتی تھی بااینہمہ وہ اپنے مزاج اپنی [illegible] اپنے خیالات کے پیچھے سدا ناخوش رہا کرتی تھی اور چونکہ طبیعت میں برداشت مطلق نہ تھی ذرا سی تکلیف [illegible]بیعت کا پہاڑ بنا [illegible] نوکر نے مرضی کے مطابق کوئی چھوٹا سا کام نہ کیا مثلاً کھانے میں نمک

پھیکا یا تیز ہوگیا یا روٹی کو چتی لگ گئی یا کپڑے کی سلائی اس کے خاطر خواہ نہوئی یا بچہ کسی وقت رونے لگا اُن مین سے ایک ایک بات کا سارے سارے دن اُس کو جھگڑا لگجاتا تھا اور جو کہین خدانخواستہ خود اُس کی طبیعت یون ہی سی علیل ہوگئی یا اُس کو اپنی خانہ ویرانی کا کبھی خیال آگیا تو ہفتون گھر بھر کا عیش منغص ہوا اب خیالات دینداری کے ساتھ اُس کو عافیت اور اطمینان کا مزا ملا۔ دنیوی کوئی تکلیف نہ تھی جو اُس کو ایذا دیتی ہو مگر ماں باپ کی نارضامندی اُس کے دل مین کانٹے کیطرح کھٹکتی تھی اور ایک یہی ایک امر شاق تھا اسی اثنا مین خدا نے اپنے فضل سے نعیمہ کی خانہ آبادی کی صورت بھی نکالدی نعیمہ کا شوہر بڑا دیندار تھا اور اُس کو بی بی ملی بھی اُنھون دین سے مطلق بے بہرہ اور خدا پرستی سے کلیتہً بے نصیب تھی ہرچند وہ نعیمہ کے حسن صورت پر فریفتہ تھا مگر اختلاف عادات اختلاف عقائد ایک ایسا پردہ تھا کہ وہ دونون مین اتحاد کے پیدا ہونیکا مانع تھا سال بھر تک مین میان بی بی کی اتنی ناموافقت کا سہارا پاکر ایسی بے رُخ ہوئین کہ نعیمہ کا رہنا دشوار کردیا اب نعیمہ کی تبدیل حالت کے بعد ہی ان دنون صالحہ کے چچا کے گھر شادی کی تقریب پیش آئی نعیمہ کو دوسرا ابتلا و آیا ایک طرف صالحہ کی طرف سے دوسرا سسرال کیطرف سے کہ صالحہ کی چچا زاد بہن اور نعیمہ کی دیورانی جیٹھانی بھی تھین شادی کے مجمع مین اور عورتون نے تو اپنی رات گیت گانے اور لایعنی باتین بنانے مین ضائع کی اور نعیمہ نے نماز عشا سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی آدھی رات ہوگئی پھر تھوڑی دیر سو کر تہجد پڑھنے کھڑی ہوئی تو صبح کردی نعیمہ کی شب بیداری اور تہجد گزاری کی جب اُس کے شوہر نے سُنی تو غایت درجہ محظوظ ہوا اور اگرچہ وہ کبھی کبھی سسرال آتا جاتا تھا اور اپنی ذات بی بی کا بڑا خیال رکھتا تھا لیکن بی بی کے بیدین ہونے کی وجہ سے اُس کو اپنی ماں بہنون کے مقابلہ مین بی بی کی طرفداری کرنیکا موقع نہین ملتا تھا اب جو اُس نے بی بی کا دیندار ہونا سُنا تو ڈولی لیکر دوڑا ہوا سسرال آیا نعیمہ ماں کے رضامند کرنے کے لیے بیتاب تو تھی ہی شادی مین دونون ایکجگہ جمع ہوئین تو نعیمہ دوڑ کے ماں کو دیکھ دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اِدھر فہمیدہ باقتضائے مہر مادری بہن جانیکے لئے بہانہ ڈھونڈھتی تھی بیٹی کو جھکتے دیکھ جلدی سے اُٹھا گلے لگا لیا اور جب بہن بھانجی سے نعیمہ کا حال سُنا اور رات کیوقت اُس کو خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت الٰہی کرتے دیکھا تو اُس نے نہ صرف بیٹی کی خطا سے درگزر کی بلکہ پہلے سے زیادہ بچھ کر اُس کو پیار کیا اور جب شادی کے مہمان رخصت ہوگئے تو بہن بھانجی کا بہت بہت شکریہ ادا کر کے بیٹی کو اپنے ساتھ گھر لیوا لائی اور محلہ کی بیبیون کو جمع کر کے ایک ایک سے اُس کو ملوایا ادھر نعیمہ ساری بیبیون مین بکشادہ پیشانی اپنے قصور کا اظہار کر کے کبھی تو ماں کے پاؤن پر سر رکھدیتی تھی اور کبھی حمیدہ کو گود مین لیکر پیار کرتی تھی اور اُس کی پیشانی پر جہان